فہرست مطالب کتاب تحفۃ الہند

و خاص کو رہنمائی کرین اور رہزنی کو شرک اور کفر سی نکال کر مومن اور دیندار بناوین
خصوصاً ہماری پیشوا سید المرسلین رحمۃ للعالمین حضرت احمد مجتبیٰ محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم کو ساری جہان کی ہدایت کی لئی بہیجا کہ ہم سب کو باپ اور دادا کے
رسمون کی اندہیری سی نکال کر سیدہی راہ پر ہدایت کی اور مان باپ سی زیادہ مہربانی
فرماکر اونا نفع اور نقصان دین اور دنیا کا بتادیا قربان ہون اوس مربی مہربان کی
نہ کوئی ایسا ہوا ہی نہوگا اللہم صل وسلم علیہ وعلی آلہ وازواجہ واصحابہ اجمعین اما بعد
کہتا ہی بندہ محمد عبید اللہ بیٹا منشی کوٹی مل متوطن قصبہ پایل کا کہ یہہ فقیر لڑکپن
مین اپنی باپ کی جیتی جی گرفتار دین بت پرستی کا تہا اتنی مین رحمت الہی نی ہاتہہ پکڑ کر
کہینچا یعنی دین اسلام کی خوبیان اور ہندؤن کی دین کی قباحتین میری دل پر کہل گئین
اور دل و جان سی دین اسلام کو اختیار کیا اور اپنی آپ کو رسول مقبول صلی اللہ علیہ
وسلم کی فرمانبردارون مین گن لیا اور پہر دوبارہ عقل خداداد نی مشورہ دیا کہ
دین اور مذہب کی تحقیق مین کہ ہمیشہ کا آرام یا ہمیشہ کا عذاب اسی پر موقوف ہی غفلت کرنا
اور بی تحقیق صرف باپ اور دادا کی رسم کی گمراہی کی جال مین پہنسی رہنا کمال
نادانی ہی پس یہہ خیال کر کی مشہور اور رواجی دینون کا حال دریافت کرنی لگا
اور بدون رعایت کسی دین کی ہر مذہب مین فکر اور غور کیا ہندؤن کی دین کو خوب
تحقیق کیا اور اونکی بڑی بڑی پنڈتون سی گفتگو کی اور دین نصاری کی اعتقاد کو

بخوبی معلوم کیا اور دین اسلام کی کتابین بہی دیکہین اور عالمون سی
بات چیت رہی اور سب دینون کو بنظر انصاف بغیر لگاو کسی دینکی سوچا اور خوب
چہانا سب کو غلطی اور گمراہی پر پایا سوای اسلام کی کہ خوبی اسکی اچھی طرح ظاہر
ہوگئی پیشوا اس دین کی جناب حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ایسی
خوبیون اور اخلاق کی ساتھہ موصوف ہین کہ زبان اوسکی بیان سی عاجز ہی
اور اعتقادیات اور عبادات اور معاملات اور اخلاق جو اس دین کی اندر ہین
جو کوئی معلوم کرتا ہی خود ہی جان لیتا ہی سبحان اللہ کیا ہی دین ہی کہ کوئی
بات اسکی ایسی نہین ہی کہ جسمین معبود حقیقی کیطرف توجہ نہو الحاصل اللہ کی
عنایت سی حق اور ناحق مانند دن اور رات اور اوجالی اور اندہیری کی جدا جدا
ہوگیا ہر چند کہ بہت مدت سی دل ساتھہ نور اسلام کی منور اور موںہہ ساتھہ کلمہ شہادت
کی معطر تہا لیکن نفس اور شیطان نی عیش و آرام دنیائی بی بنیاد کی زنجیرون مین
جکڑ رکہا تہا اور مدت تک حال ظاہری رسوم کفر سی خراب رہا آخر جذبۂ توفیق الہی
کا بزبان حال فرمانی لگا کہ اس گوہر بی بہا کو کب تلک پردہ کی صدف مین اور
اس عطر راحت افزا کو کہان تک حجاب کی صندوقچہ مین رکہی گا اس موتی کو
گلی کا ہار بنانا ہی چاہئی اور اس عطر کی خوشبو سی فائدہ اوٹہانا ہی چاہئی اور علما
باعمل نی بہی فتوا دیا کہ دین اسلام کو چہپانا اور لباس اور رسم کفار کا رکہنا جہنم کو

پہنچا تاہی سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو چونسٹہ ۱۲۶۴ ہجری مین دن مبارک عید الفطر کے
آفتاب اسلام اس فقیر کا ابر حجاب سی نکلکر جلوہ گر ہوا اور بہائی مسلمانون کی ساتھ
عید الاضحیٰ کی نماز ادا کی فللہ الحمد حمدا کثیرا طیبا مبارکا فیہ
اور مدت سی یہہ خیال تہا کہ واسطی فایدہ عام کی بیان حقیقت دین اسلام
اور ملت ہنود مین کچہہ لکہا جاوی کہ جو کوئی صاحب عقل انصاف کے نظر سی دیکہے
حق اور باطل واسپر کہل جاوی سو الحمد للہ کہ سن بارہ سو اڑسٹہ ۱۲۶۸ ہجری مین یہہ
رسالہ مختصر مسمی بہ تحفۃ الہند تمام ہوا اور لودہیانہ کی چہاپہ خانہ مین چہاپا گیا لیکن
چونکہ اسمین بعضی الفاظ اور عبارات مشکل تہی اور ہر کسی کی سمجہہ مین نہ آتی تہی اور
حالات عجیبہ بعضی بزرگون کی جیسی برادر مکرم شیخ عبد القادر صاحب وغیرہ کہ بعد
طبع اس رسالہ کی دولت اظہار اسلام کو پہنچی تہی اسمین درج کرنی منظور تہی سو
باشارہ بعضی یاران صمیمی مثل مولانا و اولانا جناب مولوی شیخ محمد حسین صاحب متوطن
قصبہ بنت اور شفیق رفیق جناب میر احمد صاحب متوطن پور قاضی اور جناب فیضمآب حافظ
محمد اسمعیل صاحب متوطن قصبۂ جہنجانہ وغیرہم کی اس کتاب کی بعضی مشکلات کو
آسان کر کی اور بعضی عبارات بدون فوت ہونی مطلب کی کم زیادہ کر کی اور بعضی
مضمون اور بعضی عجائب کہ خوبی اونکی دیکہنی سی علاقہ رکہتی ہی اسمین شامل کر کی
مطبع مصطفائی دہلی مین باہتمام مصدر اخلاق مجمع اشفاق نسخہ مختصر وحید زما

محمد حسین خان صاحب سلمہ الرحمن کہ علوم دین کی ترویج مین بہت مصروف
رہتی ہین سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین بار دیگر بہزار صحت مطبوع ہوا تہا جو کہ نسخے
قلیل الطبع ہوئی تہی اور طالب اوسکی کثیر تہی بقول شخصی یک انار و صد بیمار تب برادر
محمد عبد القادر نی کہ جنکی اوصاف صفحہ ۲۵ مین مذکور ہین اپنی فرمایش سی مطبع
باہتمام محمد ہاشم علی کی ۱۲۸۰ ہجری مین بار سوم بہزار صحت الفاظ و حروف
مطبوع کرایا اور یہہ رسالہ مرتب ہی چار باب اور ایک خاتمہ پر پہلا باب اعتقاد کی
بیان مین دوسرا باب عبادات مین تیسرا باب معاملات مین چوتہا
باب ہندؤن کی اعتراضون کی جواب مین خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کی
اب دانایان صاحب شعور سی امیدوار ہون کہ تعصب اور طرفداری کو ایکطرف
کرکی بدون رعایت کسیکی اس کتاب مین غور اور فکر سی نظر کرین جب حقیقت حال
کہلجاوی تو حق کی قبول کرنی اور ناحق کی چہوڑنی مین دیر نفرماوین اور صرف
باپ دادا کی پیروی سی گمراہی کی جنگل مین آوارہ نہ ہین خیال کرنا چاہی کہ حق
تعالی نی گوہر شب چراغ عقل کا آدمی کو صرف پہچان نیکی کی لئی بخشا ہی تو اس صورت
مین لازم ہی کہ دین کی اختیار کرنی مین کسیکی تقلید کا گرفتار نہ ہی بلکہ جسطرح دنیا کی
کامون مین کہ جلد فنا ہونیوالی ہی کمال فکر اور دور اندیشی کی ساتہہ کاروبار کرتا ہی
اور جس صورت مین تہوڑا سا نقصان اپنا جانتا ہی تو اوس صورت مین کسی

اور بیگانی کی نہین سنتا ویسی ہی بلکہ زیادہ اوس سی دین کی کامون مین نہی
کہ اوسکا فائدہ ہمیشہ رہنی والا ہی نہایت تحقیق اور خوض بجالاوی اور اندہلون
اور باولون کیطرح دین کی راہ مین نہ چلا جاوی مبادا کہ اس غفلت اور نادانی سے
ہمیشہ کی عذاب مین گرفتار ہووی ؎ غم دین خور کہ غم غم دین است ✣ ہمہ غمہا
فروتر ازین است ✣ غم دنیا مخور کہ بیہودہ است ✣ ہیچ کس در جہان نیاسودہ است ✣
اکثر ہندوؤن کو کہتی سنا ہی کہ اپنا دہرم اگرچہ رائی سمان یعنی رائی کی دانہ برابر
اور دوسری کا دہرم پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بہی اپنا دہرم نہ چہوڑے
لیکن تعجب یہہ ہی کہ یہہ قاعدہ صرف دین اور دہرم کی مقدمہ مین جاری
کرتی ہین اور دنیا کی اکثر کامون مین بزرگون کی پیروی کا خیال نہین ہوتا
یعنی اگر کسیکا باپ اور دادا مفلس اور خوار اور محتاج اور گمنام ہووی تو اولاد کو
ہرگز یہہ لحاظ نہین ہوتا کہ باپ اور دادا کی متابعت کری و دولتمندی اور نام آوری
کو چہوڑ دین بلکہ جسطرح بن پڑی مال و دولت کی حاصل کرنی مین نہایت محنت
اور کوشش کرتی ہین اور دین کی امر مین ہرچند کہ اپنی مذہب کا ناحق ہونا
اور دین اسلام کا حق ہونا سورج کیطرح روشن ہوجاوی اوسوقت جہوٹا عذر
بزرگونکی پیروی کا پیش لاتی ہین سبحان اللہ اس عقل و شعور کو کیا کہا جائی
سوای اسکی کہ ان لوگون نی دنیا کو بڑی دولت اور عاقبت کو ناچیز سمجہہ

رکہاہی حال انکہ بموجب مذہب ہندؤن کی بہی بلکہ تمام دین والونکی نزدیک
دنیا کا عیش وآرام عاقبت کی نعمتون کی آگی کچھہ حقیقت ہی نہین رکہتا
دنیا ہیچست وکار دنیا ہمہ ہیچ ✦ ای ہیچ زبہر ہیچ درہیچ مپیچ ✦ اللہ تعالی فرماتا ہے
وَمَا هٰذِهِ الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَهْوٌ وَّلَعِبٌ وَاِنَّ الدَّارَ الْاٰخِرَةَ
لَهِيَ الْحَيَوَانُ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ یعنی اور یہہ دنیا کا جینا تو یہی
جی بہلانا اور کہیلنا اور پچہلا گہر جو ہی سو یہی ہی جینا اگر یہہ سمجہہ رکہتی ہون اور
مطلب کے شروع سی پہلی کتنی التماس ہیچ خدمت دیکہنی والون اس رسالہ کی
کرتاہون پہلا التماس ہندؤن کی بزرگونکی روایات اور حکایات کہ اس
کتاب مین لکہی گئی ہین ایسی اور بہت تصنی انکی پوتہیون مین موجود ہین یہان
تہوڑی سی بطور نمونہ کی لکہی گئی لیکن وقت گفتگو اور مناظرہ کی بعضی ہندو بعضی
اون حکایات سی صاف انکار کرجاتی ہین اور اکثر اہل اسلام کہ انکی کتابون سے
واقف نہین ہین اوسکی جواب مین چپ ہوجاتی ہین اسواسطی مناسب یہہ
ہہ وقت گفتگو کی اول سرسری بدون اظہار قصد بحث اور مناظرہ کی اون حکایاتکو
ہندؤن سی پوچہا جاوی تو صاف صاف ہیچ کہدینگی جب وی اقرار کرلین جو
گفتگو منظور ہی سو کرین اور اکثر ہندو کہ اپنی مذہب سی بہی واقف نہین ہین انسی
ہی اون باتونسی انکار کردیتی ہین دوسرا التماس جس جگہہ کہ اس کتاب مین

کوئی برا کام ہندؤنکی بزرگون کی نام منسوب ہی اوسپر یقین ہی نہ کر
بیٹھین کیونکہ احتمال ہی کہ شاید انکی بزرگونمین بعضی اشخاص مقبولِ بارگاہِ
الہی ہوئے ہون اور یہہ باتین کہ اونکی نسبت انکی پوتھیون مین لکہی ہین صرف
جہوٹ ہون اور ہوسکتا ہی کہ اس ملک مین حق تعالی کیطرف سی بعضی انبیا
بہی مبعوث ہوی ہون لیکن بہرحال جسوقت سی حضرت خاتم النبیین سید المرسلین
بہیجی گئے ہون ۱۲
محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوی ہین پچہلی دین سب منسوخ ہوگئے
تیسرا التماس جب کسی ہندو سی دین کے بات مین مباحثہ کرنا منظور ہو تو
اوسمین یہہ بات منظورِ نظرِ عالی رکہین کہ سچی دین کی حقیقت اور خوبی ظاہر
ہوجاوی اور بہولا ہوا ہدایت پاوی اور مباحثہ سی کوئی غرضِ نفسانی
یا تعلقہ زبانی منظور نہو اور گفتگو مین نرم کلامی کو اختیار کرین اور غصہ ظاہر
نکرین بلکہ اگر دوسرا سخت کلام کری آپ صبر کرین اور اونکی بزرگون کو حقارت اور
گالی گلوج سی یاد نکرین کہ اسمین کچہہ فائدہ نہین بلکہ کئی طرح کا ضرر متصور ہے
چوتہا التماس اس کتاب مین بعضی فصلونکا مطلب موقوف ہی بعضی فصلون
دوسری پر سوچا ہی کہ اول سی آخر تلک ترتیب وار اس کتاب کو حتی المقدور
ملاحظہ فرماوین پانچوان التماس اکثر حکایات اور قصص کو مینی مختصر کرکے
لکہا ہی تاکہ کتاب دراز نہو جاوی لیکن اصلی مطلب کو گم ہونی نہین دیا اسبات

مُفسّر مقصد نہ جانین چہٹا التماس غرض اس رسالہ کی تصنیف سی فقط بیان تمیز ہنودہی کا نہین ہے بلکہ واسطی فائدہ مسلمان بہائیونکی اکثر مسائلِ ضروری دین اسلام کی بہی اسمین بیان ہوی ہین سوچاہئی کہ جو شخص اہل علم اسکی مضمون سے واقف ہون دوسری مسلمانونکو کہ اَن پڑہی ہین اسکے مضمون سے واقف کرین انشاءاللہ تعالی ثوابِ عظیم پاوینگی اوراس کتاب مین ایسی عمدہ مسائل ضروری بیان ہوے ہین کہ خوبی اونکی دیکہنی سی تعلق رکہتی ہے ساتوان التماس اس کتاب مین بعضی جگہہ پر واسطی ضیافتِ طبع ناظرین کی گفتگوی ظرافت آمیز ہی کی گئی ہی اس گستاخی کو معاف فرماوین اورجہان کہین حکایاتِ ہنود مین بیان فسق و فجور وغیرہ کا ہی ایسی مضمون کو عورتون کی بہری مجلس مین نہ سُناوین اٹہوان التماس درود شریف پڑہکر اس مسکین کے حق مین اور میری استادون اور دوستون اور ساری مسلمان مرد اور عورتون کی حق مین دُعا فرماوین کہ حق تعالی دنیا اور آخرت کی عذاب سی محفوظ رکہی حدیث شریف مین آیا ہی کہ جب کوئی شخص اپنی بہائی مسلمان کے واسطی دعا کرتا ہی تو فرشتہ کہتا ہی آمین اور تیری واسطی بہی ایسا ہی ہو منثنوی

بماند سالہا این نظم و ترتیب * زما ہر ذرہ خاک افتد بجائی * غرض نقشیست کز ما یاد ماند * کہ ہستی را نمی بینم بقائی * مگر صاحبدلی روزی برحمت * کند در کار این

مسکین عاصی پر تو ان الناس اس کتاب مین اگر کہین خطا سہو ہو
اصلاح فرماوین دسوان الناس پر ظاہر ہی کہ دنیا مین اگر ہزار برس
پاوی آخر ایک دن ضرور دنیا کو چھوڑنا ہی پڑیگا سو سب بہائی مسلمانون کو
چاہئی کہ موت کو یاد رکہین اور آسایش جہان گذران کو چھوڑین اور عاقبت
کی سفر کا توشہ درست کرین اور اوقات اپنی بیچ ادای نماز و روزہ وغیرہ عبادات
مالی و بدنی اور بجاآوری تمام احکام شرع شریف کی خرچ کرین اور تلاوت قرآن
شریف بامعنی اور مطالعہ کتب اور استماع وعظ اور کثرت تسبیح اور استغفار اور درود
مین مشغول رہین اور خدا کی مخلوق کو امر معروف اور نہی منکر کرتی رہین اور واسطے
تہذیب اخلاق کی مضمون کتاب احیاء العلوم اور کیمیای سعادت و منہاج
العابدین وغیرہ پڑہتی سنتی رہین اور اتباع سنت نبوی کو ہر چیز پر مقدم رکہین
کہ اس برابر کوئی دولت نہین خصوص اس زمانہ مین کہ اکثر لوگون نی سنت کو
بدعت اور بدعت کو سنت سمجھہ رکہا ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی کہ
مَنْ تَمَسَّكَ بِسُنَّتِيْ عِنْدَ فَسَادِ اُمَّتِيْ فَلَهٗ اَجْرُ مِائَةِ شَهِيْدٍ
یعنی جو کوئی میری سنت کو مضبوط کر کی پکڑتی جسوقت مین کہ میری امت بگڑ جاوی
تو اوس شخص کے لئی سو شہید کا ثواب ہی سو چاہئی کہ رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی وعدہ کو سچا سمجھکر سب سنتون کی زندہ کرنی مین خصوص انکی

نکاح مین بہت سی کیا کرین اور باجی وغیرہ رسوم بد شادی وغیرہ سی دور کرین اور موت کو یاد رکہین اور جو علمای نفسانی اور طالب دنیا ہون اونکی بات پر اعتماد رکہین اور اپنی دنیا کی سب کام مین مثلا بیاہ شادی مرنے وغیرہ مین اتباع سنت نبوی کو ہاتہہ سی نہچہوڑین اور جو رسم باپ اور دادا کی سنت نبوی سی ثابت نہوا اوسکو ترک کرین اور حضرت کی اہلبیت اور اصحاب او جمیع اولیاء اللہ اور تمام صلحا سی محبت رکہین و السلام علی من اتبع الہدی

باب پہلا اعتقاد کی بیان مین

اسمین اٹھہ فصلین ہین

فصل پہلی

خدا تعالی کی پہچان مین ہم سب مسلمان اس بات پر یقین رکہتی ہین کہ پیدا کرنیوالا اور مالک ساری جہان کا ایک ہی اللہ اوسکا نام پاک ہی کوئی اوسکا شریک نہین کیونکہ اگر کئی حاکم دنیا کی ہون تو جہان کا بندوبست بگڑ جاوی اور سب برائیان اور کمال اوسیکو ہین اور وہ سب عیبون سی پاک ہی کیونکہ عیب والا لایق خدا ہونیکی نہین ہوتا اور وہ کسی کام مین کسیکا محتاج نہین نہ کسی جن اور آدمی کا نہ کسی فرشتہ کا کیونکہ جو خود دوسری کا محتاج ہو تو ساری جہان کا پیدا کرنا اور سب کے حال کی خبر رکہنی اور سب کی فریاد سنی اور سب کو رزق پہنچانا اور سب کی حاجت روا کرنی اوس سی کیونکر ہو سکی اور سب اللہ کی محتاج ہین کوئی چیز کسی وقت مین اوس سی نہ پروا نہین ہر کسیکو ہر وقت مین

اوسکیطرف حاجت ہی اور خدا تعالی ہر وقت مین ہر چیز کو جانتا ہی خواہ وہ
چیز اندہیری مین ہو خواہ اوجالی مین خواہ زمین پر خواہ آسمان مین خواہ پہاڑ
کی چوٹی پر خواہ سمندر کی تہ مین اور ازل سی ابد تک ہر چیز کا احوال اسی
طرح جسوقت جس مکان مین جو کچھہ گذرا اور گذریگا خدای تعالی کو سب
معلوم ہی یہانتک کہ ہر کسیکی دلکی بہید جانتا ہی کسواسطی کہ اگر کسی چیز کو
نہ جانتا تو لائق خدای کی نہوتا اور اوسکا جاننا آدمیون اور جنون اور فرشتون
کی جاننی کی مانند نہین ہی کیونکہ ان سب کو جو کچھہ معلوم ہوتا ہی سو اللہ تعالی
کی بتلانی سی معلوم ہوتا ہی اور عقل اور حواس کی وسیلہ سی معلوم ہوتا ہی اور
کسیوقت مین کوئی چیز معلوم ہوتی ہی کسیوقت مین نہین معلوم ہوتی ہر وقت
مین ہر چیز نہین معلوم ہوتی اور حق تعالی کو سب کچھہ آپہی سی بغیر بتلانی کسیکی اور بغیر
وسیلہ عقل اور حواس کی معلوم ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت بدون آنکہون
کی دیکہتا ہی کوئی چیز کسیوقت مین اوسکی نظر سی باہر نہین یہانتک کہ اندہیری
رات مین چیونٹی کی پانوکو بہی دیکہتا ہی اور سب کچھہ بغیر کانونکی سنتا ہی یہانتک
کہ چیونٹی کی پانوکی آواز بہی سنتا ہی اور ہر کام پر قدرت رکہتا ہی جو چاہی
سو کری فقط اوسکی ارادی سی ایک حکم کن سی سارا جہان پیدا ہوا ہی اور چاہی
ایک حکم سی سب کو فنا کر دی اور جو کسی کام کو نہ کر سکتا تو خدای کے

لائق نہوتا اور اوسکی قدرت ایسی نہین جیسی آدمیون اور جنون اور فرشتون
قدرت ہی کسواسطی کہ یہہ سب اسد کی محتاج ہین آپسی کچھہ نہین کرسکتی اور
انکی قدرت ضعیف کسیوقت مین چلتی ہی کسیوقت مین نہین چلتی اور اسد تعا
کی قدرت قوی ہر وقت چلتی ہی اور خدای تعالی نی نہ کسیکو جنا ہی اور نہ کسنے
اوسکو جنا اور نہ کسی کا بہائی ہی اور نہ کسی سی ناتا رکہتا ہی غرض کہ خدا تعالی کے
مانند اور کوئی چیز نہین ہی خدا تعالی بیچون اور بیچگون اور بی شبہ اور بی نمونے ہی
اور جو کوئی کہی کہ خدا تعالی کا آنکہوں سی دیکہنا تو اس جہان مین ثابت نہین ہوا
پہر تمنی خدا تعالی کو کسطرح سی پہچانا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہم نی اسد تعالی کو
اوسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا ہی مثلا رنگی ہوئی کپڑی کو دیکہکر رنگریز کو جان
لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا رنگنی والا ہی اور خط کو دیکہکر اوسکی لکہنی والی کو پہچان
لیتی ہین کہ ایک شخص اسکا لکہنی والا ہی کیونکہ بنا لکہنی والی کی لکہنا نہین ہوسکتا
ور تخت کو دیکہکر بڑہئی کو پہچان لیتی ہین کہ کوئی شخص کاریگر اسکا بنانی والا ہے
ہر آدمی اس سب مخلوقات مثلا زمین آسمان چاند سورج ستاری خاک پانی ہوا
ب درخت دریا پتہر لکڑی حیوان انسان بادل مینہہ پہول پہل گرمی سردی
ملی تری بیماری تندرستی وغیرہ کو دیکہکر انکی پیدا کرنیوالی کو کیونکر نہین پہچانیگا
بہری ہم کسی کام کا ارادہ کرتی ہین اور وہ کام اکثر اوقات ہماری خواہش کی

موافق نہین ہوتا پہر ہماری اوس مراد کو کون پلٹ دیتا ہی سو وہ پلٹ دینی والا خدا تعالی ہی اور آدمی یہہ خیال کری کہ تہوڑی سی مدت کی آگی اسکا نام اور نشان دنیا مین نتہا پہر پہلی منی کا قطرہ ہوا اوس سی آدمی بنا پہہ کسنی بنا دیا اگر جانتا ہی کہ اپنا بنانی والا آپ ہی تو یہہ خیال کری کہ اسوقت مین کہ موجود ہی اپنی بدن پر یہہ ایک بال نہین پیدا کر سکتا پہلی کہ اسکا نام اور نشان نتہا اپنی آپ کو کیونکر پیدا کر لیا ہوگا سو معلوم ہوا کہ اسکا پیدا کرنیوالا یہہ آپ نہین کوئی اور ہی سوای اسکی پس وہی خدا ہی جسنی سب کچہہ پیدا کیا اور اگر آدمی اللہ تعالی کی مخلوقات کو بدیدہ غور و فہم دیکہا کری تو اللہ تعالی وجود کی شناخت خوب حاصل ہو اور بموجب دین ہندؤنکی خدا تعالی کی شناخت مین اختلاف بہت ہی چنانچہ کچہہ بیان اسکا اسی باب کی ساتوین فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی اور کچہہ بیان یہان بہی ہوتا ہی جاننا چاہی کہ از روی دین ہندؤنکی خدا دو طور پر ہی ایک نرگن یعنی جسکو کچہہ صفت نہین دوسرا سرگن یعنی صفتون والا اور کہتی ہین کہ نرگن اوسوقت ہوتا ہی جب تمام مخلوقات فنا ہوتی ہی اور اوسکی اسحالت کا بیان کچہہ نہین ہو سکتا اور سرگن اوسوقت ہوتا ہی جب اسکا پیدا کرنیکا ارادہ ہوتا ہی اور مایا کی جنبش ہوتی ہی تو تین گن یعنی رج اور ست اور تم اوس مین ظاہر ہوتی ہین رج کی جہت سی برہما کی صورت

مین ظاہر ہوکر خلقت کو پیدا کرتا ہی اور ست کی جہت سی بشن کی صورت مین ظاہر
ہوکر خلقت کو پالتا ہی اور تم کی رو سی مہادیو کی صورت مین ظاہر ہوکر خلقت کو
فنا کرتا ہی اور مفصل یہہ بیان اس باب کی ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالے
تو گویا برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون دیوتی بقول ہندوؤن کی مظہر اور نائب خدا
بلکہ ایک خدا کی تین خدا اور بالکل حاکم اور مختار ساری جہان کی ہین اس مقام مین ایک
بات کو سمجہنا چاہئی کہ اول تو سوای اللہ کی اور کوئی جہان کا مختار ہی نہین اور
نہ خدا کا منقسم ہونا جائز ہی اور اگر فرض کیا جاوی کہ یہہ تینون نائب خدا اور مختار
کل ساری جہان کی ہین تو عقل سلیم کی نزدیک نہایت ضرور ہی کہ یہہ
تینون عادل اور منصف اور اچہی صفتون سی موصوف اور بری صفتون سی
پاک ہون لیکن ہندوون کی دین سی ان تینون کی اوصاف ایسی ظاہر ہوتے
ہین کہ جو شخص کہ بہت ہی کم عقل ہو وہ بہی انکی بیعقلی پر ہنسی چنانچہ اونمین
بہت ہی کم بطور نمونہ کی لکہی جاتی ہین مہابہارت مین لکہا ہی کہ اتری
منی کی جورو بہت نیک تہی یہہ تینون یعنی برہما بشن مہادیو اوسکی عصمت مین
رخنہ ڈالنی کو اوسکی دروازہ پر بہیک مانگنی گئی وہ بیچاری بہیک دینی کو باہر آئی یہہ
صاحب فرمانی لگی کہ ہم کیا بہوکہی ہین کہ ایسی بہیک لینگی ہان اگر ہمکو اپنی گہر مین
لیجاکر اور ننگی ہوکر ہمکو کہانا کہلاوی تو ہم ٹہری رہین وہ بیچاری اپنی خصم سی

اجازت لیکر ان تینونکو اپنی گہر مین لیگئی جب کہانا کہلانی لگی اوس عورت
نی انکی بدن پر پانی چہڑکا یہہ تینون چہوٹی لڑکی بن گئی انتہی اس سی معلوم ہوا
کہ یہہ تینون بدمعاش و ردغاباز اور شہوت پرست اور عاجز ایسی ہین کہ ایک
عورت کی جادو سی لڑکی بن گئی بہلا ایسا شخص کہین خدا اور نائب خدا اور دنیا کا
مالک ہوسکتا ہی اور گارتک مہاتم اور پدم پران مین لکہا ہی کہ
ایکدفعہ اندر دیوتا مہادیو کی درشن کو کیلاس پربت پر گیا وہان جاکر کیا
دیکہتا ہی کہ ایک شخص بدصورت سرخ چشم بڑی بڑی دانتون والا بیٹہا ہی
اندر نی اوس سی پوچہا شو کہان ہی یعنی مہادیو کہان ہی اوسنی اندر کی بات کا
جواب ندیا بلکہ سخت گوئی سی پیش آیا اندر نی خفا ہوکر اوسکی گردن پر گرز مارا
وہ گرز اوسیوقت راکہہ ہوگیا اندر حیران رہگیا اور حقیقت مین وہ شخص بدصورت
آپ ہی مہادیو تہا مہادیو نی چاہا کہ اندر کو جلاکر راکہہ کر ڈالی اتنی مین برہسپت
کہ ساری دیوتاؤنکا پیر و مرشد ہی وہان حاضر ہوا اور اندر کی سفارش کرنی
لگا اور بہت عاجزی سی اندر اور برہسپت نی مہادیو کو بہت سراہا تب مہادیو نی
اندر کا گناہ معاف کیا اور کہا کہ جو تمہاری مراد ہی مجہسی مانگو ان دونون نی
کہا کہ ہم یہہ چاہتی ہین کہ یہہ غصہ کی آگ تمہاری آنکہون مین بہڑک رہی ہی
اسکو دبا لیجئی مہادیو نی کہا کہ یہہ آگ دب نہین سکتی لیکن مین اسکو

اور جابہ پر پہینک دیتا ہون پہر مہادیو کی اوس غصہ کی اگ کو سمندر مین جہان
گنگا ندی ملتی ہی وہان پہینک دیا وہ اگ وہان پڑتی ہی ایک لڑکی کی
صورت بن گئی اور اوس لڑکی نی رونا شروع کیا اوسکی آواز کی ہیبت سی
زمین اور آسمان مین بہونچال پڑگیا برہما وہان آیا سمندر نی برہما کی تعظیم
بجا لاکر اوس لڑکی کو برہما کی گود مین رکہہ دیا اور کہا کہ اسکا نام آپ ہی رکہہ
دیجیی اوس سعادتمند لڑکی نی برہما کی داڑہی ایسی زور سی پکڑی کہ برہما کی
آنکہون سی جل یعنی پانی نکل پڑا چونکہ اوسوقت برہما کی آنکہونسی جل نکلا تہا
اوس لڑکیکا نام جلندہر رکہا اور شکر دیوتا کو کہ ساری دیتیون کا گورو ہی بلاکر
کہا کہ جلندہر کو سب دیتیون کا راجا بنادی اور برندا نام عورت سی کہ کالنیمی
دیتیون کی سردار کی بیٹی ہی اوسکا بیاہ کردی شکر نی بموجب حکم برہما کی ایسا ہی
طور کیا اور جلندہر اوسیوقت جوان ہیکل بن گیا اور زمین کی ساری راجاون
اور بہادرون سی زیادہ تہا کہ کوئی دیت اور دیوتا اوسکی مقابلہ کا نہ تہا
تب اوسکو بہت سا تکبر اور غرور پیدا ہوا اور اندر کو سرگ سی نکال دیا تب اون
سی ساری دیوتاؤن نی غمناک ہوکر یہہ حال برہما سی عرض کیا برہما نی
اونکو بشن کی پاس بہیجا بشن کو جلندہر کا ہلاک کرنا منظور ہوا نارد دیوتا کہ بشن کا
دل ہی اوسنی بشن کا ارادہ دریافت کرکی یہہ سوچا کہ جلندہر بغیر مہادیو کی

اور کسیکی ہاتھہ سی مارا نہین جاویگا پہر نارد نی حیلہ کیا کہ جلندہر سی جاکر کہا
کہ سب اسباب بادشاہت کا تیری گہر مین موجود ہی لیکن پاربتی مہادیو کی
جورو کہ نہایت خوبصورت ہی جبتک وہ تیری ہاتہہ مین نہ آوی تو کچہہ لطف
نہین ہی جالندہر نی مہادیو سی پاربتی مانگی لیکن نہ ملی تب لڑائی کا قصد کیا
چنانچہ مہادیو اور اونکی صاحبزادی جلندہر مین سخت لڑائی ہوئی برہما اور
بشن اور تمام دیوتا مہادیو کی مدد کو پہنچی پر جلندہر کی آگی سب عاجز ہوی
پہر بشن نی اپنی دلمین سوچا کہ برندا جالندہر کی جورو بہت نیک اور حیادار ہی
جبتک اوسکی عصمت (پاکی ۱۲) مین خلل نہ آویگا جلندہر نہین مریگا پہر بشن نی اپنی
آپ کو جلندہر کی صورت بناکر اوسکی جورو سی فعل بد کیا اس حیلہ سی اوسکا ست
توڑ دیا تب جلندہر مہادیو کی ہاتہہ سی مارا گیا جب برندا جلندہر کی جورو کو
بشن کا یہہ فریب معلوم ہوا اوسنی بشن کو سراپ یعنی بددعا دیکر کہا کہ تو پتہر بن جا
بشن اوسکی سراپ سی پتہر بن گیا جسکو سالگرام کہتی ہین اور گنڈکا ندی (نام جوی ۱۲) مین
جا پڑا چنانچہ اب اوس ندی مین سی پتہرون کو لاکر پوجتی ہین القصہ برندا جلندہر
کی جورو اس غم سی آگ مین جلکر راکہہ ہوگئی اور اوسکی راکہہ سی تلسی کا درخت
جم آیا چونکہ بشن نی برندا کی وصل سی بہت مزا لوٹا تہا اور برندا پر عاشق
ہوگیا تہا اوسکی جل مرنی سی بہت اداس ہوا اور بیتاب ہوکر اوسکی

بھسم یعنی راکھہ پر آبیٹھا اور بیقرار ہونی لگا دوسرے دن تو پاؤن نی یہہ حال دیکھکر تلسی
کی پتی اوسکی سر پر رکھی چونکہ تلسی بھی بشن کی معشوقہ کی راکھہ سی ظاہر ہوی
تھی اوس سی بشن کی دلکو تسلی ہوی چنانچہ اب تلک جو لوگ بشن کو پوجا
کرتی ہین سالگرام پتھر کو بشن کا روپ سمجھہ کر پوجتی ہین اور تلسی کی پتی اوپر
چڑھاتی ہین یہہ قصہ مختصر اتمام ہوا اس داستانسی معلوم ہوا کہ جناب
مہادیو صاحب بڑی خوش اخلاق تھی کہ باوجودیکہ مہمان کی خاطر داری میزبان پر
لازم ہوتی ہی اندر اونکی زیارت کو گیا اوسکو جھڑک کر بیعزت کر دیا کیا خوب
کہا ہی کسی شاعر نی فرد یک ترش روئی برای دفع صد مہمان بس است *
چین ابرو چوب دربان است صاحب خانہ را * اور عاجز اور مغلوب الغضب
ایسی تھی کہ اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکی اور برہما ایسا عاجز تھا کہ ایک لڑکے کی
اپنی داڑھی چھوڑا نہ سکا بلکہ چشم پر آب ہوا اور بشن نی دغا اور زنا کیا اور ایک
عورت کی عشق مین عاجز اور بیقرار ہوا اوسکی بد دعا سی پتھر بن گیا چنانچہ اب
تلک تلسی کی پتی سالگرام پر رکھہ کر اوسکی پوجا کرتی ہین یہہ اوسکی زنا کی
نشانی ہی کہ ہندؤن کی عبادت مین داخل ہی اور ناردنی کہ بشن کا دل ہی
جلندھر کو بھکا کر مہادیو کی عورت کا سوال کروایا بیچاری مہادیو کی عزت کو
بٹا لگایا اور برہما اور بشن اور مہادیو یہہ تینون جو بقول انکی ساری جہان کے

مالک مختار ہین ایک جانور کی قتل کرنی سی عاجز ہو گئی پہر ایسی فریب لنسانی اور عاجز شخصون کو نائب خدا بلکہ خدا اور مختار کل سمجہنا محض جہالت اور ضلالت ہی اور سوای بدبختی ازلی کی کیا تصور کیا جاوی اور سنو کہ انکی بعضی اہل تواریخ کہتی ہین کہ ایکبار پاربتی مہادیو کی بیوی نہانی لگی اور اپنی بدن کی میل سی ایک اپنا بیٹا بنایا جسکا نام گنیش ہی اور اوسکو گہر کی دروازہ پر بہتہایا تا کسی کو اندر نہ جانی دی اتنی مین مہادیو باہر سے آئی گنیش نی اونکو اندر جانی سی منع کیا مہادیو نی خفا ہو کر اوسکا سر کاٹ کر دور پہینک دیا پاربتی اوسکی غم سی بہت روئی اور کہنی لگی کہ اوسکو زندہ کرو مہادیو نی ہر چند گنیش کی سر کو تلاش کیا کہین نہ ملا ناچار ایک ہاتہی کا سر کاٹ کر گنیش کی جسم سی ملا کر زندہ کر دیا اور اوسکو یہہ بر یعنی انعام دیا کہ جو کوئی شخص کچہہ کام کیا کری پہلی تیرا نام لیوی اور جو کوئی کسی دیوتا کی پوجا کری پہلی تیری پوجا کر لی تب اوسکی وہ پوجا قبول ہو اس سی بہی مہادیو کا ظالم اور ناقص العلم ہونا ثابت ہوا پہر ایسا شخص خدا اور مختار کل کیونکر ہو سکی اور شو پوران مین لکہا ہی کہ سب سی پہلی بشن کی ناف سی کنول کا پہول نکلا اوسمین سی برہما پیدا ہوا برہما اور بشن آپسمین جہگڑنی لگی برہما نی کہا تجہکو مینی پیدا کیا ہی بشن نی کہا کہ

ان معبودان ہنود کو دیکہو کہ ایسی ایسی لغو کہانیان انکی نسبت لکہی ہین
نہ میل انکا بسنت ۱۲ اسنہ

شخص کو پیدا کیا ہی اتنی مین اسمان سی ایک دہوان ظاہر ہوا اوس دہوین
مین سی برہما کو خطاب ہوا کہ تو برہما اور یہہ بشن ہی جسکی ناف سی کنول نکلا
اور اوس سی تو ظاہر ہوا اب تو خلقت کو پیدا کر جب برہما نی اوس دہوین کیطرف
غور سی نگاہ کی تو اوسمین سی ایک لنگ یعنی آلت نظر آئی برہما ہنس کی
شکل بنکر اوس لنگ کی پیمایش کی لئی اوپر کو اوڑا اور بشن سوور بنکر پاتال گیا
دس ہزار برس تک دونون دوڑی گئی پر اوس لنگ کا انتہا نہ پایا پس برہما
نی جان لیا کہ میرا مالک اور پیدا کرنیوالا یہی ہی اوسوقت سی اوس لنگ کی
پوجا شروع کی کہ آج تلک ہوتی ہی اس سی معلوم ہوا کہ برہما اور بشن ایسی
جاہل تہی کہ آپسمین جہگڑنی لگی اور ہر کوئی اپنی آپکو دوسری کا پیدا کرنیوالا جاننی
لگا اور پہر برہما نی اپنی خالق کو پہچانا تو اسطرح پہچانا کہ ایک بڑی آلت کو سبب
درازی اوسکی کی اپنا خالق سمجہہ لیا اور دونو ملکر اوس آلت کی مقدار دریافت
کرنی سی عاجز ہو گئی اور آلت کا دریافت کرنا اور اوسکی ناپنی مین اہتمام کرنا
عقلمندون کا کام نہین بلکہ مسخرون اور بڑی بیحیاؤن کا کام ہی غرض ایسی
شخصونکو مظہر خدا بلکہ خدا کہنا محض گمراہی ہی اور طرفہ تر یہہ ہی کہ بعض شاستر
مین ان تینون کی ہجو لکہی ہی چنانچہ پدم پوران مین لکہا ہی کہ برہما اہنکار
یعنی متکبر اور مہادیو کاماتر یعنی شہوتی ہی ایک بشن پوتر یعنی پاک صاف ہے

اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ بشن نی جلندہر کی جورو سی زنا کیا سبحان اللہ
پرنتو ایسا ہی چہاپی اور اسنگندہ پوران مین لکہا ہی اشلوک
بشنو ورشن آنہری انی شودرو پرجاپتی * شودرو رات نشندی شودرکن
یانت دارن * یعنی بشن کی درشن سی شو یعنی مہادیو خفا ہوتا ہی اور مہادیو کے
خفگی سی بلاشک بری دوزخ مین جاتا ہی اور بیدانت شاستر کہ بقول
انکی سب شاستروں سی افضل ہی اوسمین یون لکہا ہی کہ ابدیا[1] یعنی نادانی کا
سنبندہ[2] یعنی پیوند خدا سی ہوا تب سب مخلوقات بن گئی یعنی معاذ اللہ
خدا نی آپ کو جیو یعنی حیوان سمجہہ لیا اور بقول سانکہہ شاستر کی جہان کا پیدا ہونا
خدا سی نہین بلکہ پرکرتی سی ہی چنانچہ اسکا بیان ساتوین فصل مین آویگا
انشاء اللہ تعالی اور بقول میمانسا شاستر کے بہی خدا خالق نہین بلکہ پیدا
ہونا جہان کا کرم یعنی اعمال سی جانتی ہین اور بعضون کی نزدیک کال یعنی
زمانہ سی پیدا ہونا جہان کا ہی اور بعضون کی نزدیک سبہاو یعنی خاصیت
سی ہی غرض خلاصہ انکی اکثر شاسترونکا یہہ ہی کہ خدا تعالی خالق کسی چیز کا
نہین ہی سبحان اللہ عجب بات ہی کہ اللہ صاحب کو جو سب کا مالک ہی محض
معطل اور بیکار جانتی ہین اتنا نہین بوجہتی کہ اگر اللہ تعالی معطل ہو تو ساری
جہان کی خبر کون رکہی اور بقول انکی خدا تعالی کا ہونا اور نہونا برابر ہوا اور

خدا سی کسیکو کچھہ نہ نفع پہنچی نہ نقصان پہر اوسکی خدا ہونی سی کیا فائدہ اور
لوگونکو بری کامونسی بچنا اور اچھی کامون کا کرنا کچھہ ضرور نہوا کیونکہ جو سارے
جہانکا مالک ہی وہ تو بقول انکی کچھہ کرتا ہی نہین نہ نیکونکو جزا دیوی نہ بدونکو
سزا پہر کسیکو اوسکا خوف کیا رہا اور کسیکو اوس سی امید کیا رہی اور دوسرے
جاننا چاہی کہ خدا تعالی کا پہچاننا بدون پہچانی اوسکی مخلوق کی نہین ہوسکتا
کیونکہ جو کاریگر آنکہونسی نہ دیکہا ہو تو اوسکی کام کو دیکہہ کر اوسکا پہچاننا ہوتا ہے
اسیطرح خدای تعالی کا دیکہنا آنکہونسی اس جہان مین ثابت نہین ہوا آخر
اوسکی مخلوقات کو دیکہکر پہچانا گیا ہی پہر جبکہ کوئی چیز اوسکی پیدا کی ہوئی نہو
تو اوسکو پہچانی کسطرح اور عجب تر یہہ ہی کہ جو ساری جہانکا مالک دانا
بینا شنوا خالق مدبر حی قیوم ہی اوسکو معطل جانتی ہین اور جہان کا
پیدا ہونا سمجہتی ہین نیچر کرتی سی جو بقول انکی اندہی اور بیعقل ہی چنانچہ اسی
باب کی ساتوین فصل مین اسکا مذکور ہوگا انشاء اللہ تعالی یا سمجہتی ہین کہ مرکبات
جو فاعل اوسکی مخلوقات ہین اور وہ انکا فعل ہی یا سمجہتی ہین کال یعنی وقت
سی جو وہ بہی بی شعور اور بیجان ہی اور خدا پاک سی نادانی کی نسبت کرنی
اور اسیکو جہان کی پیدایش کا سبب سمجہنا بلکہ حیوان کو خدا کہنا کیسی نادانی
معاذ اللہ اگر خدا نادان ہو تو جہانکا کام کسطرح چلی کوئی نادان خدا کو نادان

نکہی گا یہان مضمون سی امید انصاف ہی کہ بغور تمام قیاس فرماوین
کہ بموجب ہماری دین کی اللہ صاحب کی صفتین کسطور پر بیان ہوئی ہین
اور بموجب دین ہندؤن کی کیا کچہہ بیان وا ای تباہی ہی ہماری نزدیک
اللہ تعالی ایسا علیم ہی کہ ہر وقت ہر چیز کو جانتا ہی اور ہندؤن نی اوسکی
ساتہہ نادانی کا پیوند جائز رکہا ہماری نزدیک سب کا خالق اور نفع نقصان
بخشنی والا سوا خدا کی اور کو جاننا شرک ہی اور ہندؤن نی خدا کو معطل
ٹہیرایا استغفر اللہ استغفر اللہ الٰہی ہماری ہزار ہزار توبہ اور پناہ تیری اسبات
کہ ہم تجہہ عالم الغیب والشہادۃ سی نادانی کی نسبت کرین یا تجہکو معطل سمجہین
اور سوا تیری کسی اور کہ جہانکا پیدا کرنیوالا اور نفع نقصان بخشنی والا سمجہین
اور سوا تیری اورسی خوف اور امید رکہین ای پروردگار توہی ہی سبکا
مالک اور خالق زندہ کرنیوالا اور مارنی والا اور عزت دینی والا اور ذلت
دینی والا اور جزا دینی والا اور سزا دینی والا تو جو چاہی سو کری کوئی
تیرا شریک نہین سب تیری بندی اور تیری آگی عاجز ہین اگر ہندو اس
مقام مین اس اعتراض کا یہہ جواب دین کہ بعضی عبارت بید اور شاستر کی
معلوم ہوتا ہی کہ خدا تعالی سب کچہہ جانتا اور بغیر کانون کی سنتا اور
بغیر آنکہون سے دیکہتا اور خلقت کو پیدا کرتا ہے اور

مہابہارت کی آدپرب یعنی پہلی باب مین حق تعالی کی صفت مین
یون لکہاہی کہ برہما اور مہادیو اور بشن اوراند جسکو اوسنی پیدا کیا ہی
اور وہ ہمیشہ ہی اور رہوگا اور فنا نہین ہوتا اور سب جگہہ محیط ہی اور
کریم بخشندہ اور ضعیفونکو قوی کرنیوالا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ
تو تمہاری ہی بید اور شاستر سی ثابت ہوا ہی کہ خدا کچہہ نہین کرتا چنانچہ
ابہی اسکا بیان گذرا ہی اور مفصل بیان استہاکا اسباب کے
ساتوین فصل مین دیکہہ لو تو یہہ اختلاف تمہاری ہی دین مین ہو
پہر جن شاستر ون سی خدا کا معطل ہونا ثابت ہی اگر تم اونکو مردود سمجہو
تو البتہ یہہ بات تمہاری قابل سماعت ہو اور تم سب شاستر ون کو ست
یعنی حق کہتی ہو اسیواسطی یہہ الزام تمپر باقی رہا اور تمہاری اکثر شاستر ون
کا خلاصہ تو یہی ہی کہ خدا خالق نہین ہی اگر کوئی ایک آدہ قول اسکے
برخلاف ہوا تو کیا ہوا اور دوسری انکی دین مین لکہا ہی کہ جب کوئی
شخص باغی اور متکبر سرکشی شروع کرکی دیوتا وغیرہ کو تکلیف دیتا ہی
تو خدا تعالی ایک شکل اختیار کرتا ہی یعنی ایک جسم مین اوترتا ہی
اسیواسطی اوسکو اوتار کہتے ہین سو بعضی کہتی ہین کہ چوبیس مرتبہ خدانی جسم
اختیار کیا از انجملہ دس اوتار ونکو بہت اشرف جانتی ہین اور کہتی ہین

کہ اونمین سی چار اوتار ست جگ کی زمانہ مین ہوئی ہین پہلا مچھہ اوتار
کہتی ہین کہ سنکہاسر دیت برہما کی چارون بیدون کو چرا کر نگل گیا اور سمندر
مین غائب ہوا برہما لاچار ہو کی بہگوان سی عرض کیا بہگوان نی مچھلی
کی صورت اختیار کر کر سمندر کی تہہ مین جا کر سنکہاسر دیت کو مار کر بیدون کو
اوسکی پیٹ سی نکالکر برہما کی حوالہ کیا دوسرا کچھہ اوتار کہتی ہین کہ دیوتاؤن
نی چودہ رتن نکالنی کی لئی چاہا کہ سمندر کو دہی کیطرح بلوویں مندراچل نام
پہاڑ کی رئی اور باسک ناگ کی اوسمین رسی ڈالکر سمندر کو بلونی لگی مندراچل
پہاڑ جو بہت گران تہا پاتال کو جانی لگا دیوتا اوسکو سنبہال نہ سکی لاچار ہو کر
بہگوان سی عرض کیا بہگوان نی آپ کچھوہ کی صورت پر ہو کر اوس پہاڑ کی
نیچی اپنی پیٹہہ رکہی تب دیوتاؤن نی حسب دلخواہ چودہ رتن سمندر سی نکالی
اور وہ چودہ رتن یہہ ہین انمرت یعنی آبحیات ہلاہل یعنی زہر مدہرا یعنی شراب
لچھمی یعنی بشن کی جورو کامدہین گائی سپت مکہی یعنی سات موہنہ والا گہوڑا
سورج کی سواری کا چندرما یعنی چاند رنبہا پاتر یعنی عورت ناچنی والی جو اندر
آگی مجرا کرتی ہی کلپ برچہ یعنی درخت جو سرگ مین ہی کوستبہ منی یعنی جواہر
دہنتر بید نام طبیب کا ہی ایراپت نام فیل دہنک یعنی کمان جو بشن کی ہاتہہ مین
سنکہہ جسکو ہندو لوگ پوجا مین بجاتی ہین تیسرا باراہ اوتار کہتی ہین کہ

ایک دیت ساری زمین کو معہ ساکنان زمین کی بوریہ کیطرح پر لپیٹ کر پاتال
کو لیگیا بہگوان خوک کیصورت اختیار کرکی پاتال مین جاکی اوس دیت کو مارکی
زمین کو اوسکی ہاتہہ سی چہوڑا لایا چوتہا نرسنگہ اوتار کہتی ہین کہ ہرن کشب
دیت نی لوگون سی کہاکہ تم میری عبادت کرو پرہلاد اوسکا بیٹا خدا پرست تہا
ہرن کشب نی لوہی کا ستون آگ مین سرخ کرکی ارادہ کیاکہ پرہلاد کو اوس سی
باندہی بہگوان نی اوسیوقت ایسی جانور کی شکل پر کہ آدہا اگلا بدن اوسکا شیر کا
اور آدہا پچہلا بدن اوسکا انسان کا تہا ظاہر ہوکر ہرن کشب کو ہلاک کیا اور کہتی
ہین کہ تین اوتار ترتیا جگ مین ہوی ہین * پہلا باون اوتار کہتی ہین
کہ بہگوان نی بموجب التماس دیوتاؤن کی بقدر باون انگلی کی جسم اختیار
کرکی راجا بل کو کہ بہت عادل اور خوش خصال تہا چہل یعنی مکر کی ساتہہ سلطنت
سی خارج کیا چنانچہ اس چہل یعنی مکر کو بہگوان کی مناقب مین داخل کرتی ہین دوسرا
پرسرام اوتار کہتی ہین کہ راجا سہسر باہو چہتری نی جمدگن برہمن پرسرام کی
باپ کو کہ اوسکا ہمزلف تہا قتل کردیا بہگوان نی کہ اوسکا بدلا لینی کو جمدگن کی
گہر پیدا ہوا تہا ایک تیر ہاتہہ مین لیکر اکیس خون کی بدلی ساری جہان کی
چہتریون کو قتل کرڈالا اور چہتریونکا تخم جہان مین نہ چہوڑا اور اون مقتولونکی
عورتون سی برہمنون نی جماع کیا اونسی جو اولاد باقی رہی وہی اب کہتری کہ

چہتری کہلاتی ہین تیسرا رامچندر اوتار که واسطی قتل راون دیت
کی راجا دشرتہہ کی گہر تولد ہوا اور سیتا رامچندر کی بیوی کو راون دیت
پکڑ کر لیگیا رامچندر نی ہنومان کی مدد سی اوسکو ہلاک کیا اور اپنی بیوی کو
چہوڑا لایا اور بالمیک کی رامائن (نام کتاب ۱۲) مین لکہا ہی که شورپ نکہا راون کی بہن نے
رامچندر سی اپنا بیاه کرنا چاہا رامچندر نی کہا که میرا بیاه ہولیا ہی میری بہائی
لچہمن کا نہین ہوا تو اوسکی پاس جا حالانکه لچہمن کا بیاه ہوچکا تہا اور مجہنی لچہمن کو
کہلا بہیجا که اس عورت کی ناک اور کان کاٹ لی لچہمن نے ویسا ہی کیا کہتی ہین
که اسی سبب سے راون اور رامچندر مین فساد برپا ہوا تہا اور لکہا ہی که رامچندر نے
که عوام الناس اور برہمنون کو قتل کیا اور اپنی بیوی کو راون سی چہوڑا کر
پہر اپنی گہر مین داخل کیا وه اس سبب سی ایسا ناپاک ٹہہرا که اجودہیا (نام شہر ۱۲) کی لوگ
اوس سی پرہیز کرنی لگی اور دو اوتار دواپر (نام زمانه ۱۲) جگ مین ہوی ہین ایک کرشن
اوتار کہتی ہین که بہگوان نی واسطی قتل کنس نام متہرا کی راجا کی بسدیو (نام پدر کنہیا ۱۲) کی
گہر دیوکی (مادر کنہیا ۱۲) کی پیٹ سی که کنس کی چچیری بہن تہی تولد ہوکر کنس کو قتل کیا اور
حکومت متہرا کی راجا اگرسین کو دی کہتی ہین که اس اوتار نی عورتون سی
بہت ہنسی اور کہیل کیا ہی دوسرا بودہا اوتار اور وه آدمی کی صورت
صندل سی تراشی ہوی ابتک جگن ناتہہ مین موجود ہی جب پوراتی ہوجاتی ہی

۱ [illegible]
۲ [illegible]
۳ [illegible]

پہرتی بنادیتی ہین کہتی ہین کہ جو کوئی ساری عمر مین اوس سورت کا ذکر
کرلی اوسکی تمام عمر کی گناہ عبادت بن جاتی ہین اور اسمقام مین ہندو ایک
دوسری کی جہوٹی سی پرہیز نہین کرتی اور کہتی ہین کہ ایک اوتار آخر زمانہ
کلجگ مین سنبل شہر مین وشن وت برہمن کی گہر پیدا ہوگا جسکو کلکی اوتار
کہتی ہین اور جانتی ہین کہ اوسکی (نام ١٢) ہونی سی تمام خلقت کہ کلجگ کی تاثیر سی
بگڑ گئی ہوگی پہر درست ہوجاوی گی اور ست جگ کا زمانہ شروع ہوگا فقط
خلاصہ مذہب ہنود کا بیچ بیان شناخت حق تعالی کی پورا ہوا اب ذرا انصاف
کرنا چاہی کہ اول تو خدای تعالی کا ظاہر ہونا کسی حیوان کی جسم مین درست
نہین کیونکہ جسم حیوانی اول نطفہ اور مضغہ ہوکر ماکی پیٹ مین رہتا ہی
اور خون حیض کہاتا ہی اور پہر وہان سی براہ معہودہ پیدا ہوتا ہی اور پہر
بہوکہہ پیاس نیند اور قضا حاجت وغیرہ حادثات کا پابند اور عاجز ہوتا ہی
اور ایسی باتون سی حق تعالے کی قدوسیت مین فرق آتا ہی اور پہر ایسی جسمون مین
اوترنا کہ صورت نہایت کریہہ ہی جیسی خوک وغیرہ اور پہر جسم انسانی مین آکر
ظلم اور فسق اور فجور اور دغا بازی اور عجز اور جہالت اور شہوت پرستی اور
نفسانیت کی کام کرنی جیسی اوپر بیان ہوئی ہین اور لکڑی کی جسم مین
اوترنا یہہ باتین تو اللہ کی شان سی نہایت ہی بعید ہین بہلا یہہ سب باتین

که هندوں کی دین مین عقل اور قیاس کی نزدیک مستحسن ہین یا وہ
باتین مستحسن ہین که بموجب دین ہماری کی حق تعالی کی شناخت مین کور
ہوئی ہین جو لوگ که تہوڑی سی بہی عقل رکہتی ہین اس بیان کو سنکر وہ
بہی سمجہہ جاوینگی که دونون دینونمین کونسا سچا ہی

دوسری فصل

فرشتونکی بیانمین ہماری مسلمانون کی نزدیک فرشتی الله کی بندی
ہین نور سی پیدا ہوئی نه مرد ہین نه عورت نه کچہه کہاتی ہین نه پیتی الله کا
ذکر اونکی زندگی ہی اور پاک ہین گناه نہین کرتی جس جس کام پر الله نے
قایم کردی اوسپر قایم ہین کبہی الله کی نافرمانی اور فساد نہین کرتی
اور گنتی اونکی سواے الله کی کوئی نہین جانتا اور خدا تعالی نے اونکو بہت
قوت اور زور دیا ہی اور ہندوں کی دین سی فرشتونکا حال کچہه نہین
کہلتا ہی مگر کہتی ہین که ایک قسم مخلوقات کی دیوتی ہین اور وی مرد بہی
ہین اور عورت بہی جنکو دیوتی (مرد ۱۲) اور دیویان (عورت ۱۲) کہتی ہین اور جانتی ہین که دنیا
کی کام اونکی تابع ہین اندر دیوتا سرگ راجا منیہہ برسانی والا جم راج
یعنی دہرم راے نرک کا داروغه خلقت کا انصاف بعد مرنی کی کرنیوالا
بار دیوتا بشن کا دل چتر گپت متصدی دفتر نویس لوگونکی اعمال
لکہنی والا برہسپت دیوتا سب دیوتاؤن کا گورو اور سواے اسکے

اور بہت دیوتی ہین اور سانکہہ شاستر مین لکہا ہی کہ دیوتی آٹہہ
قسم پر ہین براجاپتی اشنر پیتر گاندہرپ جچہہ
راچہس براسے ہمے پیساچ اور تین دیوتاؤن کو سب سے
افضل جانتی ہین ایک برہما دوسرا بشن تیسرا مہادیو اور ان تینون کو
نائب خدا بلکہ ایک خدا کی تین خدا جانتی ہین اور پدم پوران مین لکہا ہی
کہ تین دیویان سب دیویون سی افضل ہین اور ان تینون دیوتاؤن کی
مددگار رہین ۞ ایک مہاکالی کہ مہادیو کی مددگار ہی وطن اوسکا ہنگلاج
مغرب کیطرف نزدیک کراچی بندر کی و ظہور اوسکا نگرہ اور جوالامکہی وغیرہ
اٹہتالیس کوس مین کلیسری چامنڈا تک دوسری ۞
مہالچہمی کہ بشن کی مددگار ہی وطن اوسکا بندہیاچل متصل مرزاپور کی اور ظہور
اوسکا چاندی اور سونی وغیرہ مال و دولت مین تیسری سارستی کہ برہما کی
مددگار ہی وطن اوسکا کشمیر اور ظہور بہویہ کی نزدیک نہر کی صورت مین اور کہتی
ہین کہ ان تین دیویون سی کروڑون دیویان موجود ہوی ہین اور کہتی ہین
کہ دیوی دیوتی کہاتی پیتی بہی ہین چینڈی پاٹ سی معلوم ہوتا ہی کہ چینڈی
دیوی نی شراب پی ہی اور دیوتاؤن کا پاک ہونا گناہ اور فساد اور خدا کی
نافرمانی سی شرط نہین جانتی کیونکہ بقول انکی دیوتاؤن سی ایسی بری

کام صنادر ہوئی پڑا کہ اوسنی ہر عاقل کو عار آتی ہی چنانچہ کچھہ بیان
اسکا انشاء اللہ تعالی آٹھہ باب کی چوتھی فصل مین برہما کی تعریف مین
آویگا اور مہابہارت کی آدپرب مین لکھا ہی کہ راجا اُپرچر شکار کی لئی گیا
نام کتاب ہنود ۱۲
اور جنگل مین اپنی بیوی کو یاد کیا تو اوسکی منی نکل پڑی راجا نی اوس
نطفہ کو ایک پتّی مین رکھکر باز کی ہاتھہ اپنی بیوی کی پاس بھیجا راہ مین
ایک اور باز اس پتّی کو طعمہ سمجھکر اس باز سی الجھا پتّی مین سوراخ ہو گیا راجا کا نطفہ
وہانسی نکلکر پانی مین ایک مچھلی کی موںہہ مین جا پڑا اور یہہ مچھلی ایک
اپشرہ یعنی بہشت کی عورت تھی کہ برہما کی دعا سی مچھلی بن گئی تھی الغرض
بعد دس مہینی کی ایک مچھوی نی اس مچھلی کو پکڑکر جب شکم چاک کیا ایک
لڑکا اور ایک لڑکی اوسکی پیٹ سی نکلی مچھوا اونکو راجا اُپرچر کی پاس لیگیا
راجا نی اوس لڑکیکو اپنا بیٹا بناکر رکہا اور لڑکی مچھوی کو دی او
اوس لڑکی کا نام ستوتی رکہا جب جوان ہوئی نہایت صاحب جمال اور
راست گو تھی اور اوسکی بدن سی مچھلی کی بو آتی تھی اسواسطی اوسکو مچھہ گندہ
بھی کہتی تھی اوسکی باپ نی ایک چھوٹی کشتی اوسکی حوالہ کی اور وہ
یعنے قیمہ ۱۲
مسافرونکو بدون لینی مزدوری کی دریا سی پار کیا کرتی ایکبار پراشر رکہہ
وہان آپہنچا اور اوس لڑکی پر عاشق ہوا جماع کا قصد کیا لڑکی نے کہا

کہ برہمن وغیرہ جب ہمکو اس فعل بد مین دیکھینگی کیا کہین گی پراسر نی
ایسا منتر پڑہا کہ ابر ظاہر ہوا اور اندہیرا ہوگیا اوسنی لڑکی کا ہاتہ پکڑا
لڑکی نی کہا مین کنواری ہون میری بکارت زایل ہوجاویگی تو فضیحت ہوگی
پراسر نی کہا تیری بکارت پہر بدستور ہوجاویگی اور تو بہی کچہہ اور بہی
مانگ لڑکی نی کہا میری بدن کی بدبو دور ہوجاوی پراسر نی دعا کی
اوسکی بدن سی ایسی خوشبو آنی لگی کہ ایک جوجن یعنی چار کوس تک پہنچتی تہی
پہر اوسکا نام جوجن گندہا مشہور تہا القصہ اوس مستجاب الدعوات شہوت
پرست نی اوس ستونتی سی جماع کیا اور اوسکی نطفہ سی اوسیوقت ایک
لڑکا پیدا ہوا اور جلد جوان ہوا اور جنگل کو عبادت کی لئی چلا گیا اور اپنی ماں
کہہ گیا کہ وقت مشکل کی مجکو یاد کرنا اور اوس لڑکی کا نام بید بیاس ہی یعنی
بید کو جدا جدا کرنیوالا کہتی ہین کہ بید کو چار حصّی اوسینی کیا ہی جب اوس
لڑکی سی اوس مچہوہ وغیرہ نی پوچہا کہ تیری بدن سی خوشبو کیسی آتی ہی
اوسنی کہا مینی ایک عابد مستجاب الدعوات کو دریا سی پار کیا تہا اوسنی
میری حقمین دعا کی یہہ اوسکی برکت ہی چنانچہ پہر اس لڑکی کا نام جوجن گندہا
رکہا گیا اتفاقاً ایک راجا اس لڑکی پر عاشق ہوا اور اوسکی باپ سی اوسکو
چاہا اوسنی کہا ایک شرط سی تجکو دیتا ہون کہ اسکی اولاد تیری ولیعہد ہو

راجانی یہہ منظور نہ کیا اور وزیر سی کہا کہ مناسب نہین ہی کہ میری ایک بیٹا
گنگا کی پیٹ سی موجود ہو اوسکی ہوتی ملاح کی اولاد کو حکومت اور ریاست
سپرد کرد لیکن راجا کی دلمین عشق کی آگ بدستور بہڑک رہی تہی راجا کے
بیٹی نی جو گنگا کی پیٹ سی پیدا ہوا تہا اور نام اوسکا بہیکہم تہا اسحال سی
واقف ہوکر ستونتی کی باپ کی پاس آکر اس عہد سی کہ ستونتی کی اولاد
صاحب ریاست ہو ستونتی کو ملاح سی لیکر اپنی گردن پر اوٹہا کر لایا باپ کے
حوالہ کی اوس سی دو بیٹی پیدا ہوئی راجا کی مرنیکی بعد ستونتی کا بڑا بیٹا
حاکم ہوا اوسکی بعد چہوٹا بیٹا مسند پر بیٹہا بہیکہم نی بنارس کی راجا کی دو
بیٹیونکو زبردستی سی پکڑ لاکر اوس سی بیاہ دین لیکن اوسکی اولاد نہوئی
جب مر گیا ستونتی نی بہیکہم سی کہا کہ تیری بہائی کی دو جوروین موجود
ہین تو اونسی صحبت کر تاکہ نسل باقی رہی بہیکہم نی منظور نکیا آخرش یہہ بات
ٹہری کہ ستونتی نی بید بیاس کو جنگل سی بلاکر فرمایا کہ تو اپنی بہائی کے
بیویون سی جماع کر تاکہ اولاد باقی رہی بیاس نی منظور کیا پہلی ایک
عورت کی پاس گیا اوسنی بیاس کیصورت دیکہی بال سرخ اور سیاہ
اولجہی ہوئی آنکہین مشتعل داڑہی اور مونچہین سرخ وہ عورت دہشت مین
آگئی اور آنکہین بند کرلین بیاس نی اوس سی جماع کیا اور اپنی مان سی کہا

کہ اس عورت سی لڑکا پیدا ہوگا صاحب نصیب ور آور عقلمند بادشاہ
لیکن اس عورت نی مجھکو دیکھکر آنکھین بند کرلین وہ لڑکا اندھا ہوگا چنانچہ
اوس سی راجا دہرتراشٹ پیدا ہوا کہ اندھا تھا پھر بیاس بموجب حکم ستونتی
کی دوسری عورت کی پاس گیا بیاس کی صورت سی اوس عورت کو
ایسی دہشت ہوئی کہ رنگ زرد ہوگیا بیاس نی اوس سی جماع کیا اور کہا
کہ اس عورت کا رنگ میری دہشت سی زرد ہوگیا اسکا بیٹا پانڈ یعنی سفید رنگ
زردی آمیز ہوگا اس عورت سی راجا پانڈ پیدا ہوا پھر ستونتی نی اسی
عورت کو بیاس سی جماع کروانا چاہا اس عورت نی بیاس کی ڈرانی صورت
کے خوف سی اپنی باندی کو اپنی پوشاک پہنا کر بیاس کی خدمت مین حاضر کیا
اوس باندی نی بیاس جی کی بہت تعظیم کی بیاس نی اوس سی جماع کیا اوس
سی راجا بدر پیدا ہوا ایک روز راجا پانڈ شکار کی لیے باہر گیا جنگل مین ایک
بزرگ اور اوسکی بیوی ہرن کی صورت اختیار کرکی جماع کر رہی تہی راجا
پانڈ نی اوسکی تیر مارا اوسنی راجا کی حق مین بد دعا کی کہ تو جب جماع کری ہلاک
ہوجاوی راجا پانڈ نی گھر مین آکر اپنی عورتون سی یہہ قصہ کہا اور کہا
کہ مین اب جماع نہین کرسکتا اور مینی سنا ہی کہ لاولد بہشت مین نہین جاتا
پھر اپنی جورو کنتی سی کہا کہ جسطرح ہوسکی میری لئی اولاد حاصل کر پس کنتی نی

کہین کہین سی تین بیٹی حاصل کی ایک جدہشٹر دہرم دیوتا سی سبحان الله
جو دہرم یعنی خیر و صلاح بیگالی جورو سی مشغول ہوا تو ادہرم یعنی شر و فساد کیا
کریگا دوسرا بہیم سین پون دیوتا سی تیسرا ارجن اندر دیوتا سی راجا پانڈ اس
بات سی خوش ہوا اور کہا جیسی تونی اولاد حاصل کری ہی اسیطرح مادری
کی لئی بہی اولاد حاصل کر اور مادری اسکی دوسری جورو تہی چنانچہ اوسنی
کمار دیوتا سی دو بیٹی مادری کی پیدا کئی ایک نکل دوسرا سہدیو
اور یہہ پانچ بہائی پانڈو کہلاتی ہین کہ اس دیوتت بیرت کی اولاد ہین سبحان الله
بہشت کی داخل ہونیکا یہی سبب ہے کہ اولاد ولد الزنا حاصل کری گویا انکی
دین مین بہشت کی کنجی زنا ہی اور ان پانچون کی ایک جورو تہی دروپد نام سات
سات دن ہر ایک بہائی اپنی اپنی نوبت پر اوس سی کامرانی کرتا تہا
اور اوسی کتاب کی آدپرب مین لکہا ہی کہ بہیکم اپنی ماندری یعنی سوتیلی مان
مہابہارت کا پہلا باب ١٢
ستونتی سی کہنی لگا کہ ایک عابد تہا اوسکی جورو کا نام تہا ممتا ایک روز اوس
عابد کا بہائی برہسپت دیوتا اوسکی جورو سی جماع کرنیکو آیا اوسنی کہا مجہکو تیری
بہائی سی حمل ٹہر رہا ہی اور اوسکا لڑکا جو میری پیٹ مین ہی بید پڑہتا ہی
اور ساتہی تیرا نطفہ ٹہر جاویگا برہسپت شہوہ کی غلبہ کو ضبط نکرسکا اور اوس سی
صحبت کرنی لگا جب نطفہ گرانی لگا وہ لڑکا پیٹ مین سی بولا کہ میری جگہہ کو

نے بات مت کر برشیت نے چہہ نمانا اور تخم ریزی کی اوس بچہ نے اپنا قدم
آگے بڑہا کر بچہ دان کا موںہہ بند کیا اور برشیت کا نطفہ ضایع کر دیا برشیت
خفا ہو کر کہا کہ تو نے میرا عیش تمیزہ کر دیا میں بہگوان سے چاہتا ہون
کہ تو مادرزاد اندہا ہو چنانچہ اوسکی دعا قبول ہوی لڑکا اندہا ہی پیدا ہو
سبحان اللہ ایسی زناکار شہوت پرست کی دعا ئین زنا کی وقت مین کیون
نہ قبول ہون القصہ وہ لڑکا عالم بید خوان ہوا ایک عورت صاحب
جمال اوسکو جو ردہی گوتم نام ایک بیٹا اور سوای اسکی اور کئی بیٹی او
پیدا ہوی پر اوسکی عورت اوس سے راضی تہی ایک روز خاوند نے عو
سے سبب دلگیری کا پوچہا اوسنے تنگی گذران کی بیان کی خاوند نے کہا
تو مجہکو چہہ لیون کی پاس لیچل کہ کچہہ اونسے مانگ کر تجہکو دون عورت
خفا ہوکر بولی کہ مین مانگا ہوا مال نہین چاہتی اور آج سے مین تیری گہر کا
انتظام نہین کرنے کی تو جو چاہی سو کر خاوند نے کہا آج سے مین ایسا قاعدہ
ٹہراونگا کہ کوی عورت سوای ایک خاوند کی دوسرا خاوند نکرے اور جو
کرے تو دنیا مین رسوائی اور عاقبت مین عذاب ہمیشہ کا پاوے عورت
یہہ سنکر خفا ہوئی اور لڑکونکو کہا کہ اوسکو دریا مین ڈالدو لڑکون نے اپنے
باپ کو تختہ سے باندہ کر گنگا ندی مین بہا دیا اور وہ وہان پہنچا جہان راجا بل

نہار ہا تہا راجا اوسکو اپنی گہر لیگیا اس ارادی سی کہ اوسکی جورو ئین اس نابینا سی اولاد حاصل کرین اور اپنی ایک جورو کو اسکی پاس جانیکا حکم دیا او عورت نی اندہی کی نزدیکی سی کنارہ کیا اور اپنی جگہہ دائی کو بہیج دیا اوس دائی کو اوس اندہی سی گیارہ بیٹی حاصل ہوئی اندہی نی اونکو بید پڑہایا راجا نی اپنی دوسری عورت اوس پاس بہیجی اندہی نی اوسکی بدن پر ہاتہہ رکہا اور کہا تیری ایک بیٹا زورآور پیدا ہوگا وہ عورت اوسوقت حاملہ ہوئے اور ایک لڑکا پیدا ہوا کیون نہو ایسی نیک بخت پرہیزگار کی تحین بہلا خالی جاتی ہین بہیکہم نی کہا اسطور اپنی نیک چہتری برہمنون سی پیدا ہوتی رہی اور اوسی کتاب کی آدپرب مین لکہا ہی کہ بسوامتر نی جب بہت عبادت کی اندر دیوتا ہولناک ہوا کہ مبادا یہہ شخص کثرت عبادت سی میری منزل یعنی بہشت کا راج لیلی ایک عورت اپشرہ کو بہشت سی بہیجا تا اوس عورت اپنی ناز و کرشمہ اور رقص و نغمہ سی بسوامتر کو اپنی صحبت مین مایل کیا اور عبادت سی باز رکہا جاننا چاہی کہ عبادت سی مٹانا شیطان کا کام ہی اور اوسی کتاب کی ادپرب مین لکہا ہی بشیم پاین نی راجا جنمیجہ سی کہا کہ راجا اپر چر تارک دنیا ہوکر عبادت کرنی لگا اندر دیوتا نی اوسکو طرح طرح کی باتون سی فریب دیکر عبادت سی ہٹا دیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ ایک دفعہ اندر دیوتا اور جنیدر مال دیوتا

، رن ن اہیا نام گوتم رکہہ کی بیوی پر عاشق ہوی ان دونون مین سے
ایک نی مرغ کی صورت پر بنکر آدہی رات کو آواز بانگ کی گوتم رکہہ نی جانا کہ
مرغ بولتا ہی صبح ہو گئی جلدی سی اوٹہہ کر نہانی کی لئی گنگا پر گیا گنگا نی کہا کہ ابہی
بڑی رات ہی نہانیکا وقت نہین ہوا گوتم رکہہ گہر مین آیا کیا دیکہی کہ چندرمان
دیو دروازی پر کہڑا ہوا نگہبانی کر رہا ہی اور اندر رویتا اوسکی جورو کی ساتہہ
جماع کر رہا ہی گوتم نی خفا ہو کر مرگ چہالا یعنی ہرن کی کہال چندرمان کی مارے
اور سراپ یعنی بددعا کی کہ اسکا داغ تمام عمر تیری بدن پر رہیگا اوسیوقت سیاہی کا
داغ چندرمان کی بدن پر پڑ گیا اور یہہ سیاہی کہ چاند مین نظر آتی ہی اوسکا
نشان ہی اور اندر خوف سی بہاگ گیا گوتم رکہہ نی اندر کو سراپ دیا کہ تو نی
ایک فرج کیواسطی یہہ محنت اوٹہائی تیری بدن پر ہزار فرجین ظاہر ہو جاوینگی
چنانچہ اوسیوقت اندر کی بدن پر ہزار فرج ظاہر ہو گئین اندر اوسکی شرم سی نا
پہکتالاب کی درمیان کنول کی جڑ مین جا چہپا قصہ کوتاہ بعد مدت درازی کی بشن
کی مہربانی سی وہ فرجین کہ اندر کی بدن پر تہین آنکہہ کی صورت پر بدل ہو گئین
تب اندر وہان سی باہر نکلا اور سرگ کو گیا (مراد بہشت ۱۲) مقام غور کا ہی کہ چاند ہندون کا
معبود اور اندر بقول انکی بہشت کا راجا ان دونون کی بدن پر بقول انکی
ابتک زنا کا نشان موجود ہی یعنی چاند مین سیاہی اور اندر کی ہزار آنکہہ اور چہپا

ایسی تہی کہ دونو ملکر ایک عورت سی زنا کر لی گئی معاذ اللہ جس بہشت کا
بادشاہ ایسا ہو کہ اوسکی بدن پر زنا کی شامت سی ہزار فرج کا نشان موجود ہو
تو اوس بہشت کی رہنی والون کی عیش بجزہ ہو جاوینگی اور دیوان اوم
ایک برہمن کہنی لگا کہ دہرم راجی سی کہ بقول انکی ساری جہان کا عدالتی سی
اور بعد مرنیکی ہر کسیکی اعمال کا حساب لیتا ہی کنتی راجا پانڈو کی جورو نی
بیٹا حاصل کیا جسکا نام جدشٹر ہی اور اسیواسطی اوسکو دہرم پوت کہتی
ہین ذرا انصاف کرنا چاہی کہ جب صاحب عدالت عاقبت غیر کی جورو سی
زنا کری اور اوسکی زنا کی خبر ہر خاص و عام کو معلوم ہو تو رعیت کی لوگ
زنا کو کیا برا جانینگی اور وہ صاحب عدالت زناکارون پر کیونکر مواخذہ کریگا
ذرا سوچو تو سہی کہ بقول ہندونکی اندر بہشت کا حاکم اوسنی گوتم کی جورو سی
زنا کیا دہرم راجی دوزخ کا حاکم اوسنی راجہ پانڈ کی جورو سی زنا کیا جس
دین مین عالم عقبی اور دار الجزا کا کارخانہ ایسا بگڑا ہوا ہو پہر اوس دین سی
فلاح کی امید رکہنی بیعقلی ہی اور جو ہندو یہہ کہین کہ ہاروت اور ماروت فرشتی
ایک عورت پر عاشق ہوی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اول انکی عاشق ہونیکی
روایت بعضی علما کی نزدیک معتبر نہین ہی دوسری جب اونہون نی
گناہ کیا تہا اوسوقت مین محض فرشتی نرہی تہی بلکہ بعضی صفات بشریت کی

اونکو لاحق ہوگئی تہی اور گناہ کی بعد بہت نادم ہوئی اور اسکی گناہ کی سزا
اونکو دی اب تلک بابل کی کنوئین مین قید اور سخت عذاب مین مبتلا ہین قیامت
تلک عذاب ہی مین رہینگی برخلاف تمہاری بڑی دیوتاؤن کی کہ بقول
تمہاری رنگارنگ گناہ اونسی ہوئی اور بیگانی بہو بیٹیونسی بہوگ یعنی مزی
کرتی رہی اور کبہی پشیمان نہوئی دیوتا کیا اگر اونکو سانڈ کہو تو بجا ہی فصل
تیسری بیچ بیان کتابون آسمانی کی ہم یقین رکہتی ہین اسبات پر کہ
یعنی پیغمبرون پر حقتعالی کیطرف سی لوگون کی ہدایت کی لئی کتابین نازل
ہوئین کہ وہ خاص اللہ کی کلام ہین اونمین سی چار کتابین مشہور ہین توریت
حضرت موسی علیہ السلام پر نازل ہوئی زبور حضرت داود علیہ السلام پر
انجیل حضرت عیسی علیہ السلام پر قرآن شریف حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم پر مگر جب سی قرآن شریف اوترا پچہلی کتابون پر چلنی کی حاجت
نرہی اب یہہ خدای تعالی کا حکم ہی کہ ہر کوئی اپنی چال وچلن بموجب حکم
قرآن شریف کی رکہی اور ہندؤن کی نزدیک کتاب آسمانی چارون بید
ہین مہابہارت مین لکہا ہی کہ بید کو چار حصہ بیاس نی کردیا ہی اور بعضی
کہتی ہین کہ چارون بید برہما کی چارون منہہ سی نکلی ہین اور برہما کی چار
منہہ ہونیکا سبب اس باب کی چوتہی فصل مین لکہا ہی اب سنا چاہئی

کہ قرآن شریف مین اتنی کچھہ خوبیان اور مطالب ہین کہ بیان مین نہین
آسکتی پر بطور مختصر کی یہان بیان کرتا ہون پہلی خوبی یہہ کہ مقتضای
عقل کا یہی ہی کہ جو کتاب آسمانی بندون پر ایسی زبان مین ہو کہ وہ زبان
دنیا مین بولی جاتی ہو اور جو نبی اوس کتاب کو لاوی اوسکی اور اوسکی قوم
کی بولی خاص وہی زبان ہو کہ جسمین وہ کتاب اوتری تا کہ لوگون پر خدا
تعالی کا الزام پورا ہو سو یہہ صفت قرآن مجید مین موجود ہی نہ یہہ کہ ایسی زبان
ہو کہ اب وہ ساری عالم مین کسیکی بولی نہین ہی جیسی ہندؤن کی بید کہ اوسکو
کتاب آسمانی کہتی ہین اور ایسی بولی مین ہین کہ وہ کسی بشر کی کلام نہین ہی
بلکہ بڑی بڑی پنڈتون سی کوئی ہزار مین ایک ہوگا کہ بید کی معنی سمجھتا ہوگا دوسری
خوبی عقلاً یہہ بات ثابت ہی کہ جو شخص کتاب آسمانی بندون پر لیکی آوی
چاہی کہ اچھی صفتون سی موصوف اور بری کامون سی بچنی والا ہو سو حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم جنکی ہاتھہ سی ہمکو قرآن شریف پہنچا ہی ایسی
ہی تھی چنانچہ اسکا بیان انشاء اللہ تعالی اسباب کی چوتھی فصل مین ہوگا
نہ یہہ کہ وہ شخص فاسق اور نفسانی ہو چنانچہ برہما کہ ہندو اوسکو حامل کتاب
آسمانی جانتی ہین اور اوسکا فاسق اور نفسانی ہونا انہین کی دین سے
ثابت ہی چنانچہ اسکا بیان بہی اسی باب کی چوتھی فصل مین آویگا انشاء اللہ تعالی

تیسری خوبی لازم ہی کہ جو خبرین غیب کی اور اصل اصول دین کی کتاب
آسمانی سی ثابت ہون اونمین اختلاف نہو ورنہ کلام الٰہی پر کذب لازم آویگا
سو قرآن شریف کی کسی خبر مین اور اصول دین مین باہم اختلاف نہین ہے
نہ یہہ کہ اوسکی اخبار اور اصول مین بڑا اختلاف ہو جیسی ہندؤن کی چہہ شاستر
کہ بقول انکی بید سی نکلی ہین اور انکی اخبار اور اصول دین مین اختلاف عظیم
ہی کہ بیان اوسکا اسباب کی پانچوین اور ساتوین فصل مین ہوگا انشاء اللہ تعالیٰ
اور کچہہ حال اختلاف کا اسباب کی پہلی فصل سی معلوم ہو چکا ہی چوتہی
خوبی مناسب ہی کہ کتاب آسمانی بر سبیل عموم ساری جہان مین پہیلجاوی
سو قرآن شریف اس کثرت سی جہان مین پہیلا ہوا ہی کہ کوئی بستی اہل اسلام کی
ایسی نہو گی کہ جسمین دو چار قرآن شریف نہ نکلینگی نہ یہہ کہ ہزار تلاش اور تردد
کسی پرگنہ مین ملی ملی نہ ملی جیسی ہندؤنکی بید شاید بنارس مین موجود ہونگی
اور کہین پتا نہین لگتا پانچوین خوبی جب تلک خدا پاک کو اوس کتاب
آسمانی کا حکم عالم مین جاری رکہنا ہو چاہی کہ اوتنی مدت تک ابداوحق سی وہ
کتاب تحریف سی محفوظ رہی اور عالم سی گم نہو جاوی سو قرآن مجید کا حکم خدا پاک کو
قیامت تلک باقی رکہنا منظور ہی قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ حضرت کی
وقت سی ابتلک صدہا اور ہزارہا اور لکہہا حافظ قرآن مجید کی عالم مین موجود ہین

اور اس مقام مین ایک اور بات ہی کہ قرآن مجید کی صداقت اور حضرت کی
پیغمبری کی حق ہونی پر دلیل روشن ہی اور وہ یہہ ہی کہ حق تعالی نی فرمایا
وَاِنَّا لَهُ لَحَافِظُوْنَ یعنی ہم اس قرآن کی حفاظت آپ کرنیوالی ہین
سو یہہ پیشین گوئی ظاہر ہوئی کہ قرآن مجید ایسا محفوظ رہا ہی کہ مشرق سے
مغرب تک جتنی نسخہ قرآن مجید کی موجود ہین سب ہین وہی الفاظ موجود
ہین کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سی اصحابونکو پہنچی تہی کسیمین زیر و زبر کا بہی
اختلاف نہین ہی اور جب کہین سی کچہہ غلطی ظاہر ہوتی ہی تو فی الفور حافظ
اور عالم اوسکو نکال دیتی ہین نہ یہہ کہ حامل کتاب سی اوسکی پہنچی ہین شک ہو
جیسی ہندؤن کی بید کہ معلوم نہین کسکی کلام ہین اور کسکی ہاتہہ سی پہنچی اور
ساری جہانمین ایک بہی حافظ اونکا ایسا نہین ہی جسکی زبان پر یاد ہون
اور اسمقام مین اگر ہندو یہہ کہین کہ بید خدا کی کلام قدیم ہین اور برہما سی ہمکو
پہنچی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تم لوگ تواریخ کی بہت کچی ہو تمہاری
روایت کی حفاظت بالکل نہین ہی اور ہماری روایت کی حفاظت کی لئی
ایک علم جدا مقرر ہی چنانچہ اسکا بیان چوتہی باب مین آویگا انشاء اللہ تعالے
اس سی یہہ بہی شک ہوتا ہی کہ خدا جانی برہما اصل مین کچہہ وجود رکہتا ہے
یا یون ہی تمہاری بڑون کی وہم اور خیال بندی ہی اور اس بید کے

ایک دلیل آنحضرت کی پیغمبری کی قرآن کی محفوظ رہنی مین اور بیان احوال بیود کا اور یہ کہ بید کا اور برہما کا ہندوؤن والی کہتی ہین کہ ہمارے یہان نہین پہنچی

بابت خود تمہاری بعضی شاستر اس قول کی برخلاف کہتی ہین چنانچہ
منو شاستر مین ہی کہ برہما نی بید ونکو آگ اور ہوا اور سورج سی حاصل کیا
اب ذرا انصاف کرو کہ بموجب اس قول کی بید خدا کا کلام اور قدیم کہان
رہا چھٹی خوبی باوجود رنگینی عبارت اور اسلوبی قوانین علم صرف اور نحو
اور بیان کی جو شبہہ سی خالی ہی اور طرح طرح کی مضمون اوسمین ہین چنانچہ
جتنی علم دین کے ہین فقہ اور اصول اور تصوف اور اخلاق اور علم کلام وغیرہ
سب قرآن ہی سی نکلی ہین بلکہ سوای انکی جتنی علم دنیا مین ہین سب کا
اصل قرآن مین پایا جاتا ہی لیکن سمجھنی کو عقل سلیم اور فہم مستقیم چاہی اور
کچھہ بیان اسبات کا انشاء اللہ تعالی اسی باب کی چوتھی فصل مین ہوگا ساتوین
خوبی لایق ہی کہ اوس کلام مین بہت اللہ کی تعریف اور توحید کا بیان ہو
چنانچہ قرآن شریف مین جابجا توحید کی خوبی اور شرک کی برائی کا بیان ہی
نہ یہہ کہ اوس کلام کی مضمون یعنی اللہ کے تعطیل اور غیرونکی تعریف بہت نکلی
ہندون کی بید اسکی توحید کا بیان اوسمین کم ہی بلکہ بعضی شاستر کہ بید سی نکلے
ہین اونسی اللہ کا خالق ہونا ثابت نہین بلکہ معطل (بیکار ہونا) ہونا ثابت ہی چنانچہ
باب کی ساتوین فصل سی معلوم ہوگا اور سوای اللہ کی دوسرونکی تعریف
بہت سی موجود ہی اور گایتری کہ انکی نزدیک ساری بیدونکا خلاصہ ہی

منتروں سی افضل ہی اسواسطی اوسکو مول منتر کہتی ہین سو اوسمین اللہ کا
ذکر ہی نہین ہی بلکہ سورج ہی کا ذکر ہی اور اوسکا مضمون بہی خراب اور بعض معانی
توحید کی ہی چنانچہ گائیتری کی تعریف اور اوسکی معنی کا بیان انشاء اللہ تعالیٰ
دوسری باب کی پہلی فصل مین ہوگا واللہ اعلم بالصواب **فصل چوتھی**
بیچ بیان اون شخصون کی جو اللہ تعالیٰ کی عبادت کی راہ تبلاتی ہین اور اونکی
وسیلہ سی ہر کوئی اپنی بہتر کو پہنچتا ہی اور اونکی متابعت بدون کسیکو نجات نہین حاصل
ہوتی جاننا چاہئی کہ جو چیزین کہ زمین پر ہین سب اللہ تعالیٰ کی واسطی فائدہ انسان کی بنائی ہین
اور انسانکو اسواسطی بنایا ہی کہ اپنی سعادت حاصل کری اور سعادت ہمیشہ کی آسکی کیا ہی
کی آرام مین رہنا اور ہمیشہ کی دکھہ سی بچنا اور یہہ بات اوسوقت حاصل ہو
کہ اپنی مالک اور پیدا کرنیوالی کو پہچان کر اوسکی رضامندی اور نارضامندی کی
کام جانکر اوسکی حکم کا تابع رہی اوسکی رضامندگی کی کام کری اور نارضامندی کی
کام سو بچی سو ہر کسیکو چاہئی کہ ایسی شخص کو جس سی اسکی رضامندی
اور نارضامندی کی باتین معلوم ہون تلاش کرکی اپنا اوستاد و مرشد بناوی
اور جو زمانہ حال مین ایسا شخص نہ ملی تو اس زمانہ سی پہلی جو کوئی ایسا شخص گذرا ہو
اوسکا کلام معتبر کتابون اور معتبر آدمیون کی زبانون سی دریافت کرکی اوسکی
متابعت کری پر ایسی شخص کی تلاش اور شناخت مین خوب فکر اور غور کرنا چاہیی

کیونکہ فرمائی لبا ابلیس آدم روی ہست ٭ پس بہر دستی نباید
داد دست ٭ سو ایسی شخص کی شناخت بموجب اعتقاد ہم مسلمانون کی
یون ہی کہ اللہ صاحب نے اپنی بندون کی بہتری کیواسطی اور اپنی رضامندی
اور نارضامندی کی باتین بتلانی کیواسطی انہین آدمیون مین سی ایسی شخص
مقرر کئی ہین کہ وہ لوگ اللہ کی بہت مقبول ہین اور اونکا مرتبہ اللہ کی
نزدیک ساری مخلوقات سی زیادہ ہی اور اللہ تعالی نی اپنی پیغام اونکی
زبانی بندون پر بہیجی ہین اسواسطی اونکو پیغامبر اور نبی اور رسول کہتی
ہین اور وہ لوگ ایسی نیک اور خوش اخلاق ہوتی ہین کہ اونسی کبہی
تمام عمر مین برا کام نہین صادر ہوتا اور طمع اور حرص سی بالکل پاک ہوتی
ہین نہ کبہی جہوٹہہ بولین نہ کسی سی مکر اور فریب کرین نہ کسی پر ظلم کرین
ایک لقمہ کی چوری بہی اونسی ہونی درست نہین غرض اونسی قصداً کوئی
گناہ نہین ہوتا کیونکہ اگر پیغمبر بری کام کرنی لگین تو اورونکو بری کامون سی
کسطرح ہٹاوین اور لوگ اونکی بات کا اعتبار کسطرح کرین بدکار اور مکار کی
بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا پہر وہ اللہ کی رسول لوگونسی فرماتی ہین کہ ہمکو
اللہ تعالی نے تمہاری طرف بہیجا ہی ہم تمکو سعادت کی راہ بتلانی والی ہین تم
ہماری متابعت کرو اور نہین تو ہمیشہ دوزخ کی آگ مین جلوگی پہر جب لوگ

اونکی پیغمبر ہونی پر کوئی نشان مانگتی ہین تو اللہ تعالی اونکی سچی کرنیکو
اونکی ہاتھہ سی بعضی ایسی کام ظاہر کردیتا ہی جو اللہ کی عادت کی برخلاف ہوتی
ہین جیسی کہ پتھر لکڑی کا گویا کر دینا اور دو تین سیر اناج سی سیکڑون آدمیونکا
پیٹ بہر دینا اور بعضی خبرین غیب کی تبلا دینی اور اونگلیون سی پانیکا
نالا چلا دینا علی ہذا القیاس اور باتین ظاہر ہو جاتی ہین اور ایسا کام جو پیغمبر کے
ہاتھہ پر ظاہر ہوتا ہی تو اوسکو معجزہ کہتی ہین سو پیغمبر جہان مین لی شمار ہوئے
ہین گنتی اونکی اللہ خوب جانتا ہی سب سی پہلی حضرت آدم علیہ السلام کہ
سب آدمی اونہین کی اولاد ہین اور سب سے پیچھی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ
علیہ وسلم لیکن روح پاک آپکی سب سے پہلی پیدا ہوئی مکہ معظمہ مین حضرت پیدا
ہوئی جب اونکی عمر چالیس برسکی ہوئی اللہ تعالی نی حضرت جبرئیل
فرشتہ اونپر بہیجا اوس روز سی پیغمبری ہوئی قرآن شریف اوترنا شروع ہوا
پہر تیرہ برس مکہ مین رہی وہان ہی معراج ہوئی حضرت جبرئیل براق واسطے
سواری حضرت کی لیکر آئی حضرت کو سوار کرکی مسجد اقصی مین لیگئی اور
وہانسی ساتون آسمانون پر تشریف لیگئی عرش کرسی سب کچہہ دیکہا
بہشت دوزخ کی بہی سیر کی اوس رات مین بڑی بڑی نعمتین خدا نے
دین پہر جب حضرت ترپن برسکی ہوئی خدا کی حکم سی مدینہ شریف کو تشریف

گیئی دس برس وہان رہی وہان ہی انتقال ہوا قبر شریف وہان ہی جاکر
آپکی بیچ بین حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا عبد اللہ بیٹا عبد المطلب
کا عبد المطلب بیٹا ہاشم کا ہاشم بیٹا عبد المناف کا تریسٹھ برس کی
آپکی عمر ہوئی اللہ تعالی نی پیغمبری آپ پر ختم کری اب قیامت تلک حضرت
ہی کا دین اللہ تعالی کی جناب مین مقبول ہی پچہلی دین سب منسوخ ہو گئے
ایکدفعہ حضرت عیسی علیہ السلام کہ اب آسمان پر ہین دنیا مین تشریف
لاوینگی حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی دین پر ہونگی اور حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی ہاتہہ سی بہت معجزی ظاہر ہوئی چند
معجزات کا ذکر یہان کیا جاتا ہی کتاب استغفار مین لکہا ہی کہ حضرت
ابو نعیم رحمۃ اللہ محدث نی اپنی کتاب دلائل النبوۃ مین حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ ایک بار رات کو مکہ کی بت پرست سردار
جیسی ابو جہل ابن ہشام اور عاص بن وایل اور اسود بن مطلب وغیرہ
جمع ہو کر حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی پاس آئی اور کہا کہ اگر تو سچا
پیغمبر ہی تو چاند کو دو ٹکڑی کرکی ہمین دکہا دی پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم
نی دعا مانگی چاند کی دو ٹکڑی ہو گئی اور پہر مل گئی اور حضرت امام احمد حنبل
اپنی کتاب مین عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سی روایت کرتی ہین

منسوخ کی معنی یہہ ہین کہ رد ہو گئی بلکہ اون پر عمل کرنا موقوف ہوا یعنی جو باتین پچہلی دینون کی اس دین کے مخالف ہین ابہ اوسپر عمل موقوف ہوا اور یہہ اختلاف احکام اور اصول دین مین نہین ہی بلکہ اعمال اور فروع مین ہوتا ہی ۱۲ منہ عفی عنہ

کہ پیغمبر صاحب کی سامنی چاند کی دو ٹکڑی ہوئی مکہ کی بت پرستون نے
دیکہا اور کہنی لگی کہ اگر اس شخص نی جادو کیا ہی تو ہماری ہی اوپر کیا ہوگا
نہ کہ ساری جہان پر پس باہر سی جو مسافر لوگ آوین اونسی پوچہنا چاہی
پہر جب مسافر لوگ آئی انہون نی اس واقعہ کی دیکہنی کی گواہی دے
اور اس معجزی کی روایت اور بہی بہت سی محدثون نی مثل حضرت
امام بخاری و مسلم وغیرہ نی بہت سی اصحابون سی بیان کی ہی اور اس
معجزی کی خبر خدای تعالی نی قرآن مجید مین بہی دی ہی اون نی دیکہو
کیواسطی جنکی نزدیک قیامت کا قایم ہونا اور آسمان کا پہٹ جانا محال تہا
جیسی فرمایا اللہ تعالی نی اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ وَاِنْ يَّرَوْا
اٰيَةً يُّعْرِضُوْا وَيَقُوْلُوْا سِحْرٌ مُّسْتَمِرٌّ یعنی قیامت نزدیک پہنچی اور
اگر تمکو شک ہو کہ آسمان کیونکر پہٹ جاویگا دیکہو چاند پہٹ گیا اور یہ بیدین
یہہ حال ہی کہ اگر کوئی نشانی دیکہتی ہین تو ٹال جاتی ہین اور کہتی ہین
کہ جادو ہی قدیم اور حضرت امام مسلم نی حضرت ابن عباس اور حضرت سلمہ
صحابیونسی روایت کی ہی کہ حنین کی لڑائی مین جب بت پرست ہود یونکا
ازدحام اور ہجوم ہوا اور مسلمانون پر وی ٹوٹ پڑی اور ہزار دلی ہی تہی
تو پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم نی ایک مٹھی خاک کی اوٹہا کر اونکی

کیطرف پہنچی تو کوئی اونمین ایسا باقی نرہا کہ جسکی آنکہونمین خاک نہ پہونچی اور اونہون نے ہزیمت فاش اوٹہائی اور شکست کہائی اور مشکوۃ شریف اور روضۃ الاحباب و معارج النبوۃ وغیرہ کتابونمین لکہاہی کہ ایکدفعہ عرب کے بہت سی کافر جمع ہو کر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتہہ لڑائی کرنیکو مدینہ منورہ پر چڑہ کر آئی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے سلمان فارسی رضی اللہ عنہ اصحابی کی مشورہ سی حکم فرمایا کہ اپنی اور اونکی فوجکی بیچ ایک خندق کہودی جاوے پس حضرت کی اصحاب خندق کہودنی لگی اور حضرت باوجود اوس عظمت اور شان کے آپ بہی یارونکی ساتہہ خندق کی کہودنی مین شریک تہی ناگہان ایک جگہہ خندق میں ایک سخت پتہر ظاہر ہوا کہ لوگ اوسکی توڑنی سی عاجز ہوئی یہہ حال حضرت کی خدمت مین عرض کیا گیا حضرت نے اپنی ہاتہہ مبارک سی اوسپر سابل مارا وہ پتہر چور ہو کر ریت بن گیا اور حضرت کی پیٹ پر بسبب غلبہ بہوک کی پتہر بندہا ہوا تہا کسواسطی کہ اوس ہنگامہ مین بہادرونکو تین دن سی روٹی کہانیکا اتفاق نہین ہوا تہا حضرت جابر رضی اللہ عنہ کہتی ہین کہ مینی حضرت کی بہوک کا حال دریافت کر کی اپنی گہر آکر ایک بزغالہ ذبح کیا اور میری بیوی نی بقدر چار سیر کی جو کہ اوتنی ہی موجود تہی پیسا اور مینی حضرت کی خدمت مین حاضر ہو کر آہستہ آپ سی عرض کیا کہ اتنا کچہہ سامان ضیافت کا میری

معجزہ

گھر ہی آپ اور کئی اصحاب آپکی ساتھہ میرے گھر تشریف لیچلین حضرت نی آواز
بلند فرمایا کہ ای خندق والو جابر نی تمہاری مہمانی کی ہی جلد آؤ اور یہہ بہی فرمایا
کہ جب تلک مین تمہارے گھر نہ آؤن ہنڈیا کو چولہی سی نیچی نہ اوتاریو اور روٹی
مت پکائیو پہر حضرت ہمارے گھر تشریف لائی اور گندہی ہوئی آٹی مین اور گوشت
کی ہنڈیا مین اپنی موںہہ مبارک کا لعاب ڈالا اور برکت کی دعا فرمائی اور
روٹیان پکانی کا حکم دیا اور حضرت اپنی ہاتہہ مبارک سی روٹی تندور سی نکالکر
گوشت اور شوربی مین ملاکر لوگونکو کہلاتی تہی یہانتک کہ ہزار بہوکہون نی
پیٹ بہرکی کہایا اور حضرت کی ارشاد سی ہمنی بہی کہایا اور ہمسایونکو بہی
تقسیم کیا اور کتاب مشکوۃ شریف مین حضرت جابر اصحابی رضی سی روایت ہے
کہ جنگ حدیبیہ کی دن لوگ پیاسی ہوئی اور حضرت کی پاس ایک برتن
پانیکا تہا حضرت نی اوس سی وضو کیا اصحاب حضرت کیطرف جہکی اور عرض
کیا کہ ہم پاس پانی نہین جس سی وضو کرین اور پئین مگر یہی پانی کہ آپکی
خدمت مین موجود ہی پہر حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی اپنا ہاتہہ مبارک
اوس برتن مین ڈالا پہر حضرت کی اونگلیون سی پانیکی نہرین جاری ہوئین
وہ پانی ہمنی پیا اور اوس سی وضو کیا کسی نی حضرت جابر رضہ سی پوچہا کہ
تم اوسدن کتنی تہی حضرت جابر نی کہا کہ اگر لاکہہ ہوتی تو سیر ہو جاتی لیکن

اوسدن ہم پندرہ سو آدمی ہی اور روضۃ الاحباب اور مدارج اور معارج النبوۃ
وغیرہ مین لکہا ہی کہ ایک اعرابی یعنی گنوار جنگل سی ایک گوہ پکڑ کی لایا راہ
مین بہت لوگونکا مجمع دیکہا اور پوچہا کہ یہہ لوگ کون ہین اور کیون جمع
ہوئی ہین لوگون نی بتلایا کہ محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبداللہ کا دعوی
پیغمبری کا کررہا ہی لوگ اوسپر جمع ہوئی ہین اعرابی نی اوس جماعت
مین داخل ہوکر حضرت سی کہا کہ قسم ہی لات اور عزی کی کہ تجہسی زیادہ
بہوٹا اور میرا دشمن کوئی نہین حضرت عمر نی چاہا کہ اوسکو گوشمالی کرین حضرت
نی فرمایا کہ ای عمر درجہ حلم کا درجہ نبوت سی نزدیک ہی پہر حضرت نی فرمایا ای
بردباشت ۱۲ پیغمبری ۱۲
اعرابی قسم ہی خدا کی کہ مین زمین اور آسمان مین امانت دار ہون اور
آدمیون اور فرشتونکی نزدیک سرآ گیا ہون خداسی ڈر اور بتون کے
پرستش کو چہوڑ اور اللہ صاحب کی وحدانیت اور میری پیغمبری کو مان
اعرابی نی کہا قسم ہی لات اور عزی کی کہ مین تجہپر ایمان نہین لاتا جبتک
یہہ گوہ تجہپر ایمان نہ لاوی اور گوہ کو حضرت کی آگی چہوڑ دیا گوہ بہاگنی لگی
حضرت نی فرمایا ای گوہ آگی آ گوہ ہٹ آئی پہر حضرت نی فرمایا ای گوہ گوہ نی
خوش آوازی سی کہا لبیک وسعدیک حضرت نی فرمایا تو کسکی بندگی کرتی ہی
لبیک حاضر ہون ۱۲
بولی اوس اللہ کی بندگی کرتی ہون جسکا عرش ہی آسمان مین اور اوسکی

حکومت ہی زمین مین اور بہشت مین اوسکی رحمت ہی اور دوزخ مین اوسکا
عذاب ہی حضرت نی فرمایا مین کون ہون بولی تو رسول ہی پروردگار عالمیانکا
اور خاتم ہی پیغمبرونکا جو کوئی تمکو سچا جانی نجات پاوی اور جو کوئی تمکو
جہوٹہلاوی دوزخ مین مبتلا ہو اعرابی گوہ کی زبانی یہہ باتین سنکر حیران ہوا
اور کہا مین اور کوئی دلیل اور معجزہ نہین مانگتا یعنی مجہی اتنی ہی بات سی
آپکی سچی ہونیکا یقین ہوگیا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ
وانک عبدہ ورسولہ اور کہا قسم ہی اللہ کی یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
جب مین آیا تہا اوسوقت آپسی زیادہ میرا کوئی دشمن نہ تہا اب مین تمکو
اپنی کان اور آنکہہ اور مان اور باپ اور اولاد سی زیادہ دوست رکہتا ہون
حضرت نی فرمایا الحمد للہ اور مشکوۃ وغیرہ مین لکہا ہی کہ حضرت امام بخاری نی
حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی نقل کیا ہی کہ حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام
ایک ستون مسجد سی کہ کہجور کی لکڑیکا تہا تکیہ لگا کر خطبہ فرمایا کرتی تہی جب
حضرت کی لئی منبر تیار کیا گیا حضرت منبر پر تشریف لائی وہ ستون ایسا
چلانی لگا گویا ابہی پہٹ جاتا ہی جناب ختم المرسلین علیہ الصلوۃ والسلام
منبر سی اوتری اور اوس ستونکو اپنی بدن مبارک سی لگایا تب وہ ستون
اسطرح رونی لگا جیسی چہوٹا لڑکا روتا ہو اور کوئی اوسکو رونی سی چپ کیا ہو

اور وہ روتا رہی آخر وہ ستون خاموش ہوا حضرت سید الانبیا علیہ السلام
نی فرمایا کہ یہہ ستون اسد کا ذکر سنا کرتا تہا اوسکی غم سی رونی لگا تہا
اور روضۃ الاحباب و مدارج النبوۃ مین لکہا ہی کہ حضرت عقیل حضرت علی
کی بہائی نی بیان کیا کہ مین ایک سفر مین پیغمبر خدا صلی اسد علیہ وسلم کی سات تہا
تہا ۲ دو سفر سنگ مین مینی حضرت کی کئی معجزی دیکہی ایک یہہ کہ مین پیاسا تہا
حضرت سی پیاس کا حال ذکر کیا آپ نی فرمایا کہ جا اور اوس پہاڑ سی کہہ کہ پیغمبر
صلی اسد علیہ وسلم کہتا ہی مجکو پانی دی مینی بموجب فرمودہ حضرت کی عمل کیا
پہاڑ مجہسی بات کرنی لگا اور کہا پیغمبر صلی اسد علیہ وسلم کی خدمت مین
عرض کر کہ مجکو جب سی یہہ بات معلوم ہوئی ہی کہ حقتعالی نی فرمایا ہی کہ
ڈرو دوزخ سی جسکا ایندہن آدمی اور پتہر ہین مین اتنا رویا ہون کہ مجہہ مین
پانی باقی نہین رہا ۲ دوسرا یہہ کہ اوسدن حضرت نی چاہا کہ قضای حاجت
کرین اور کوئی آڑ نہی وہانسی دو درخت دور تہی حضرت نی اون درختونکو فرمایا
کہ تم مجکو چہپا لو درخت گنبد کی مانند جمع ہوئی حضرت اوس پردہ مین قضای
حاجت کو گئی ۳ تیسرا یہہ کہ ہم ایک مقام پر پہنچی ناگاہ ایک اونٹ دوڑتا ہوا آیا اور حضرت
کی آگی دو زانو ہو کر کہنی لگا الامان الامان اور اوسکی پیچہی سی ایک اعرابی
تلوار کہینچی ہوئی آیا حضرت نی فرمایا ای اعرابی تو اس بیچارہ سی کیا چاہتا ہی

کہا ای رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس اونٹ کو میں نے اس لئی خرید اہی کہ میرا
کام کری اور مجکو اس سی نفع ہو اب یہہ میری نافرمانی کرتا ہی مین نے یہ قصد
کیا ہی کہ اسکو ذبح کر کی اسکی گوشت سی نفع پکڑون حضرت نے اونٹ سی
فرمایا تو کیون باغی ہوا ہی اونٹ نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
مین کچہہ اسواسطی اسکی نافرمانی نہین کرتا جو اسکا کام نکرون بلکہ مینی سنا ہے
کہ آپ نی فرمایا ہی کہ جو کوئی عشا کی نماز نہ ادا کری اوسکو اللہ کا عذاب پہنچی اور
یہہ اعرابی معہ اپنی قوم کی عشا کی نماز نہین پڑہتی مین اسواسطی بہاگتا
ہون کہ مبادا انکی شامت سی مجہی بہی عذاب پہنچی حضرت نی فرمایا کہ ای
اعرابی ایسا ہی ہی جو یہہ کہتا ہی عرض کیا کہ ایسا ہی ہی پر مینی عہد کیا کہ یہہ
رات کی نماز مین سستی نکرونگا اور اپنی قوم کو بہی تاکید کرونگا اس سی پیچہی
اونٹ اوسکا فرمان بردار ہوا اور معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین
لکہا ہی کہ ایکدفعہ حضرت نے کئی سنگریزہ زمین سی اپنی ہاتہہ مین لی سنگریزہ اللہ کی پاکی
بیان کرنی لگی اسطرحکی آواز سی جیسی زنبور عسل کی آواز ہوتی ہی جب حضرت نے سنگریزونکو
زمین پر رکہدیا چپ ہو گئی پہر اونکو اوٹہا کر حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی ہاتہہ
مین رکہدیا اوسیطرح سی تسبیح کرنی لگی پہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی پہر حضرت عثمان رضی اللہ
عنہ کی ہاتہہ مین رکہدیا اوسیطرح تسبیح کرتی تہی اور ایک روایت مین آیا ہی کہ حضرت

مرتضی علی رضی اللہ عنہ بھی وہان حاضر تھی اونکی ہاتھہ مین بھی سنگریزون نی تسبیح کی
اسطور پر کہ سبحان اللہ والحمد للہ ابوذر رضی اللہ عنہ نی بموجب حکم حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے
سنگریزونکو اپنی ہاتھہ مین اوٹھایا سنگریزون نے تسبیح نکی ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی
علیہ وسلم کیا ہوا کہ سنگریزی انکی ہاتھون مین تسبیح بولتی تھی میری ہاتھہ مین
خاموش ہین حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ای ابوذر تو چاہتا ہی خلفاے
راشدین کی برابر ہو یہہ نہین ہوسکتا اور معارج النبوۃ وغیرہ مین لکہا ہے
کہ حضرت بریدہ رضی اللہ عنہ بن حصیب نے بیان کیا کہ ایک اعرابی نی حضرت
کی خدمت مین حاضر ہوکر عرض کیا کہ یا رسول اللہ مین آپکی خدمت مین مسلمان
ہوکر آیا ہون پر مجکو ایک معجزہ دکہلائی تاکہ میرا یقین زیادہ ہو حضرت صلی اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا تو کیا معجزہ چاہتا ہی عرض کیا کہ اس درخت کو بلائی آپنے
فرمایا کہ جا اور میری زبانی درخت کو پیغام پہنچا کر بلا لا اعرابی درخت پاس گیا
اور کہا کہ اللہ کا رسول علیہ السلام تجکو بلاتا ہی درخت اپنی رگ و ریشہ کو
زمین سی کہینچکر حضرت کیطرف روانہ ہوا اور خدمت فیضدرجت مین
حاضر ہوکر کہا السلام علیک یا رسول اللہ اعرابی نی کہا بس مجھے اتنا ہی معجزہ
کفایت کرتا ہی پہر بموجب حکم حضرت کی وہ درخت اپنی اوسی جگہہ پر جا رہا
اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ طایف کی مہم مین حضرت پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم

اونٹ پر سوار ہوئی چلی جاتی تہی ایک بیری کی درخت پر پہنچی جسمین
کانٹی بہت تہی اور اوسوقت حضرت کی آنکہین خواب آلودہ تہین جب درخت
کی قریب ہوئی وہ درخت بیچ سی پہٹ کر آدہا ایکطرف اور آدہا دوسری طرف
ہو گیا اور حضرت کا اونٹ سلامتی سی اوسمین گوگذر گیا کہتی ہین کہ وہ درخت
ابتلک اوسیطرح دوپارہ ہوا کہڑا ہی اور اوسکو سدرۃ النبی یعنی نبی صاحب کی بیری
کہتی ہین اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نی بیان کیا کہ مین بہت بہوکہا
تہا حضرت نی میرا حال دیکہکو مجہی اپنی گہر بلا کر ایک دودہ کی پیالہ سی تمام اہل صفہ
کو شکم سیر کیا پہر مجہی پیٹ بہر کی پلایا پہر حضرت نی آپ پیا اور حضرت ابن عباس
رضی اللہ عنہ نی بیان کیا کہ ایک عورت اپنی لڑکیکو حضرت کی خدمت مین
لائی اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میرا بیٹا صبح اور شام کو
دیوانہ بن جاتا ہی حضرت نی اپنا ہاتہہ مبارک اوسکی سینہ پر لگایا اور دعا کی
تو اوس بچہ کو قی آئی اور مانند سگ بچہ سیاہ کی اوسکی اندر سی نکلا
اور چلا گیا لڑکا تندرست ہوا اور سوا اسکی اور معجزات کا حال جسکو دریافت
کرنا ہو کتب سیر اور حدیث کو مطالعہ کری اور سب سی بڑا معجزہ حضرت کی
پیغمبری کا گواہ قرآن مجید کلام الٓہی ہی کہ باوجودیکہ عرب مین شاعر بڑی فصیح
تہی اور وہ لوگ اپنی زبان آوری مین اپنی مقابلہ مین ساری جہان کو

عجم یعنی گونگا کہتی ہین اور اونہین سی بہت لوگ بسبب بغض اور عداوت
اور کبر کی تمنا رکہتی تہی کہ کسیطرح حضرت کو جہوٹہہ کا الزام دین اور اونہون
نی ماری غیرت کی حضرت کی دشمنی مین اپنی مال اور جانین تلف کین جب
حضرت نی قرآن شریف کی مقابلہ مین ایک سورت اونکی تصنیف مانگی
اور یہہ بہی فرمایا کہ تم سی ہرگز نہین آوی گی سو اون سی نہ بن آئی اور
اونکی سب فصاحت اور شاعری اسجگہہ گم ہوئی اور ایک سورت کی کہنی
سی عاجز ہو گئی چنانچہ فرمایا ہی حق سبحانہ و تعالی نی سورہ بقر کی تیسری رکوع مین
وَإِنْ كُنْتُمْ فِي رَيْبٍ مِمَّا نَزَّلْنَا عَلَى عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِنْ مِثْلِهِ وَادْعُوا
شُهَدَاءَكُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ یعنی ای لوگو اور اگر تم ہو
شک مین اس کلام سی جو اوتارا ہمنی اپنی بندی پر تو لی آؤ ایک سورہ
اس قسم کی اور بلاؤ جنکو حاضر کرتی ہو اللہ کی سوا اگر تم سچی ہو اور اس
آگی یون فرمایا فَإِنْ لَمْ تَفْعَلُوا وَلَنْ تَفْعَلُوا فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِي وَقُودُهَا
النَّاسُ وَالْحِجَارَةُ أُعِدَّتْ لِلْكَافِرِينَ ۝ یعنی پہر اگر نکرو اور ہرگز نکرو گی تو بچو
سی جسکا ایندہن ہین آدمی اور پتہر تیار ہی منکروں کیواسطی اور سورہ یونس
کی چوتہی رکوع مین یون فرمایا أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِسُورَةٍ
مِثْلِهِ وَادْعُوا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ

یعنی کیا لوگ کہتی ہین یہہ بنا لایا تو کہہ تم لی آو ایک سورۃ ایسی اور پکارو
جسکو پکار سکو اللہ کی سوا اگر تم سچی ہو اور سورہ ہود کی دوسری رکوع مین یون فرمایا
أَمْ يَقُولُونَ افْتَرَاهُ قُلْ فَأْتُوا بِعَشْرِ سُوَرٍ مِثْلِهِ مُفْتَرَيَاتٍ وَادْعُوا
مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُونِ اللَّهِ إِنْ كُنْتُمْ صَادِقِينَ ۞ فَإِلَّمْ
يَسْتَجِيبُوا لَكُمْ فَاعْلَمُوا أَنَّمَا أُنْزِلَ بِعِلْمِ اللَّهِ وَأَنْ لَا إِلَٰهَ
إِلَّا هُوَ فَهَلْ أَنْتُمْ مُسْلِمُونَ یعنی کیا کہتی ہین باندہ لایا ہی اسکو تو کہہ تم لی
آو ایک دس سورتین ایسی باندہ کر اور پکارو جسکو پکار سکو اللہ کی سوا اگر ہو تم
سچی پہر اگر نکرین تمہارا کہنا تو جان لو کہ یہہ تو اترا ہی اللہ کی خبر سی اور کوئی حاکم نہین سوا
اسکی پہر اب تم حکم مانتی ہو اور سورہ بنی اسرائیل کی دسوین رکوع مین یون فرمایا قُلْ لَئِنِ
اجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ هَٰذَا الْقُرْآنِ
لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ ظَهِيرًا یعنی کہہ کہ اگر جمع
ہووین آدمی اور جن اسپر کہ لاوین ایسا قرآن نہ لاوینگی ایسا اور پڑی
مدد کرین ایک کی ایک دیکہو یہہ آیتین قرآن مجید کی حضرت کی تصدیق
نبوۃ اور قرآن مجید کی کلام الہی ہونی پر کیسی دلیل قاطع ہین یعنی معاذ اللہ
اگر فرضاً پیغمبر خدا علیہ الصلوۃ و السلام پیغمبری کی دعوی مین جہوٹی ہوتی
تو صدہا شاعر فصیح کی سامنی کبہی یون نہ کہتی کہ اس قرآن کی مانند دس سورتین

یا ایک سورة تم سی اور تمہاری شاہدین اور مددگار دن سی تمام جن اور
آدمیون سی نہ بن سکینگی کیونکہ جہوٹا مدعی جانتا ہی کہ جیسا مین آدمی ہون
ایسی ہی اور لوگ ہین اگر یہہ کہونگا کہ اس کلام کی مانند کلام ہی بن ہرگز نہ
آویگا تو شاید کوئی شخص اسکی مقابلہ مین ایسا ہی کلام کہہ لاوی تو مین
شرمندہ ہوجاؤن غرض بہر صورت جہوٹی آدمی سی ایسا دعوی ہرگز
نہین ہوسکتا چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم صادق تہی اور یہہ کلام بیشک
اللہ کا کلام تہا اسواسطی چار مقام مین قرآن شریف سی صاف ظاہر ہی
کہ ایسا کلام کوئی نہین کہہ سکتا سو کوئی نہ کہہ سکا اور جاننا چاہی کہ حضرت
کی وقت سی ابتلک ہر زمانہ مین دین اسلام کی دشمن بہت ہوتی رہی
اور اس زمانہ مین پادری لوگ دن رات اسی فکر مین رہتی ہین کہ
کسی وجہہ سی دین مسلمانی کو باطل ٹہرادین اور اس کام کیواسطی طرح
طرح کی علوم اور زبان عربی کو بخوبی سیکہتی ہین کسیوقت مین قرآن
شریف کی مانند کسی نی دو تین سطر کی عبارت بہی نہین لکہی اور نیز ظاہر ہی
کہ بیان خال وخط اور قد و بالا اور ناز و ادا اور شادی وغم اور ہجر اور وصل
(قد ۱۲ — خوشی ۱۲ — جدائی ۱۲ ملاپ ۱۲)
اور شراب اور کباب اور بزم و رزم اور باغ اور صحرا وغیرہ مضامین جسمین
(مجلس ۱۲ جنگ ۱۲)
فصاحت اور بلاغت اور صنایع اور بدایع اور معانی اور بیان سکے
(عمدہ کلامی ۱۲ — کاملیت ۱۲ — [illegible] ۱۲ — نادر باتین ۱۲ — نام علم ۱۲ — نام علم ۱۲)

گنجایش بہت ہوا کرتی ہی سو قرآن شریف مین نہین ہی اور جہوٹہ اور
مبالغہ شاعرانہ سی بالکل خالی ہی بلکہ مبدا اور معاد کی صفات اور حالات
اور قوانین عبادات اور معاملات اور بیان اخلاق مہلکات اور منجیات
وغیرہ سراپا دانائی کی باتون کی بیان مین ہی جیسی فرمایا حق تعالی نی
وَلَقَدْ صَرَّفْنَا لِلنَّاسِ فِي هَٰذَا الْقُرْآنِ مِنْ كُلِّ مَثَلٍ
فَأَبَىٰ أَكْثَرُ النَّاسِ إِلَّا كُفُورًا یعنی اور پہیر پہیر سمجہایا ہمنی لوگون کو
اس قرآن مین ہر کہاوت سو نہین رہتی بہت نی ناشکری کی اور باوجود
اسکی خوبی اور رنگینی عبارت کی اور رعایت قواعد علم بیان اور معنی بہی
اوسمین ہی پر آدمی منصف غور کرنیوالا چاہی تاکہ ان دلایل مین فکر کرکے
اور قرآن شریف کی مضامین اور عبارات کو سمجہہ کی قرآن شریف
کلام الہی ہونیکو اور حضرت کی نبی برحق ہونیکو عقل سی سمجہی کہ عقل سلیم کی
نزدیک اسباب مین ایک ذرہ بہر بہی شبہہ اور شک نہین ہی اور
اگر کوئی اس سی بہی نہ ہدایت پاوی تو کم بخت ازلی ہی اور حضرت
محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم کی اخلاق اور اعمال بہت پسندیدہ
اور برگزیدہ تہی کہ اونکی پیغمبر ہونی پر دلیل قاطع اور برہان ساطع ہین از انجملہ
مشکوۃ شریف مین لکہا ہی کہ حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ مین

دس برس تک نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت کی اتنی عرصہ مین کبہی مجکو
اُف نہین فرمایا اور نہ کبہی فرمایا کہ تو نی یہہ کام کیون کیا اور نہ فرمایا کہ
تو نی یہہ کام کیون نہین کیا ایضًا اور انہین سی روایت ہی کہ مین آٹھہ
(یعنے یہہ بہی مشکوۃ شریف مین ہی ۱۲)
برس کی عمر مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوا دس
برس مینی حضرت کی خدمت کی کبہی کسی چیز کی ضایع ہونی پر حضرت نی
مجہی ملامت نہین کی اور اگر کوئی آپ کی گہر والون سی مجہی ملامت کرتا
تو حضرت فرماتی کہ چہوڑ و اسکو ملامت نکرو جو کچہہ تقدیر مین ہی وہی ہوتا
ایضًا اور انہین سی روایت ہی کہ جناب رسول صلی اللہ علیہ وسلم
(یعنے مشکوۃ مین ۱۲)
ایسی خوش اخلاق تہی کہ اگر مدینہ کی لوگون کی ایک باندی ہی آپکا ہاتہہ پکڑ لیتی
تو جہان وہ چاہتی حضرت اوسکی ساتہہ چلی جاتی ایضًا اور انہین سے
(مشکوۃ مین ۱۲)
ہی کہ ایک شخص نی نبی صلی اللہ علیہ وسلم سی بکریان مانگین اسقدر کہ
درمیان دو پہاڑون کی تہین حضرت نی وہ سب بکریان اوسکو بخشدین
پہر وہ شخص اپنی قوم مین گیا اور جاکر کہا کہ ای میری قوم مسلمان ہوجاؤ
قسم ہی اللہ کی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بہت کچہہ دیتا ہی کہ فقیر ہوجانی
سی نہین ڈرتا ایضًا اور حضرت جابر رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ
رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی کبہی کسی سوالی کو صاف جواب نہین دیا

نے مرفت لا نہ زبان مبارکش ہرگز مگر باشہد ان لا الہ الا اللہ ❊ ایضاً
اور حضرت انس رضی اللہ عنہ روایت کرتی ہین کہ ایک دفعہ مین جناب رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کی ساتھ چلا جاتا تھا اور حضرت پر موٹی کناری والی چادر
تھی اتنی مین ایک گنوار وہان آپہنچا اوسنی حضرت کی چادر مبارک کو پکڑ
کر حضرت کو اسقدر سختی سی کھینچا کہ حضرت اوسکی سینہ تلک آگئی یہانتک
کہ مینی دیکھا اوس چادر کا کنارہ حضرت کی گردن کی کنارہ مین چبھ گیا
اور اوسکا نشان پڑ گیا تھا پھر وہ کہنی لگا کہ ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم یہہ مال
کہ تیری پاس ہی تیرا نہین اور تیری باپ کا نہین اللہ کا ہی اسمین سی مجکو
دلوا پھر حضرت نی اوسکیطرف دیکھا اور ہنسی اور اوسکا سوال بھی پورا
کردیا ایضاً اور حضرت ابو ہریرہ سی روایت ہی کہ کسینی کہا یا رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم کافرون پر بددعا کرو آپ نی فرمایا کہ مجکو اللہ نی برا کہنی
کیواسطی پیغمبر نہین بنایا بلکہ مجکو لوگون کیواسطی رحمت بھیجا ہی ایضاً اور
بی بی عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کسیکو گالی
نہ دیتی اور بازارون مین نہ چلاتی اور اگر کوئی حضرت سی بدی کرتا اوسی بدلہ
نہ لیتی معاف کردیتی ایضاً اور حضرت انس سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم ایسی متوکل تھی کہ اپنی نفس کیواسطی کچھہ ذخیرہ نرکھتی تھی ایضاً

اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سی روایت ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
نی فرمایا ای عائشہ اگر مین چاہون سونی کی پہاڑ میری ساتہہ چلین میری
پاس آیا دراز قد فرشتہ کہ کمر اوسکی کعبہ کی برابر تہی آیا اور اوسنی کہا کہ تمہارا
رب تمکو سلام فرماتا ہی اور فرماتا ہی کہ اگر چاہو تو پیغمبر بندہ اور اگر چاہو تو تم
پادشاہ سو مینی حضرت جبرئیل علیہ السلام کیطرف دیکہا یعنی بطور مشورہ لینی
کی پس جبرئیل نی میریطرف اشارہ کیا کہ پست کرو نفس اپنا یعنی بندگی اور فقیری
اختیار کرو پس کہا مینی کہ ہونگا مین پیغمبر بندہ حضرت عائشہ کہتی ہین کہ بعد اوسکی
سی پیچہی پہر کبہی حضرت نی تکیہ لگا کر کہانا نہین کہایا اور فرماتی کہ مین کہانا
کہاتا ہون جیسی کہ بندی کہایا کرتی ہین اور بیٹہتا ہون جیسی بندی بیٹہا
کرتی ہین ایضا اور حضرت مرتضی علی رضی اللہ عنہ سی روایت ہی کہ ایک
یہودی عالم کی کچہہ دینار حضرت پیغمبر صاحب صلی اللہ علیہ وسلم پر قرض
تہی سو اوسنی حضرت پر تقاضا کیا آپ نی فرمایا ای یہودی اسوقت میری
پاس کچہہ نہین ہی کہ تجکو دون یہودی نی کہا ای محمد جب تلک تو میرا
قرض نہین ادا کریگا مین تجہسی جدا نہین ہونیکا آپ نی فرمایا خیر مین تیری
پاس بیٹہا رہونگا سو حضرت اوسکی پاس بیٹہی رہی پہر نماز پڑہی حضرت نی
ظہر اور عصر اور مغرب اور عشا اور صبح کی یعنی اوتنی مدت تلک اوسی جگہہ

ہی ساتھہ رہی اور حضرت کی یار اوس یہودی کو جہڑکتی تہی حضرت کو صحابہ
کی یہہ حرکت پسند نہ آئی اصحاب نی عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم
بہلا ایک یہودی آپکو روکی رکہی اور نکلنی نہ دی پہر حضرت نی فرمایا کہ مجکو
میری پروردگار نی منع فرمایا ہی اس سی کہ ظلم کرون کسی پر پہر جب صبح
ہوئی اوس یہودی نی کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و اشہد انک رسول اللہ
یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ تحقیق نہین بندگی کسیکے سوا
اسکی اور گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ بیشک تم اسکی بہیجی ہوئی ہو
اور کہا کہ میرا آدہا مال تصدق ہی راہ خدا مین سنیے ہو مینی جو آپ سی گستاخی
کی ہی صرف اسواسطی کی ہی کہ دریافت کرون آپ کی تعریف جو توریت
مین ہی اور وہ تعریف یہہ ہی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم بیٹا عبد اللہ کا پیدا یش
اوسکی مکہ مین اور اوسکی ہجرت گاہ مدینہ منورہ اور ملک یعنی عظمت اور
شوکت اوسکی شام کی ملک مین نہین ہی محمد بد زبان اور نہ سخت دل اور
نہ چلانیوالا بازارون مین نہ وضع اختیار کرنیوالا فحش کے اور نہ بیہودہ
بات کہنی والا پہر کہا اشہد ان لا الہ الا اللہ و انک رسول اللہ یعنی بلا شبہہ
اسکی سوا کوئی معبود نہین اور بلا شبہہ تم اسکی رسول ہو اور
کہا یہہ میرا مال ہی بموجب حکم اللہ کی جہان اسکا خرچ کرنا مناسب ہو وہان

خرچ کرو ایضاً اور حضرت ابن مسعود صحابی روایت کرتی ہین کہ جناب
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم بوری پر سوئی ہوئی تہی جب اوٹہی تو آپ کی
بدن مبارک پر بوریا جیہہ کر نشان پڑگیا تہا ابن مسعود نی عرض کیا کہ یا
رسول اللہ کیا خوب ہوتا اگر آپ ہمکو فرماتی کہ ہم آپ کی لیی نرم فرش بچہاوین
اور اچہی کپڑی بنادین حضرت نی فرمایا مجہی دنیا سی کیا کام ہی مجہی دنیا سی
اتنی غرض ہی جیسی کسی سوار نی ایکدرخت کی نیچی کچہہ آرام پکڑا اور سوار ہوتی
کہڑا رہا پس چلدیا اور درخت کو چہوڑ گیا ایضاً اور حضرت ابوامامہ صحابی سی
روایت ہی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نی فرمایا کہ مجکو میری پروردگار
نی فرمایا کہ اگر توچاہی تو تیری لئی بطحا مکہ کو سونا کردون پس مینی عرض کیا
کہ ای پروردگار مین یہہ نہین چاہتا ہون مین اتنی خواہش رکہتا ہون
کہ ایک روز شکم سیر ہون اور ایک روز بہوکہا رہون پہر جب بہوکہا ہون
تیری آگی عاجزی کرون اور تجکو یاد کرون اور جب شکم سیر ہون تیرا شکر
ادا کرون استمام مین حضرت کی اخلاق مین سی بہت ہی تہوڑا بیان
ہوا ہی جسکو زیادہ دریافت کرنا ہو مدارج النبوۃ اور شمایل ترمذی وغیرہ کتب
تواریخ اور حدیث سی دریافت کری کہ حضرت کی کیا نیک اخلاق تہی جیسی
کہا ہی شاعر نی فرد جمع اوصاف تیری ذات ہی؛ آپکی ہر بات کی کیا بات ہی

اور اسیواسطی فرمایا ہی حق تعالی نی وَاِنَّکَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ یعنی
ای محمد صلی اللہ علیہ وسلم تو بڑی خلق پر پیدا ہوا ہی اور حضرت عائشہ رضی اللہ
عنہا فرماتی ہین کہ حضرت کا خلق قرآن ہی یعنی جو کچھہ قرآن مجید مین ہی وہ
بالطبع حضرت کی اخلاق ہین سبحان اللہ فرد وصف خلق کسی کہ قرآن آیت
خلق را وصف اوچہ امکان است اور پیغمبرون سی نیچی دین کی راہ بتلانیوالے
پیغمبرونکی نایب ہوتی ہین اگرچہ اونکا گناہون سی بالکل پاک ہونا شرط نہین
لیکن پہر بہی اونکی افعال اور اخلاق بہت ہی نیک ہوتی ہین اور اگر اونسی
کوئی بڑا گناہ صادر ہو تو اللہ تعالی جلد توبہ نصیب کرتا ہی چنانچہ آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم کی نائب اوسوقت سی آجتک جہان مین موجود رہی ہین
اونمین سب سے افضل اور اشرف وہ لوگ ہین کہ حضرت کی اہلبیت اور اصحاب
ہین جنہون نی با ایمان حضرت کو دیکہا اور اونسی اوترکر تابعین ہین کہ جنہون
نی با ایمان اصحابون کو دیکہا اور اونسی اوترکر تبع تابعین ہین جنہون نے
با ایمان تابعین کو دیکہا اور اونسی اوترکر علماء اور اولیاء اور صلحاء ہین
کہ جنکی گنتی ہزارون اور لاکہون سی کم نہین اور ان نایبونکی اخلاق اور
افعال ایسی اچھی ہین کہ جنکی بیان سی دل اور جان کو لذت حاصل
ہوتی ہی اور اونمین بہتونکی ہاتہہ سی خرق عادات بہی ظاہر ہوئی ہین چنانچہ

اسمقام مین کلی از ہزار واندکی از بسیار یعنی اخلاق اور خرق عادات
بزرگون کی بیان ہوتی ہین روضۃ الاحباب اور دوسری کتب تواریخ اور
احادیث مین لکہا ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم ایکدفعہ لشکر کا سامان کرتی
تہی حضرت عمر رضی اللہ عنہ اپنا آدہا مال حضرت کی خدمت مین لی آئی حضرت
لی پوچہا کہ گہر والون کی واسطی کیا چہوڑ آیا اونہون لی عرض کیا کہ آدہا
مال اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنا سارا ہی مال اوٹہالائی حضرت
لی پوچہا کہ گہر کی لوگون کے واسطی کیا چہوڑ آیا ہے انہون لی عرض کیا
کہ اللہ اور رسول اور کیمیاء سعادت مین لکہا ہی کہ ایک روز ایک غلام لی
حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو دودہ لاکر پلایا پیچہی سی معلوم ہوا کہ وجہ حلال
سی نہتا حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ لی حلق مین اونگلی ڈالکر
قی کرکی تمام دودہ نکالدیا اور کہا کہ بار خدایا جو کچہہ کہ میری رگون مین باقی
رہگیا ہو اوس سی تیری پناہ پکڑتا ہون اور صواعق محرقہ وغیرہ کتابون مین
لکہا ہی کہ حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ لی اپنی خلافت کی دنون مین ایک
شخص کو کہ نام اوسکا ساریہ تہا ایک لشکر کا سردار بنا کر کسیطرف کو روانہ
کیا تہا اور وہ بزرگ ایکروز اپنی فوجکی ساتہہ عجم کی ملک مین کافرون کے
غلبہ سی بہاگ چلا تہا اور اوسوقت مین حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ

مدینہ منورہ مین منبر پر خطبہ فرما رہی تہی حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کو یہہ حال
کشف سی معلوم ہوا خطبہ ہی کی درمیان فرمانی لگی یا ساریۃ الجبل یعنی ای
ساریہ پہاڑ کیطرف ہو کر اپنی آپ کو قایم رکہہ ساریہ نی حضرت عمر رضی اللہ
تعالی عنہ کی آواز وہانسی سُنی اور خبردار ہو گیا اور پہاڑ کو اپنی پشت پر لیکر
مضبوط ہوا اور کافرونکو بہگا دیا اور اوسی کتاب مین نقل کیا ہی کہ مصر مین
دستور تہا کہ ایک کنواری لڑکیکو واسطی نذر بہینٹ دریای نیل کی بناو
سنگار کر کی دریا مین ڈال دیا کرتی تہی تو دریا جاری ہوا کرتا تہا جب وہان
حکومت اسلام کی ہوئی حضرت عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ نی کہ حاکم
اوس شہر کی تہی اس رسم بد کو موقوف کروایا دریا بالکل خشک ہو رہا وہان کی
رہنی والون نی جلاوطن ہونیکا ارادہ کیا حضرت عمرو بن عاص نی یہہ سب
حال حضرت عمر رضی اللہ تعالی عنہ کی خدمت مین لکہہ بہیجا حضرت عمر رضی اللہ
عنہ نی اوسکی جواب مین حضرت عمرو بن عاص کو خط لکہا کہ تمنی اس رسم کو
موقوف کیا اچہا کیا اور ایک رقعہ چہوٹا سا لکہہ کر اوس خط مین ملفوف
کر کی لکہا کہ اس رقعہ کو دریای نیل مین ڈالدینا اور مضمون اوس رقعہ کا
یہہ تہا کہ رقعہ اللہ کی بندی امیر المومنین عمر کا دریای نیل کیطرف اما بعد
اگر تو اپنی آپ سی جاری تہا تو اب جاری نہین ہونیکا اور اگر تجہکو اللہ جاری

کرتا تہا تو مین مانگتا ہون اسد واحد قہار سی کہ تجکو جاری کردی عمرو بن عاص نی
اوس رقعہ کو دریا مین ڈالا اسد تعالی نی دریای نیل کو جاری کردیا تب سی
وہ رسم بد اوس شہر سی موقوف ہوئی اور کتب تواریخ مین لکہا ہی کہ ایکدن
حضرت عثمان رضی اسد عنہ ایک قبر پر کہری ہوکی اسقدر روئی کہ داڑہی
مبارک تر ہوگئی رفیقون نی پوچہا کہ آپ کبہی بہشت دوزخ کی ڈرسی اتنا نہین
روی جتنا آج روئی ہین اسکا کیا سبب ہی آپنی فرمایا کہ مینی حضرت رسول کریم
صلی اسد علیہ وسلم سی سنا ہی کہ پہلی منزل عاقبت کی قبر ہی جسکو اسمین
آرام رہا باقی منزلین اوسپر آسان ہوئین اور جسکو اسمین تکلیف رہی باقی
منزلین تکلیف سی گذرین تو پہلی منزل مین سب منزلونکا غم ہوتا ہی اور
لکہا ہی کہ حضرت عثمان رضی اسد عنہ چاشت کیوقت اکثر اوقات مسجد نبوی
مین زمین پر سوتی جب اوٹہتی تو سنگریزون کی نشان آپکی بدن پر پڑجاتی
اور حضرت شیخ سعدی رحمۃ اسد علیہ بوستان مین لکہتی ہین کہ ایک دفعہ
ایسا گلی مین نادانستہ حضرت عمر رضی اسد عنہ کا پانو ایک کنگال کی پانو پر
گیا اوسنی خفا ہوکر کہا کہ تو اندہا ہی حضرت عمر رضی اسد عنہ نی فرمایا کہ مین
اندہا تو نہین مگر بہول گیا ہون تو مجہکو معاف کردی اور اوسی کتاب
مین لکہا ہی کہ ایک شخص نی حضرت علی رضی اسد عنہ سی ایک مسئلہ پوچہا

آپ نے اوسکا جواب فرمایا اوس مجلس مین ایک شخص نے کہا کہ یہہ مسئلہ
یون نہین ہی جسطرح آپ فرماتی سو آپ نے فرمایا جو تجھی اچہا معلوم ہی
کہدی اوس شخص نے خوب مسئلہ بیان کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے
فرمایا کہ مین بہول گیا تہا یہہ سچ کہتا ہی اور صواعق محرقہ مین لکھا ہی کہ
حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ نے حضرت ضرار بن حمزہ سی کہا کہ حضرت علی
رضی اللہ عنہ کا وصف مجسی بیان کرو حضرت ضرار نے اول اس بات سی عذر
کیا جب حضرت معاویہ نے قسم دی تو یون بیان کرنے لگی کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ
بڑی بزرگ اور متقی ہہی بڑی قوت والی تہی قول اونکا افضل تہا حاکم اور عادل
تہی علم اونکی اطراف سی رواں تہا بات اونکی حکمت کی تہی دنیا اور اوسکی
زینتون سی بیزار تہی اونکی آنکہون سی بہت آنسو جاری رہتی تہی تدبر اور تفکر
کیا کرتی تہی روکہی سوکہی روٹی اور موٹی کپڑی پر قناعت کرتی تہی اپنی
تئین ایک ادنی آدمی سمجھتی تہی جو کچھہ ہم پوچہتی اوسکا جواب دیتی اگر ہم اونکو
بلاتی تو اجابت کرتی اہل دین کی تعظیم کرتی مسکینون سی قرب رکہتی قول
باطل کی تابع نہوتی کوئی ناتوان اونکی عدل سی نا امید نہوتا اور مینی اونکو
اندہیری رات مین تنہا دیکہا ہی کہ اپنا ہاتہہ داڑہی مین ملتی تہی اور غم سی
روتی تہی اور فرماتی تہی کہ اے دنیا مین تجہپر نہ بہولونگا تیرا فریب نہ کہاونگا

پہر غریب اور رونکو دی تو مجہی شوق رکہتی ہی مین تجہی بیزار ہون کہان
ہو سکتا ہی کہ مین تجہی محبت رکہون میری محبت ہو لی تجہی بعید ہی مینی تجکو
تین طلاقین بائن دین کہ پہر رجوع نکرونگا عمر تیری چہوٹی ہی اور خوف تیرا بہت
ہی ہای ہای توشہ کم اور سفر دراز اور راہ کا خوف یہہ باتین سنکر حضرت
معاویہ رو پڑی اور کہنی لگی خدا تعالی ابو الحسن پر رحمت کری کہ واللہ وہ اہل
ہی تہی اور جو تمنی کہا سچ ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ نی فرمایا کہ مجہی شرم آتی ہی اس سی کہ اپنی پروردگار سی ملون
ایسی حال مین کہ اپنی پروردگار کی گہر کیطرف پا پیادہ نگیا ہون اسواسطے
حضرت ممدوح نی پچیس ۲۵ حج پا پیادہ ہو کر کئی حالانکہ سواریان آپ کی ساتہ
چلتی تہین اور اوسی کتاب مین ابو نعیم سی روایت کی ہی کہ حضرت امام حسن
رضی اللہ عنہ نی دو بار اپنا سارا ہی مال اللہ کی نام پر دیدیا اور تین مرتبہ اپنا
آدہا مال اللہ کے نام پر بانٹ دیا مثلاً اگر دو جوتیان یا دو موزہ ہوتی تو ایک اللہ
کی نام پر دیدیتی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ ایک بوڑہیا نی حضرت
امام حسن اور امام حسین اور عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ تعالی عنہم کی ضیافت کی
حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ نی ہزار دینار سونی کی اور ہزار بکریان اوسکو بہا
بخشین اور اتنا ہی انعام حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نی اسکو دیا اور حضرت

عبد الله رضی الله عنہ نے دو ہزار دینار اور دو ہزار بکریان اوسکو بخشین اور
تواریخ کی کتابون سے ظاہر ہی کہ یزید پلید جب خلیفۂ ناحق بن گیا اوسنے چاہا کہ حضرت
امام حسین رضی الله عنہ مجسے بیعت کرین اور میری متابعت اختیار کرین فرزند
رسول علیہ السلام نے جانا کہ اس فاسق نالایق سے بیعت کرلی برخلاف طریقہ
رسول مقبول صلی الله علیہ وسلم کی ہی پس اوسکی بیعت سے انکار کیا اور اسی
سبب سے اپنی جان عزیز الله کی راہ مین قربان کی اور شدت پیاس کی اور
طرح طرح کی سختیان اوٹھا کر معہ اکثر صاحبزادونکی شہید ہوئی پر اوس نابکار کی
متابعت اختیار نکی سبحان الله حوصلہ ہو تو ایسا ہو اور حضرت ابن حجر مکی شافعی
رحمۃ الله علیہ اپنی کتاب قلاید العقیان (یعنے زر ۱۲) فی مناقب الامام ابیحنیفۃ النعمان مین لکھتی
ہین کہ حضرت مِسعَر نے کہا کہ حضرت ابو حنیفہ رضی الله عنہ جب کبھی اپنی بال
بچون کی لئی کچھہ کہانا یا کپڑا خریدتے تو پہلے اوس سے اوسیقدر علماء کو بہی دیتے
اور اوسی کتاب مین لکھا ہی کہ حسن بن زیاد نے کہا کہ قسم ہی خدا کی کہ حضرت
امام ابو حنیفہ رضی الله عنہ نے کبہی امیرون اور بادشاہونکا ہدیہ قبول نہین کیا
اور ایکدفعہ حضرت امام نے کچھہ کپڑا واسطے بیچنے کی اپنی تجارت کی شریک پاس
بہیجا اوسمین ایک تہان عیب دار تہا آپنی کہلا بہیجا کہ خریدار سے اس تہانکا
عیب ظاہر کر کی بیچیو تقدیر الہی سے وہ شخص اوس تہان کا عیب بیان کرنا

بھول کیا اور سب اسباب بیچ دیا جب حضرت امام کو اسحال کی خبر ہوئی آپ
قیمت کو اپنی خرچ مین لانا گوارا نہ کر کہا قیمت اور نفع اوسکا سب بقدر جسکی
اوس تنہ کی تہا تہا جو نکو دیدیا اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت امام ابو حنیفہ
چالیس برس تک عشا کی وضو سی فجر کی نماز پڑہی اور اکثر راتون مین ایسا
اتفاق ہوتا کہ ایک رکعت نماز مین سارا قرآن شریف ختم کرتی اور اوسمین اسقدر
رقت ہوتی کہ اونکی رونی کی آواز ہمسایہ سنکر اونکی حال پر ترس کہاتی
اور یہہ بہی روایت ہی کہ جسجگہہ مین امام مرحوم کی وفات ہوئی آپنی اوسجگہہ
مین سات ہزار قرآن ختم کئی تہی اور مولانا جامی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب
نفحات الانس مین لکہتی ہین کہ حضرت قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی
رضی اللہ عنہ کی والدہ شریفہ فاطمہ بیٹی ابو عبد اللہ کی فرماتی ہین کہ جب
میرا بیٹا عبد القادر پیدا ہوا ہی اوسنی رمضان شریف کی دنون مین کبہی
دودہ نہین پیا کہتی ہین کہ ایک دفعہ رمضان کا چاند بادل کی سبب سی
دکہائی نہین دیا تہا لوگون نی حضرت محبوب سبحانی کی ماسی رمضان کی
چاند کا حال پوچہا اونہون نی فرمایا کہ آج عبد القادر نی دودہ نہین پیا
پہر خبر کو معلوم ہوا کہ وہ دن رمضان کا ہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی
کہ حضرت شیخ عبد القادر نی فرمایا کہ لڑکپن مین عرفہ کی دن مین گائی چرانی

جنگل مین گیا اوس گای نی میری طرف منہہ کر کی کہا ای عبدالقادر خدا تعالی
نی تجہی اس کام کیواسطی نہین بنایا اور اسکام کا حکم نہین دیا مین یہہ سنکر ڈرا
اور پلٹ کر اپنی گہر کی کوٹہی پر چڑہ گیا دیکہتا ہون کہ حاجی عرفات مین مجکو
نظر آتی ہین مینی اپنی والدہ سی عرض کیا کہ مجہی اللہ تعالی کی عبادت کی لئی
چہوڑا اور اجازت دی کہ بغداد مین جاکر علم پڑہون اور نیکون کی زیارت کرون
مان نی اسکا سبب پوچہا مینی احوال ظاہر کیا مان روئی اور چالیس دینار میری
خرچ کی لئی میری جامہ مین سی دئی اور مجکو رخصت کیا اور مجہی عہد لیا کہ
جہوٹ کبہی مت بولیو مین قافلہ سی ملکر بغداد کو چلا راہ مین ساٹہہ سوارونکا
ڈاکا قافلہ پر پڑا ایک سوار نی مجہی پوچہا ای فقیر تجہہ پاس کیا ہی مینی کہا چالیس
دینار بولا کہان ہین مینی کہا میری جامہ مین بغل کی نیچی سی ہوئی ہین وہ
سمجہا کہ مجہی مسخری کرتا ہی چلا گیا دوسری نی اسیطور پر پوچہا مینی سچ سچ
کہدیا اون دونو سوارون نی میرا حال اپنی امیر سی ظاہر کیا امیر نی مجکو
بلاکر اوسیطرح پوچہا مینی وہی جواب دیا پہر میرا جامہ پہاڑ کر دیکہا جو
کہا تہا وہی پایا مجہی اس سچ بولنی کا سبب پوچہا مینی کہا میری مان نی
مجہی سچ بولنی کا عہد لیا ہی مین اپنی عہد مین خیانت نہین کرتا یہہ سنکر
قزاقونکا سردار رونی لگا اور کہا کہ مین کئی برس سی اپنی پروردگار کی عہد

مین خیانت کرتا ہون اور اوس سردار نی میری ہاتہہ پر رہزنی اور قزاقی
سی توبہ کی اور اوسکی سب ساتہہ والون نی بہی میری ہاتہہ پر توبہ کی
اور کیمیا سعادت مین لکہا ہی کہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ ایسی
زاہد تہی کہ گلیون مین سی کہجور کی گٹہلیان اوٹہاکر اپنی غذا کرلی اور چہوٹی
چہوٹی دہجیان گری پڑی اوٹہاکر پاک کرکر اپنی کپڑی بنا لیتی اور کتاب محبوب
الابرار مین لکہا ہی کہ حضرت بابا فرید شکر گنج قدس اللہ سرہ العزیز چالیس
رات تک ایک کوئین مین اولٹی ہوکر لٹکی عشاء کی نماز پڑہ کر لٹکتی فجر کی نماز
سی پہلی باہر آجاتی اور مینی کسی سی سُنا ہی کہ اسکا سبب یہہ تہا کہ ایک رات
آپ تہجد کیوقت سوتی رہگئی اور اوس روز کی نماز وتر قضا ہوگئی اپنی
نفس کو سُستی کی یہہ سزا دی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی کہ حضرت بابا فرید
کری کی درختون کی نیچی عبادت کیا کرتی اور غذا آپکی کریکا پہل تہا جسکو ڈیلا
کہتی ہین اور یہہ بہی پیٹ بہر کر نہ کہاتی تہی اور اوسی کتاب مین لکہا ہی
کہ حضرت ابو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ جب جذبہ کی حالت مین آگئی
تو اوس بیہوشی مین آپ کی موچہین اندازہ شرعی سی زیادہ ہوگئی تہین
حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ نی ایکبار آپکی داڑہی
پکڑ کر موچہین کتر ڈالین حضرت ابو علی صاحب اپنی داڑہی کو چوما کرتی اور

فرمائی کہ یہہ میری داڑہی شرع شریف کی راہ مین پکڑی گئی ہی اور سنا گیا ہی
کہ ایک شخص جی پور کی راجا کا لی پاکٹ بہاگ کر دلّی مین مولانا شاہ عبد العزیز
رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت مین پہنچا اور کہنی لگا کہ ہمیشہ آسمان اور زمین کی بیچ مین
ایک جہاز سا مجکو نظر آتا ہی مولانا نی فرمایا کہ اسکی تعبیر یہہ ہی کہ یہہ تخت بہشت کا
ہی تو مسلمان ہو تو یہہ تجکو نصیب ہووی وہ شخص اوسیوقت مشرف باسلام ہوا
اور سنا ہی کہ حضرت مولانا محمد اسمعیل شہید دہلوی کہ جناب حضرت سید احمد صاحب
کی رفاقت مین کافروں سی جہاد کر رہی تہی باوجودیکہ مولانا ممدوح وزیر اعظم سید
صاحب کی تہی بعضی وقت اپنی گہوڑی کی لئی آپ جنگل سی گہانس لایا کرتی تہی
اور کبہی لشکر کی اونٹوں کی تہیلی اپنی ہاتہہ سی بند ہواتی اور کبہی لنگر کی بہٹیون
مین اپنی ہاتہہ سی لکڑیان چیر کر ڈالتی مولانا ممدوح بہت ہی بی تکلف رہتی اور
ایسا ہی حال جناب سید احمد صاحب کا تہا اور ایک روز مولانا قطب الدین صاحب
سلمہ اللہ تعالی نی فرمایا کہ ایکدفعہ جناب مولانا عبد الحی صاحب مرحوم کشتی مین
سوار تہی اور اونکی بیوی اوسی کشتی کی بیچ گاڑی مین بیٹہی ہوئی تہین جب نماز کا
وقت آیا مولانا ممدوح نی نماز پڑہی بیویسی کہا کہ تم بہی نماز پڑہو بیوی صاحبہ نی
فرمایا مینی بہی گاڑی مین جسطرح مجسی ہو سکی نماز پڑہ لی ہی مولویصاحب نی فرمایا
ایسا نہین ہی بلکہ گاڑی سی اوتر کر کہڑی ہو کر پڑہو تب مولویصاحب نی اپنا

مونہہ ڈہانپ کر گٹھڑی سی بنکر کشتی مین کہڑی ہوکر نماز پڑہی مولوی صاحب نی
لوگون کی تعلیم کی لئی بآواز بلند فرمایا کہ لوگو دیکہو عبدالحی کی بیوی نماز پڑہ
رہی ہی یعنی تمہاری بیویونکو بہی ایسا ہی چاہئی کہ سفر مین اسطور پر نماز ادا
کیا کرین نہ یہہ کہ نئی موقع شرم اور غیرت کر کر اسکی فرض مین قصور کرین اور
ہندؤنکی دین کی پیشوا بہی بہت ہوئی ہین پر اونکی افعال اور
اخلاق عجب طرحکی ہین کہ جنسی عقل حیران ہی بڑا پیشوا انکی دین کا برہما ہی کہ اسکو
رسول خدا بلکہ خدا جانتی ہین اور بقول انکی چارون بید برہما کی چار مونہہ سی نکلی
ہین اور بید کو کلام الہی جانتی ہین باقی تمام شاستر ونکو انہین بیدون سی نکلے
جانتی ہین چنانچہ برہما سب پیشواؤنکا پیشوا ہی مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہے
بیٹے برہما جی ۱۲
کہ برہما ساری دیوتاؤنکا اوستاد ہی اور مہادیو بہی اوس سی پیدا ہوا اور دوسری
جگہہ لکہا ہی کہ مہادیو برہما کے دو ابرو سی پیدا ہوا چنانچہ اوسکی نسبت انکی
کئی تواریخون مین لکہا ہی کہ پہلی برہما نی سارستی اپنی بیٹی بنائی اور کام
مثل بہاگوت وغیرہ ۱۲
یعنی شہوت جماع کو بہی بنایا کام دیو نی برہما سی یہہ بر یعنی بخشش چاہی
کہ وہ جسکی دل مین جا لگی اوسکی عقل ماری جاوی برہما نی اوسکو بہی بر دیا
کامدیو برہما ہی کی دل مین جا گہسا برہما کی عقل رخصت اور شہوت غالب ہوئی
اپنی بیٹی سی جماع کا قصد کیا سارستی بسبب شرم اور حیا کی ایکطرف کو پہر گئی

اوس طرف برہما کی صورت مین ایک اور موںہہ ظاہر ہو گیا سارستی کو اوس
موںہہ سی گھورنی لگا سارستی پیچھی کو ہو گئی اوس طرف بھی ایک اور موںہہ برہما
ظاہر ہو گیا اور نظر بد کرنی لگا سارستی دوسری طرف کو ہو گئی یہی حال اوس طرف
ہوا چنانچہ برہما کی چار موںہہ اوسیوقت سی ہین اسیواسطی برہما کو چترمکہہ کہتی
القصہ جب سارستی نی دیکہا کہ برہما پیچھا نہین چھوڑتا تو ناسٹی بہاگ چلی برہما
اوسکی پیچھی دوڑا سارستی زمین مین غائب ہوکر بہاگنی لگی جب باہر نکل کر
دوڑی پہر برہما بہی پیچھی اوسکی بہاگا کیا غرض اسیطرح سارستی کبہی ظاہر کبہی
غائب ہوکر اوسکی ہاتہہ سی بہاگی پر اوس جوانمرد نی پیچھا نہ چھوڑا مصرعہ
آفرین باد برین ہمت مردانہ او * جب دیوتاؤن مین اس بات کی چرچی
ہوئی مہادیو نی اس گناہ کی بدلی برہما کا ایک سر اوپر کا کاٹ دیا اور بعضی
کہتی ہین کہ اس گناہ کی شامت سی برہما کی پوجا موقوف ہوئی اور دیوتا پوجی
جاتی ہین نہ برہما اور بعضی کہتی ہین کہ ایک دفعہ برہما نی پاربتی مہادیو کی
بیوی سی آشنائی لگائی تہی اسواسطی مہادیو نی اوسکا سر کاٹ دیا اور
کہتی ہین کہ اوس سارستی نی ندی کی صورت پر ظہور کیا ہی کُرکہیتر کی زمین
مین تہانیسر کی پیچھی کہین ظاہر اور کہین نہ زمین مین غائب چلتی ہی سو اب تک
اوس بات کا بہت نشان موجود ہی اور متسیہ پوران مین لکہا ہی کہ برہما

اپنی بیٹی کو اپنی جورو بنا کر دیوتاؤنکی سو برس تک رکہا پہر اوسکو اپنی بیتی
سویم بہوہ سی بیاہ دیا اور بامن پران مین لکہا ہی کہ برہما نی مہادیو کی
ذکر کی درازی کا انتہا نہ پایا اور جہوٹون کہدیا کہ مین مہادیو کی لنگ کی
مقدار دریافت کرلی ہی اس جہوٹ کی شامت سی اوسکی پوجا جہان سی
موقوف ہوئی اور انکی بعضی تواریخ سی برہما کا شراب پینا بہی معلوم ہوتا
اور عقلمند ایسا تہا کہ ایکبار شب کی آلت کو ناپنی لگا چنانچہ پہلی فصل مین
مذکور ہوا اور جب اوسکا انتہا نپایا تو برہما نی جان لیا کہ یہی میرا مالک اور
خالق ہی اور اوسکی عبادت شروع کی واہ واہ خالق اور مالک کی پہچان ایسی
ہی چاہئی اور دین کا پیشوا ایسا ہی عقلمند اور فہیم چاہئی جیسا کہ برہما ہی جسکو
زیادہ احوال برہما کا دریافت کرنا ہو مہابہارت اور لنگ پران اور بایو
پران وغیرہ تواریخون مین دیکہی غرض ہندؤن کی دین سی بخوبی ثابت ہی کہ
برہما فسق اور فجور سی پاک نتہا اور یہانتک نوبت پہنچی کہ اپنی بیٹی سی قصد جماع کیا
پہر ایسی نفسانی اور فاسق اور بیحیا کی متابعت کرنی سی کیا حاصل ہی فاسق
اور جہوٹا اس لایق نہیں ہوتا کہ اللہ تعالی کا رسول ہو اور جہوٹی اور فاسق
کی زبان پر اعتماد کرنا جاہلونکا کام ہی بلکہ جاہل بہی نہیں کرتی اعتماد مین
بعضی ہندو جواب دیا کرتی ہین کہ برہما سامرتہی یعنی مقدور والا تہا اور سامر

کو گناہ ضرر نہین کرتا سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ جو شخص شہوت کا مغلوب ہو کر بیعقل
ہو جاوی وہ ساحر ہی کہان رہا اور اگر برہما کو گناہ نی ضرر نہ کیا تہا تو مہادیو نی
اوسکا سر کیون کاٹ ڈالا اور گناہ کی شامت سی اوسکی پوجا جہان سی کیون
اوٹہہ گئی اور بالفرض اگر ساحر تہی کو گناہ ضرر نکری جب بہی ضروری کہ پیغمبر
رسول گناہ سی پاک ہو کیونکہ فاسق کی نصیحت لوگونکو فائدہ نہین کرتی یعنی
جو شخص آپ بری کام کری اور دوسرونکو اوس سی منع کری لوگ اوسکی
مسخری کرینگی اور کہینگی کہ اگر یہہ کام بری ہین تو آپ کیون کرتا ہی اور او
یہہ مثال ہی جیسی کوئی شخص حلوا کہا رہا ہی اور لوگونسی کہتا ہی کہ اسمین
زہر ملا ہوا ہی تم مت کہاؤ لوگ اوسکی کہنی کا یقین نکرینگی اور کہینگی کہ
اگر زہر ملا ہوا ہوتا تو آپ کیون کہاتا اور بعضی ہندو یہہ جواب دیا کرتی ہین
کہ برہما سی یہہ حرکت اسواسطی ہوئی تا کہ لوگون پر ظاہر ہو کہ پرمیشر کی بہاو
یعنی خدا کی خواہش ایسی غالب ہی کہ برہما سی بہی نہ ٹلی یعنی خدا کی ارادی مین یون
یون ہی تہا کہ برہما سی یہہ حرکت ہوئی اوسکا جواب یہہ ہی کہ ارادہ الہی کا
ظاہر ہونا کچہہ اسی بات پر موقوف نہ تہا کہ اللہ تعالی کا پیغام بر ایسی گناہ سی بدنام
ہو جسمین تمام ہدایت کا کارخانہ بگڑی بلکہ جو اور طرح کا حادثہ اور مصیبت پیش آ
جاتا ارادۂ الہی کا غالب ہونا اوس سی بہی خوب ظاہر ہو جاتا اور اللہ

ارادہ کا غالب ہونا تو عقل والونکی نزدیک ہرطرح ثابت ہی مگر یہہ بات
سلیم کی نزدیک ہرگز جائز نہین کہ اللہ کا رسول فاسق اور نفسانی ہو اور اگر
پنڈت لی امکروز اسبابات کا یہہ جواب دیا کہ ظاہر مین لوگونکی نظر مین معلوم ہوتا
کہ برہمانی یہہ حرکت کی ورنہ حقیقت مین یہہ کام برہما سی سرزد نہین ہوا
سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہر فاسق اور زناکار کہہ سکتا ہی کہ مینی یہہ گناہ نہ
تمہاری نظر مین غلطی پڑی ہی اور بالفرض اگر حقیقت مین برہمانی یہہ گناہ
کیا تو مہادیو نی اوسکا سر کیون کاٹا اور اگر یہہ کہو کہ مہادیو نی بہی سر نہین کا
یہہ بہی نظرونکی غلطی ہی تو اس سی معلوم ہوا کہ یہہ تمہاری پوتہیون کی
غلطی ہی جسمین سراسر غلط اور جہوٹ بہرا ہوا ہی تو اس سی تمہارا دین
غلط ٹہرا اور جو دین غلط ہو اوس سی نجات کی امید رکہنی محض غلط ہی
حکایت جن دنون مین اپنا اسلام مخفی رکہتا تہا ایکروز مینی دلوار
برہمن سی پوچہا کہ مصر جیو بہلا اگر کوئی شخص راجا سی ملاقات حاصل کیا
تو آیا کسی امیر وزیر معتبر کی وسیلہ سی یا فلانی فلانی بدکارون کی وسیلہ
لی کہنی لگا کہ بہلا مہاراج ایسی لچون کو راجا کی دربار مین کون پوچہتا ہی
کہا کہ جب ان راجون کی دربار مین لچون کی وسیلہ سی نہین پہنچ سکتی
تو اوس شاہنشاہ یعنی اللہ کی دربار مین لچون کی وسیلہ سی ہرگز رسائی

تہوگی بولا کہ ہان سچ ہی پہر بینی کہا کہ تم ایسی شخص کی پیچہی کیون لگی کہ تہول
تمہاری ایسا لچا ہی کہ اپنی بیٹی سی قصد جماع کا کیا یعنی وہ برہما ہی پس اوسنے
رسباتکا ہی جواب دیا کہ مہاراج ہم تمکو ایک بات کہتی ہین ہمارا کہنا مانو
کہ جو کچہہ تمہاری من مین ہی دل ہی مین رکہو اسطرح ظاہر مت کہا کرو تمہی
اور برہما سی اوتر کر اور لوگ انکی دین کی راہ تبلانی والی ہین چنانچہ اونکا حال
بہی ایسا ہی ہی کسی نی اپنی بیٹی سی زنا کیا کسینی بیگانی عورتون سی برا کام
کیا کسینی دغابازی اور فریب کیا اور کسینی کچہہ اور کسینی کچہہ اور کوئی ان
سب بری صفتون سی موصوف ہوا چنانچہ بہاگوت وغیرہ انکی پوتہیون
مین کشن کا یہہ حال لکہا ہی کہ رات دن برج کی عورتون کی ساتہہ مشغول
رہتا تہا مسخری کرتا بنسری بجاکر اونکو سناتا ایکدفعہ کئی عورتین نہاتی تہین
اونکی کپڑی اوٹہا کر کدم کی درخت پر چڑہ گیا تا اونکا بدن ننگا دیکہی اور اوسنے
رادہا نام بیگانہ عورت سی کہ جسکا خاوند جیتا تہا آشنائی لگاکر اوسکو اپنی جورو
بنایا غرض اوسکی فسق و فجور کی باتین ہندو لوگ اپنی تصنیفات دوہرہ سورتہہ
خیال ٹپا چہند چہپا دہرپت کبت مین گاتی بجاتی ہین بلکہ بعضی وقت کشن اور
اوسکی بیویون کے سانگ بناکر اونکو اپنی سامنی نچاتی ہین اسکا نام راس لیلا ہے
اور کہتی ہین کہ پراسر رکہہ سفر کو چلا بیوی سی عہد کر گیا کہ جب تجہی حیض اگر وا

ہوگی اپنا نطفہ تیری پاس بہیجوگا پہر اوس نی اپنی منی نکالکر ایکدرخت کی
پتی مین لپیٹ کر ایک شکری کی ہاتہہ اپنی بیوی کی پاس بہیجی راہ مین ایک
نام جانور شکاری ہی
دریا پر اوس شکری سی ایک اور شکرا لڑنی لگا اس کشاکش مین وہ نطفہ
پراسر کا دریا مین گر پڑا اوسکو ایک مچہلی نگلکر حاملہ ہوگئی اوس سی ایک لڑکی
پیدا ہوئی جسکا نام مچہودری ہی وہ لڑکی ایک ملاح نی اپنی بیٹی کرکی رکہی
اتفاقاً اسی دریا پر ایکدفعہ پراسر رکہہ آیا مچہودری اوسکو دریا سی پار کرنی
باپ مچہودری کا ہی
لگی پراسر اوسپر عاشق ہوا بری کام کا قصد کیا مچہودری نی کہا میری بدن
سی مچہلی کی بدبو آتی ہی پراسر کی دعا سی وہ بدبو خوشبو بن گئی مچہودری نے
کہا میری باپ اور مان دیکہتی ہین اور سورج دیکہتا ہی چونکہ جناب پراسر
صاحب کو شہوت غالب ہوئی تہی دعا کی کہ اندہیرا ہوگیا کہ کسیکو کچہہ نہ سوجہی
اوسوقت شوق سی مچہودری کی ساتہہ کہ حقیقت مین انہین کی صاحبزادی
تہی جماع کیا اور مہابہارت مین یون لکہا ہی کہ یہہ لڑکی راجا اپرچر کی
نطفی سی پیدا ہوئی تہی جس سی پراسر نی زنا کیا چنانچہ یہہ قصہ
دوسری فصل مین مذکور ہی الغرض اوس زنا سی ایک بیٹا پیدا ہوا جسکا
نام بیاس ہی چنانچہ بہت سی کتابین تواریخ وغیرہ کی خصوصاً بیدانت
شاستر کہ جسکو ساری شاستر ون سی افضل جانتی ہین اوسکی تصنیف

ہین اور بیدونکو کہتی ہین کہ اوسینی چار حصہ کیاہی اسواسطی اوسکو بید
بیاس کہتی ہین سو بیاس بہی انکا بڑا پیشوا ہی سو اوسنی راجا پانڈ کی جورو
سی زنا کیا چنانچہ دوسری فصلمین بیان ہو چکا ہی اور روایت ہی کہ بسوا
متر نی ہزارہا برس عبادت کری ایکروز ارنبسی پر عاشق ہو کر اوس سی
نام زن از رقاصگان اندر ۱۲
خراب ہو کر اپنی ساری عبادت برباد کی اور گناہ کی شامت سی مجذوم ہوا
کوڑ بیار ۱۲
آخرش کتا بنکر اسکی پیچھی پیچھی ہو کر سرگ مین گیا غرض ہندون کی دین کے
رہنماؤنکا احوال اونکی شاستروںسی ایسا ہی نکلتا ہی جسکو زیادہ دیکہنا ہو
مہابہارت اور پدم پوران وغیرہ کی سیر کری اسمقام مین زیادہ بیان ایسی
فحش کی باتونکا کیا کرون اب ہندؤن کو مناسب بلکہ فرض ہی کہ ان لوگو
پیروی کو چہوڑین کہ ایسی لوگ لایق پیغمبری اور رہنمائی کی نہین ہوتی
جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اس وقت کی پیغمبر ہین اونکی اور اونکی
نائبون کی اخلاق اور افعال کیطرف غور کرین اور اپنی بزرگون کی اخلاق
اور افعال کو مطالعہ کرین اور انصاف فرماوین کہ کسکی متابعت سی اللہ کی
ملنی کی امید ہوتی ہی اور ہم یہہ بات ہندؤن کی خیرخواہی کی لئی کہتی ہین
حق تعالی انکو ہدایت کری فصل پانچوین قیامت کی بیان مین ہم
یقین یہ کہتی ہین اسپر کہ ایکدن اس جہان کا تمام کارخانہ بگڑ جاویگا جو کچھ

زمانہ آتا ہی سب فنا ہوگا کچہہ نرہیگا پہر حق تعالی ہر کسیکو زندہ کریگا اور ہر کسکی
اچہی بُری کاموںکا حساب لیکر آپ انصاف اور عدل کریگا ظالموں سی مظلومونکا
حق دلوایا جاویگا بعد ہونی انصاف کی اچہی لوگ جنہوں نی پیغمبرونکا حکم قبول
کیا ہی اور گناہوں سی بچتی رہی یا گناہ سی توبہ کری ہی اور ایمان کی ساتہہ مری ہیں
بہشت میں داخل ہونگی پہر کبہی نہ نکالی جاینگی اور نہ مرینگی اور بُری لوگ
جنہوں نی پیغمبرونکا حکم قبول نہیں کیا ہمیشہ دوزخ میں رہینگی کبہی نہ نکالی
جاینگی نہ مرینگی نہ عذاب کم ہوگا اور جنہوں نی پیغمبرونکا حکم قبول کیا لیکن
نفس کی شامت سی گناہ کرکی بدون توبہ مرگئی کچہہ مدت موافق گناہ کے
دوزخ میں سزا پاکر پہر بہشت میں داخل ہونگے بعضوں کو اللہ سزا دیگا بخشدیگا
لیکن جو کسی نے بندونکی حقوق تلف کئی ہیں جیسی چوری قزاقی مارپیٹ گالی
غیبت بیعزتی رشوت خوری وغیرہ ایسی گناہ بدون راضی ہونی صاحب
حق کی بخشی نجاوینگی اور اوسدن بموجب حکم اللہ کی اچہی لوگ گنہگار
مسلمانونکی سفارش کرینگی حق تعالی قبول کریگا اور سوای کفر کی جس گناہ کو
اسہ چاہیگا بخشدیگا اور بہشت میں بہت آرام کی چیزیں ہیں اچہی اچہی نعمتیں
کہانی پینی کی عمدہ لباس ستہری مکان یار و آشنا خویش و قرابتی
میان بیوی جوکہ اہل ایمان ہیں سبکی آپسمیں ملاقات اور ہمیشہ کی زندگی

اوسی آرام مین اور دوزخ مین سراسر تکلیف اور عذاب ہی اک سانپ
بچہو گرم پانی جیسی پگہلا ہوا تانبا کانٹی بدبو طوق زنجیر مار پیٹ فرشتونکی
جہڑکی وغیرہ اللہ پناہ دوی اور مفصل احوال قیامت اور بہشت اور دوزخ
اور عذاب وثواب قبر کا بڑی کتابون مین مندرج ہی انتہی اور ہندو
دین مین یون ہی کہ جبوقت کوئی گنہگار مرتا ہی تو جم راج جسکو ہندو
دہرم راج بہی کہا کرتی ہین اوسکی سپاہی گنہگار کی روح کو جم راج کی
پاس لیجاتی ہین جم راج اوسکی عملونکا حساب لیتا ہی پہر وہ جن سزا کی
لایق ہوتا ہی اوسکو ویسا ہی جسم اور ملتا ہی اوس جسم مین اپنی اعمال
سزا پاکر اوس جسم سی نکلکر پہر کسی اور جسم مین داخل ہوتا ہی اسیطرح ہزار
جنم لیتا ہی اور حسب اعمال کی ہر طرحکی حیوان کی جنم لیتا ہی یہانتک
کبہی اور بہیڑ اور سور اور کتا وغیرہ حیوانات بلکہ کبہی درخت بہی ہوجاتا ہی
اور بعضی ہندو کہتی ہین کہ پتہر بہی ہوجاتا ہی اور بہت سی جنم لیکر اور اپنی
عملون کی سزا پاکر جب گناہون سی صاف ہوتا ہی تب اوسکی موکہش
یعنی نجات ہوتی ہی اور موکہش یہی ہی کہ نیست ونابود ہوکر خدا کی ذات
مین ملجاتا ہی اور کبہی گناہونکی شامت سی نرک یعنی دوزخ مین جاکر وہان
نکلکر کبہی پہر جنم لیتا ہی اور کرم بپاک مین لکہا ہی کہ جو کوئی اپنی عمر مین

اچھی کام کری تو وہ بعد مرنیکی شودر ہوتا ہی اور جو کوئی شودر اپنی ا
پر ثابت رہا ہو اور اچھی کرم کری تو مر کر ویش ہوتا ہی اور جو ویش اچھی
عمل کری اور اپنی طریق پر قایم رہی تو وہ بعد مرنی کی کہتری ہوتا ہی اور کہتری
اچھی عمل کری تو بعد مرنی کی برہمن کا جنم لیتا ہی اور برہمن اچھی عمل کری
تو اوسکی موکہش یعنی نجات ہوتی ہی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ جب کوئی
اچھا آدمی مرتا ہی تو وہ جس دیوتا کی عبادت کرتا تہا بعد مرنیکی اوسی دیوتا
مقام مین جاتا ہی اور کہتی ہین کہ جب کوئی شخص سرگ مین داخل ہوتا
تو بعد مدت مقررہ کی وہان سی نکلکر پہر جنم لیتا ہی اور بقول انکی جو کوئی
بہشت مین گناہ کری اوسکو بہی سزا ملتی ہی چنانچہ مہابہارت کی ادہیای
مین لکہا ہی کہ راجہ ججات نی بہشت مین کہا کہ مین اپنی برابر کسیکو نہین جانتا
اندر نی اس گناہ کی بدلی اوسکو بہشت سی دنیا مین پہینک دیا پہر اوس
گناہ سی پاک ہوکی بہشت مین گیا اور اوسیمین لکہا ہی کہ ایک راجا نیک
کردار بہشت مین داخل ہوا ایکروز گنگا برہما کی پاس گئی وہ راجا بہی وہان
حاضر تہا ہوا نی گنگا کا دامن اوٹہا دیا راجا کی نظر گنگا کی آنولپر پڑی عاشق ہو
اس گناہ کی شامت سی بہشت سی نکالا گیا اور یہہ بہی انکا اعتقاد ہی کہ
اولاد کی گناہ کی بدلی مین باپ و دادا بہی دوزخ کی عذاب مین پہنستی ہین

چنانچہ مہابھارت کی آدپرب مین لکھا ہی کہ ایک برا زاہد برہم چاری تہا اوسنے
اپنا بیاہ نہین کیا تہا ایسی مقام پر پہنچا جہان اوسکی بزرگ کوئین مین لٹکائی
ہوئی تہی اوسنی اونسی پوچہا تم کون ہو بولی کہ ہم بڑی عابد اور جاپ کرنیوالی
تہی ہم بعد مرنیکی دوزخ مین ڈالی گئی اس گناہ سی کہ ہمارا بیٹا بیاہ نہین کرواتا
چنانچہ اوس برہم چاری نی باسک ناگ کی بہن سی بیاہ کیا اور جہان کی آخر
ہونیمین ہندونکی شاستروں کی قول مختلف ہین نیای شاستر تو کہتا ہی
کہ جہان کا ابتدا کچہہ نہین انتہا ہوگا اور فنا ہونا جہانکا دو وجہ پر ہی ایک یہہ کہ ہما
کی مکت ہوجاتی ہی سوای دہرم اور ادہرم اور بہاونا سنسکار کی سب کچہہ
فنا ہوجاتا ہی جتنی مدت جہان موجود رہتا تہا اوتنی ہی مدت فنا رہتا ہی اور اوسے
مخلوقات مین سی کوئی شخص برہما بن جاتا ہی اور از سرِ نو اوسطور بعینہٖ او
مخلوقات کو کہ فنا ہوگئی تہی بناتا ہی اور اسطرح جہان کی فنا ہونیکا نام ہی کہنڈ
پرلی ہی اور یہہ کہنڈ پرلی بہت بار ہوتی ہی اور دوسری قسم یہہ کہ تمام مخلوقات
و مکت حاصل ہوگی اور تمام جہان اور برہما اور کرم اور دہرم اور ادہرم اور
بہاونا سنسکار بہی فنا ہوجاوینگی کچہہ باقی نرہیگا اور چارون عنصر زمین
یعنی زمین پہر آگ پہر ہوا پہر پانی فنا ہوگا اسطور کی فنا کا نام ہی مہا پرلی اور
یہہ ایک ہی بار ہوگی اور بیدانت شاستر کہتا ہی کہ دنیا کا فنا ہونا تین قسم

ایک یہہ کہ جب برہما کی عمر سی ایکدن گذرتا ہی اکثر مخلوقات فنا ہوجاتی ہین رات بہر فنا رہتی ہین جب دوسرا دن ہوا پہر پیدا ہوگئی اور اس قسم کی فنا باربار ہوتی ہی اور اسکا نام ہی دنی تندن دوسری قسم یہہ ہی کہ تمام مخلوقات اگیان یعنی بیعقلی مین آجاتی ہین سوای اگیان کی اور سب کچہہ فنا ہوجاتا اور اس قسم کی فنا ایکبار ہوگی اور اسکا نام ہی پراکرت تیسری قسم یہہ ہی کہ اگیان بہی فنا ہوجاتا ہی اور گیان یعنی عقل اور دانش روشن ہوتا ہی اور اس قسم کی فنا کا نام ہی آتنتک اور یہہ بہی ایک ہی بار ہوگی اور عنصر یون فنا ہوتی ہین کہ زمین پانیمین فنا ہوجاتی ہی اور پانی آگ مین اور آگ ہوا مین اور ہوا خلا مین اور خلا مایا مین آکر فنا ہوجاتی ہی اور سانکہہ شاستر یون کہتا ہی کہ جب جہان کی فنا ہونیکا وقت آتا ہی تب پانچون تت یعنی عناصر پانچون تن ماتر مین غائب ہوجاتی ہین آکاس شبد مین پون سپرس مین آگنی روپ مین جل رس مین پرتہی گندہ مین اور یہہ پانچون تن ماترا اہنکار مین غائب ہوجاتی ہین اور اہنکار (انانیت) مہتت مین اور مہتت پرکرت مین ملجاتا ہی چونکہ شرح معنی ان الفاظ کی علوم حکمی سی تعلق رکہتی ہین اور ہر کسیکو اونکا سمجہنا مشکل ہی اسواسطی مینی یہان زیادہ تحقیق ان لفظون کی نہین کی فقط نام ہی لکھہ دی ہین اور کچہہ بیان اسکا ساتوین فصل مین دیکہہ لو غرض

یہہ ہی کہ حالانکہ بقول اُنکی سب شاستر ست یعنی برحق ہین پھر بھی قیامت کے بیان مین ان شاستروں مین اتنا کچھہ اختلاف ہی کہ ایک کا قول دوسری کو رد کرتا ہی اور باوجود اسقدر مخالفت کی سکو برحق جاننا بیوقوفی ہی کیونکہ مثلاً ایک شخص کہی کہ آج پیر کا دن ہی دوسرا کہی آج جمعرات ہی تیسرا کہی جمعہ ہی تو ہرگز نہین ہو تاکہ یہہ تینون سچّی ہون اور عقلمند یہی کہینگی کہ ان تینون کو سچّی جاننا عقل مین ہرگز نہین آتا پھر مین اب ہندؤنسی پوچھتا ہون کہ یہہ جو قیامت کی حال کے تینون شاستر جدی جدی خبر دیتی ہین ہم کسکو سچّا جانین اور کسکو جھوٹا کہین اور شاید ہندؤنکو اسمقام مین یہہ شبہہ پڑی کہ مسلمانونکی بہی بعضی مسلونمین کچھہ اختلاف ہے سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین کی جو بعضی مسائل مین اختلاف ہی تو فروعی ہی نہ اون مسائلمین جو دین کے اصل اصول ہین اور تمہاری دین کی اصل اصول مین اختلاف ہی چنانچہ قیامت کا حال یہان کہلگیا اور خدا کی پہچان مین جو تمہاری شاسترونکا اختلاف ہی اسباب کی پہلی فصلمین بیان ہوچکا اور باقی حال اختلاف کا اسباب کے ساتوین فصلمین بیان ہوگا انشاء اللہ تعالی اور دنیا کی پیدایش کی بیانمین تمہاری بید اور شاستروں مین بہت ہی اختلاف ہی کہ کہانتک بیان کیا جاوی اپنی ہی پوتھیونسی دریافت کرو اور ہماری دینکی بڑی اصول پانچ ہین اللہ کو معبود برحق اور سب کا خالق اور مالک اور واجب الوجود



اور اچھی صفتون والا اور بری صفتون سی اور عیبون سی پاک اور وحدہ
لاشریک اور قادر اور بی نیاز سمجہنا اور سب پیغمبرونکو برحق اور سچی جاننا
جو کتابین اللہ تعالی نی پیغمبرون پر بہیجین سبکو برحق جاننا قیامت کی دن
حساب اعمال کا ہونا یقین کرنا فرشتون کو حق جاننا سو ان پانچون اصول مین
مشرق سی مغرب تک جتنی فرقی اسلام کی ہین کسیکو اختلاف نہین ہی اور
فروع مین اختلاف ہونا کچہہ سبب نقصان دین کا نہین ہی کیونکہ بندہ ضعیف
کہین کسی روایت مین کسی راوی کو سہو ہو گیا یا کسی آیت اور حدیث کی معنی
سمجہنی مین کسی مقام پر کسیکو خطا ہو گئی یا کسی اور وجہ سی فروع دین مین اختلاف
ہو گیا اسکا مضایقہ نہین اور بڑی اصول مین اختلاف ہونا دین کو چہوٹا نہین کرتا ہی
دوسری ہماری دین اسلام کی پانچ بنا ہین اول کلمہ طیب لا الہ الا اللہ
محمد رسول اللہ کا مضمون دل اور زبان سی ماننا دوسری پانچ وقت کی
نماز پڑہنی تیسری زکوۃ مال کی دینی چوتہی رمضان شریف کی روزہ
رکہنی پانچوین بموجب توفیق کی ایکبار خانہ کعبہ کا حج کرنا سو ان پانچون
امر کی فرض ہونی پر ساری فرقی اسلام کی ایک زبان ہین برخلاف ہنود
فرقون کی کہ کرم کانڈ والی ہر روز کی عبادت یعنی سندہیا وغیرہ کو فرض جانتی
ہین اور گیان کانڈ والی کچہہ ضرور نہین جانتی بلکہ عبادت اور عملون ظاہری کو

کوڑیا کا کہیل سمجہتی ہین اور اگر تم یہہ کہو کہ بعضی مسلمان فقیر بہی نماز روزہ وغیرہ کو ضرور نہین جانتی اور کہتی ہین کہ نماز روزہ وغیرہ اعمال ابتدا مین فرض ہوتی ہین جبکہ آدمی عارف کامل بن گیا اوسکو نماز روزی کی حاجت نہین ہے سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی باتین کہنی والی لوگ مسلمان نہین ہین بلکہ کافر اور ہماری دین ہی خارج اور اللہ اور رسول کی دشمن صرف نام کے مسلمان ہین غرض بہر حال ہماری دین کی اصول اور بنا مین کچہہ اختلاف نہین ہی فصل چہٹی بیچ بیان معبود کے معبود کہتی ہین اوسکو جسکی عبادت یعنی بندگی پوجا کیجاوی اور عبادت کی حقیقت کیا ہی پرلی سری کی تعظیم کرلی اور اپنی نفس کو معبود کی آگی بہت ذلیل کرنا جیسی سجدہ وغیرہ کرنا اور اپنا مالک اور حاجت روا اوسکو سمجہکر اپنی دین اور دنیا کی حاجت اوس سی طلب کرلی اور اوسکی نذر منت مانی اور اوسکی نام کا روزہ رکہنا علی ہذا القیاس جو کام عبادت کی ہین اوسکی تعظیم کرلی سو ہماری مسلمانونکا معبود سوای ذات پاک اللہ صاحب کی اور کوئی نہین اور جو کوئی سوای اللہ کی کسیکو معبود جانی وہ کافر ہی یہانتک کہ جناب محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم سب مخلوقات سی افضل اور اکمل ہین جو شخص کہ حضرت کی عبادت کری وہ بہی کافر ہوجاتا ہی چنانچہ کلمہ طیبہ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ

کی یہی معنی ہین کہ نہین ہی معبود برحق کوئی سوای اللہ کی اور محمد صلی اللہ
علیہ وسلم اللہ کی رسول یعنی بہیجی ہوئی ہین اور ہندؤن کی معبود شمار
ہین چنانچہ اون معبودون کی نام پر طرح طرحکی بت بناکر پوجتی ہین اور
اونکی تعظیم مین سولہ کام بجالاتی ہین آواہن یعنی منتر پڑہ کر دیوتا کو بلانا
سنگہاسن یعنی پتیل وغیرہ کا تخت بت کی نیچی رکہنا سنان یعنی غسل
دینا لیپن یعنی صندل وغیرہ ملنا اچہت یعنی چانول چڑہانا پہپ
یعنی پہول چڑہانا نی وید یعنی بہوگ لگانا آچمن یعنی پانی پلانا تانبول
یعنی پان وغیرہ چڑہانا بستر یعنی پوشاک پہنانا بہوشن یعنی زیور پہنانا
دہوپ یعنی خوشبو جلانا دیپ یعنی چراغ دکہانا سنکہ اور گہنٹا بجانا
اسنت یعنی سر اپنا پر کرما یعنی طواف کرنا اور بعضی اور امور تعظیم کی
بہی کرتی ہین چنانچہ سناشٹانگ ڈنڈوت یعنی ساتہہ اٹہہ
اعضا کی سجدہ کرنا اور اوس سی دین و دنیا کی حاجات طلب کرنا پہر بسرجن
کرنا یعنی منتر پڑہ کر دیوتا کو رخصت کرنا انصاف کرنا چاہی کہ اللہ کو چہوڑ
کر اور ونکو پوجنا اور اون سی حاجات کا مانگنا خصوص اپنی بنائی ہوئی چیز
یعنی بت سی اور جاندارونکا پوجنا بیجان کو اور عقل والونکا بیعقل کو
اور قوت والونکا ناتوان کو کیسی بی عقلی ہی ۵ غرض حاجت جو کہ تہہ

کرین ؀ اونکی ایسی عقل پر پتہر پڑین ؀ اور جو کوی ہندو یہہ کہی کہ یہہ جو عالم
اصل مین اون بزرگونکی ہی جنکا نمونہ بت ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ عبادت
اوسیکی کیجیی جسنی سب کچہہ بنایا اور سب اوسیکی محتاج اور سوالی ہین اور وہ سبکا
سوال پورا کرسکتا ہی اور ہر چیز کو ہر وقت جانتا دیکہتا اور ہر کسیکی فریاد ہر وقت
سنتا اور ہر لی سری کا زور رکہتا ہی اب انکی بعضی معبودونکی نام سنو وشنو
یعنی بشن جسکا ذکر پہلی فصلمین ہوچکا سالگرام پتہر پر تلسی کا پتا چڑہا کر پوجتی ہین
کشن یعنی کنہیا رام چندر دسرت کا بیٹا سیتا اوسکی بیوی
لچہمن اوسکا بہای انکی مورتین پوجتی اور انکی تعظیم مین گالی ڈہولک سارنگی وغیرہ
بجاتی ناچتی کودتی ہین جاننا چاہیی کہ راگ اور باجی صرف کہیل اور تماشا اور
ہوای نفس ہی اوسکا نام عبادت رکہا ہی گنیش جسکا ذکر پہلی فصل مین
ہوچکا صورت اوسکی دہڑ آدمی کا سر ہاتہی کا ہی سپاری چہالیہ کو اوسکی نام سی
پوجتی ہین اور ہر معبود کی پوجا سی پہلی اوسکی پوجا ضرور جانتی ہین مہاکالی
دیوی اوسکی عبادت کا یہہ طریق ہی کہ جہان جہان اوسکا ظہور جانتی ہین
جیسی جوالامکہی کانگڑہ چنت پورنی اشٹ بہوجی انکا بہدرکالی چامنڈا وغیرہ
ان مکانون مین جاکر بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور جوالامکہی کی پوجنی والی
اسمکان کو ساری تیرتہون سی افضل جانتی ہین جیسی کسی نی کہا ہی کاشی

کاشن یگاشتا جگیکا پر تہودکا شتر کوٹ سماپنشیا جوالامکہی درسنات

॥ काश्यां याष्ट युगमष्टं ॥ ॥ युगमेकं प्रयोदकं ॥

॥ तच्चकोटि समं पुण्यं ॥ ॥ ज्वालामुख प्रदर्शनात ॥१॥

یعنی کاشی مین بسی آٹہہ جگ یعنی اٹہہ زمانہ اور ایک جگ بہی پرتہودل یعنی پہویہ مین ان سب کی کروڑ برابر ثواب ہی جوالامکہی کی ایک درشن کا اور جوالامکہی کی مکان مین کئی شعلہ آگ کی دامن کوہ سی نکلتی ہین اوسکو لوگ کشف وکرامات سمجہتی ہین اتنا نہین خیال کرلی کہ اسکی زمین سی کہین پانی نکلتا ہی کہین سونا چاندی لوہا کہین نمک کہین کچہہ کہین کچہہ جو آگ نکلنی لگی تو کیا تعجب ہوا بہت سی پہاڑ ایسی ہین جنہین سی آگ نکلتی ہی ازانجملہ جہان پیغمبر بادشاہ کی قبر ہی وہان ایک چشمہ آگ کا ہی اور سوا اسکی اور عجوبہ دنیا مین بہت ہین اونکی پوجنی کا اسلی ہمکو حکم نہین کیا دیکہو بعضی دریا سلائی ایسی ہین کہ جب اونکو کسی سخت چیز پر گہسین تو خود بخود اون سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی اور انگریزی بندوق مصالحہ دار بنا آگ جل جاتی ہی اور چقماق کی پتہر سی اگ نکلتی ہی اور بعضی وقت مصری کی چبانی سی رات کو آگ کی چنگاریں نکلتی ہین اور ملک عرب مین سبز لکڑی مین سی آگ نکلتی ہی اور جس شخص کی داڑہی گہنی ہو تو بعضی وقت اوسمین رات کو کنگہی کرنی سی آگ کی

پتنگی نکلتی ہین اور بعضی وقت رات کو کسی کمل کو جہاڑلی لگین تو اوسمین سی
آگ نکلا کرتی ہی اور اگر رات کی اندہیری مین گائی بیل کی بدن کو ہاتہہ سی ملین
تو اوسمین سی بہی آگ کی پتنگی نکلا کرتی ہین اب ہندؤنکو چاہی کہ ایسی چیزونکی
بہی پوجا کیا کرین اور جوالامکہی کی بہوجکی یعنی مجاور ایک فریب بہی کرتی ہین کہ ایک
پہر کی پیچہی وقت فجر سی پہر رات گذری تک دیوی کو بہوگ لگاتی ہین اور
کسی غیر کو اندر جانی نہین دیتی اور اس کام کیواسطی بارہ بہوجکی جنکو بڑی معتبر
جانتی ہین ہمیشہ مقرر رہتی ہین سوای اونکی دوسری بہوجکیونکو اوسوقت
دخل نہین ہوتا ہی بارہ بہوجکی اپنی اپنی نوبت پر جاکی دروازہ بند کرکی ایک
پوجاری کو ساتہہ لیکی بہوگ لگاتی ہین اس حجاب کی کرنی سی ایک شبہہ پڑتا ہی
کہ شاید اون آگ کی شعلون مین کچہہ مصالح پہیر دیتی ہون کہ ایک ایک پہر تک
کافی رہی اور میلی کی دنون مین کہ بعضی دن رات کو دیر تک آدمی اندر رہتی ہین
مصالح زیادہ بہر دیتی ہون اور مینی کسی سی سُنا ہی کہ یہہ شعلی مصالح
کی سبب سی روشن رہتی ہین اور اتنا تو مینی آپ دیکہا ہی کہ جب اونمین سی
کوئی شعلہ بوجہہ جاتا ہی اوسکو چراغ سی پہر روشن کر دیتی ہین اور یہہ جو کہتی
ہین کہ اوس مکان مین پانی کی درمیان سی آگ کا شعلہ نکلتا ہی سو محض غلط
ہی حقیقت اوسکی یہہ ہی کہ اوس مکانمین ایک حوض ہی اوسکو ہمن کنڈ کہتی

مین اوسکی ایک کونہین زمین کی برابر پتہرسی پانی نکلتا ہی خداجانی وہین
سی نکلتا ہی یا دورسی آتا ہی اور پانی بہت تہوڑا آتا ہی اسقدر کہ اتھہ پہر مین
ایک پیالہ بہری اور اس سی ذرا اونچی پر ایک شعلہ کی نکلنی کی جگہہ ہی لیکن
پانیکی قرب سی وہ شعلہ بوجہا رہتا ہی جب کسیکو وہان ہوم کرنا منظور ہوتا ہی
توکپڑی سی اوس پانی کو خشک کرکر چراغ سی اوس شعلہ کو روشن کرتی ہین
پہر اوسپر گہی اور شہد اور تل اور جو اور بادام اور کہوپرہ ڈہیر لون اور مٹہائی
ڈالتی ہین اسی کا نام ہوم ہی کہ یہہ نعمتین دیوتا کی نذر کرکی آگ مین جلادیتی ہین
القصہ ان چیزون سی وہ شعلہ خوب بہڑکتا ہی اور وہ پانی جو کچہہ اوسوقت مین
نکلتا ہی نیچی ہی دبا رہتا ہی بہلا جہان اتنی آگ جلی تو دو تین ماشہ پانی کی کیا
کیا تاثیر ہوا ایام طفولیت مین ایک رات مین بہی وہان ہوم کرنی گیا تہا یہہ حال
بچشم خود دیکہا اسبات کو بیس برس ہوئی ازان بعد کئی دفعہ مین وہان گیا
کچہہ خیال نہین کیا خدا جانی اب بہی وہ پانی آتا ہی یا نہین غرض بہر حال آدمی کو
چاہئی کہ ایسی اعجوبہ کو دیکہہ کر اپنا عبادتگاہ نہ بنا بیٹہی عبادت اوسیکی کری جنی
یہہ سب کچہہ بنایا اور ایک طریقہ دیوی کی پوجا کا یہہ ہی کہ بلور کی ٹکڑی پر اسطور کے
خط کہینچ کر ✡ بت بنا کر رکہتی ہین اور بدستور مذکور پوجا کرتی ہین اور
ایک طور یہہ ہی کہ کمارکا یعنی کواری لڑکی کی پوجا کرتی ہین اور اوسکو کہانا کہلاتی

ہین اور ایک طریق یہہ ہی کہ کسی عورت کی فرج کو بدستور مذکور پوجتی ہین اور بعضی
اپنی آلت اوسمین داخل کرکی جپ کرلی ہین لیکن منی اندر نہین گرنی دیتی
اور اوسکا نام بہگ پوجا ہی اور اسطرح کی پوجا کرنیوالی بام مارگی کہلاتی ہین
اور بام مہادیو کا نام ہی یہہ لوگ مہادیو کی اور دیوی کی عبادت کرتی ہین
اور اپنی مذہب کے اور بند ولنی بہت چہپاتی ہین اور گوشت اور شراب کا کہانا
پینا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی اور انکا قول ہی کہ سہسر بہگ درسنان کہتی یعنی
ہزار فرج کی دیکہنی سی نجات ہوتی ہی اور ایک طور یہہ ہی کہ جوت یعنی گہی کا
چراغ جلاکر دیوی کو حاضر سمجہہ کر بدستور مذکور پوجا کرتی ہین مہالچہمی سونے
چاندی مال دولت کو لچہمی کا ظہور سمجہہ کی بدستور مذکور پوجتی ہین سارستی
دیوی بقول انکی منہ کی صورت مین ظاہر ہوئی ہی گنگا ندی بقول انکی مہادیو کی
سر مین سی نکلی ہی اوسکا پانی بہت لطیف ہی پراجتا دیوی آسوج کی چاند کی
دسمی تاریخ کو گوبر کی درس اوپلی بناکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور کہتی ہین
کہ اسدن راجا رام چندر نی پراجتا دیوی کی پوجا کرکی لنکا کو فتح کیا اور اسدن
ہندو بہت چیزون کی پوجا کرتی ہین جیسی تلوار کٹار ڈہال وغیرہ گہوڑا ہاتہی
اونٹ وغیرہ بہی پوجتی قلم دوات وغیرہ ایسی بہت چیزون کو پوجتی ہین
اور اون سی مدد مانگتی ہین اور اللہ کا شکر نہین کرتی جسنی ان سب چیزونکو

انکی قابو مین کر دیا چنانچہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم گہوڑی اونٹ پر
سوار ہوتی تو یہہ دعا پڑہتی سُبْحَانَ الَّذِی سَخَّرَ لَنَا هٰذَا وَمَا كُنَّا لَهُ
مُقْرِنِیْنَ وَاِنَّآ اِلٰی رَبِّنَا لَمُنْقَلِبُوْنَ یعنی پاک ہی وہ اللہ جسنی اس جانور کو
ہماری قابو مین کر دیا اور ہم نہتی اوسکی طاقت رکہنی والی اور ہم اپنی رب
کیطرف پہر جاوینگی یہہ سادہ لوح برعکس ان چیزونکو پوجتی ہین جو انہون کی
ہاتہون مین مسخر ہین بہلا جو کوئی بزرگ کسی عاجز کو کچہہ کہانا یا کپڑا دی تو اوس
عاجز کو چاہی کہ اوس بزرگ کا احسان مند ہو اور اوسکا شکریہ ادا کری نہ یہہ
کہ اوس کہانی اور کپڑی کو تسلیمات کرنی لگی اور اوسکی آگی التجا کری اور کہی کہ
تم میری مدد کیجو اور جو کوئی اوس کہانی اور کپڑی کی ساتہہ یہہ کام کریگا سکو
لوگ دیوانہ کہینگی مہادیو اوسکی پوجا کا یہہ طریق ہی کہ مہادیو کی لنگ
یعنی آلت کیصورت بناکر اوسکو جلہری مین رکہکر بدستور مذکور پوجتی ہین اور
جلہری فرج کیشکل پر ہوتی ہی اور مہادیو کی لنگ پر جل دہار یعنی پانی یا دودہ
اور پانی ملاکر اوسکی دہار بہت دیر تک دیتی ہین اور مرد عورت لڑکی لڑکیان
بوڈہیان جوان بہوئین بیٹیان سب جاکر لنگ اور جلہری کی درشن یعنی
زیارت کرتی ہین اور لنگ کی پوجا کی سبب انگی بہت لکہی ہین کچہہ ذکر اسکا
پہلی فصل مین ہوچکا اور شیو پوران مین یون لکہا ہی کہ ایکبار پاربتی مہادیو

بیوی نے جماع کی خواہش کی اول مہادیو نے انکار کیا پھر جماع کیوقت اپنی آلت کو
اسقدر دراز کیا کہ پاربتی نے بہت تنگ اور بیقرار ہو کر بشن کی آگے فریاد اور التجا کی
بشن نے مہادیو کا لنگ چکر کی ساتھہ کاٹ دیا مہادیو بہت خفا ہوا بشن نے
مہادیو کی آگے بہت خوشامد اور عاجزی کر کی اپنی آپ کو بچایا اور اوسوقت سے
لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور ایک روایت مین یون آیا ہی کہ ایک دفعہ بعضے
عابدون نے سنیت مین تپ یعنی زہد اور عبادت کیا مہادیو نے اونکی حسن عقیدت
کی آزمایش کی لئی اونکی عورتون مین جاکر اپنا لنگ ننگا کیا اون برہمنون کی بد
دعا سی مہادیو کا لنگ بدن سی جھڑ گیا جب مہادیو اپنی اصلی صورت پر آیا برہمنون
نی مہادیو کی بہت تعریف کی مہادیو نی خوش ہو کر لنگ کی پوجا کا حکم دیا تب سے
لنگ کی پوجا شروع ہوئی اور بعضی روایتین اور طرح پر بھی آئی ہین الغرض اس
بیحیائی کی باتون سی ہر کسی کو محفوظ رکھی آفرین انکی بزرگون کی عقل پر یہہ
عبادت کی راہ خوب نکالی کہ ذکر کو فرج مین رکھکر سب مرد عورت دیکھین جسکو شہوت کا
خیال نہو وہ بھی ہوشیار ہو جاوی یہہ عبادت قوت باہ کیواسطی خوب دوا ہی
ایک روز رام چند نام پنڈت سی ذکر بت پرستی کا آیا مینی بت پرستی کا سبب پوچھا
بولا کہ ہم اصل مین بت کی پوجا نہین کرتی ہین بلکہ بت کو نمونہ بنا کی سامنی رکھہ
لیتی ہین تاکہ دل بخوبی قرار پکڑی مینی کہا جب کہ آلت اور فرج کی صورت نظر مین ہوگی

تو دل کیون نہین قرار پکڑیگا بلکہ اور زیادہ بیقرار ہو جاویگا اسکی جواب مین
پنڈت چپ ہو رہیگا ہی بقول انکی گای کی بدن مین دیوتی جمع رہتی ہین اور اسکی
پوجا کا یہہ طور ہی کہ سونیکی سینگ بنوا کر اوسکی سینگون پر رکہین اور چاندیکی
سم بنوا کر اوسکی پیرون کی پاس رکہین اور ایک پترا چاندی کا اوسکی پیٹہہ پر
رکہین اور جہول ڈالین پہر اوسکی پوجا کرین اور برہمن کو دی دین اور گای کی
تعظیم بہت کرتی ہین اور اوسکی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک بلکہ پاک کرنیوالا جانتی
ہین اور پنچ گبئی یعنی گای کا گوبر اور پیشاب اور دودہ اور دہی اور گہی انکی نزدیک اس سی
زیادہ پاک کوئی چیز نہین ہی جو ان مین بڑی بہگت ہین ہر روز پنچ گب پیتی ہین
اور براہمن اگر بدون اپنی جنیو کی کہانا کہالی تو ہندؤن کی نزدیک اسکا تدارک
یہہ ہی کہ گایتری کا منتر پڑہی اور اوسدن سوای گای کی موت کی کچہہ نکہاوی
اور براہمن اگر چنڈال کی تالاب کا پانی پی لی یا اوسمین غسل کری تو گوبر کہاوی
اور موت پیوی تب پاک ہووی اور جو کوئی ہندو بہول کر کسی غیر قوم کی برتن
مین کچہہ کہا لی تو اوسکو کئی دن تک برت رکہوا کر پنچ گب پلاتی ہین تب
جانتی ہین کہ پوتر یعنی پاک ہوا اور جو گایون کی پیرونکی گرد اوڑ کر بدن پر پڑ جاے
تو یہہ انکی نزدیک نہایت پاک ہی اسکا نام گودہوری کہتی ہین کہ ملیچہ کی مکان
مین بیٹہہ کر کہانا پینا درست نہین پر جہان اوسکی گہر مین گای ہوا کرتی ہین

وہان درست ہی جیسی کہا گیا ہی نیل پہنی جلی تکری گوسالہ ملیچہ شدری یعنی
نیل کا رنگ پہنا درست نہین پر ریشمی کپڑی پر درست ہی اور غیر قوم کا پانی پینا
درست نہین مگر چہا چہہ مین ملا ہو ا درست ہی اور ملیچہ کی مکانمین روٹی کہانا
درست نہین پر جوگائی یونکی رہنی کا مکان ہو ا وسمین درست ہی سبحان اللہ آدمی
کہ اشرف المخلوقات ہی اوسکا مونہہ پلید جانین اور گائی کہ ایک حیوان ہی اوسکا
گوبر اور پیشاب طاہر مطہر جانین اور تماشا یہہ ہی کہ جس گائی کی اتنی تعظیم کرتی
ہین اور اوسکو گؤ ماتا کہتی ہین جب وہ مرنی لگتی ہی اوسی ماتا کو گہر سی باہر نکال
دیتی ہین جب مر جاتی ہی چوہڑی چمارون کی حوالہ کر دیتی ہین اور وی اوسکو
سر بازار گہسیٹتی ہوئی لیجاتی ہین واہ صاحب واہ ماتا کا جنازہ بڑی عزت سی
نکالا پہر وہ چوہڑی چمار اوسکا گوشت کہاتی ہین اور بچا ہوا ماس اور ہڈیان کوی
اور کتی کہاتی ہین اور اوسکی چمڑی کی جوتیان بنا کر سب ہندو پہنتی ہین اپنی ماتا کی
خوب مٹی خراب کرتی ہین **حکایت** ایکدن رنجیت سنگہ رئیس لاہوری مولانا
جان محمد مرحوم سی کہا کہ مولوی جی ہماری اور تمہاری بزرگ سب اہل بصیرت
اور دانا تہی اب مین یہہ پوچہتا ہون کہ ان دونون دینون مین کون سچا ہی
مولیصاحب مرحوم نی فرمایا کہ ہم لوگون کو یہہ مشکل ہی کہ اگر حق بات کہین تو تم
کہ ہماری پر حاکم ہو خفا ہو جاؤ اور جو تمہاری خاطر سی ناحق کہدین تو حق سبحانہ تعالی

کہ احکم الحاکمین ہی وہ غصہ ہو رنجیت سنگہ نی کہا کہ جو بات حق ہی ای ویرنگ کہا
سو تو یہ صاحب نی فرمایا کہ ہماری دین مین جو چیز کہ اوسکا کہانا حرام ہی یا تو وہ پلید
اور خبیث ہی اسواسطی حرام ہی جیسی سور آور یا اشرف ہی اسواسطی اوسکی
تعظیم کی جہت اوسکا کہانا حرام ہی جیسی آدمی اب مین آپ سی پوچہتا ہون کہ
تمہاری دین مین گائی کس وجہ سی حرام ہی اگر اس جہت سی ہی کہ پلید اور خبیث
ہی تو پہر اوسکی پرستش اور تعظیم کیون کرتی ہو اور اگر اس جہت سی حرام ہی کہ
اشرف ہی تو پہر اوسکی چمڑی کا استعمال کرنا کیون جائز رکہتی ہو انتہی رنجیت
لا ہور یہہ سنکر لاجواب ہوا سورج اور چاند ہمیشہ نہا کر سورج کی سامنی
پانی ڈالتی ہین اور بعضی چاند اور سورج کی صورت بنا کر پوجتی ہین انصاف کرنا
چاہئی کہ اسد ایسا مہربان ہی کہ آدمیون کی لئی چاند اور سورج ایسی چراغ
روشن کر دئی ہین کہ ساری جہان مین انکی روشنی پہنچتی ہی جیسی فرمایا حق
تعالی نی وَجَعَلْنَا سِرَاجًا وَهَّاجًا یعنی کیا ہمنی چراغ چمکتا یعنی سورج اور فرمایا
تَبَارَكَ الَّذِي جَعَلَ فِي السَّمَاءِ بُرُوجًا وَجَعَلَ فِيهَا سِرَاجًا وَقَمَرًا مُّنِيرًا
یعنی بڑی برکت ہی اوسکی جسنی بنائی آسمان مین برج اور رکہا اسمین چراغ
اور چاند اوجالا کرنیوالا اس نعمت پر ہمی اسد ہی کا شکر کرنا چاہئی نہ یہہ کہ چاند
اور سورج کی عبادت کرین مثلاً اگر کوئی شخص کسی شخص کی راہ پر اندہیرا دور

کرنیکو چراغ روشن کردی تو اس شخص کو اوس چراغ والیکا احسان مند ہونا چاہی نہ یہہ کہ اوس چراغ کو سلام مجرا کرنی لگی اور سوای چاند اور سورج بعضی اور اجرام فلکی کو بہی پوجتی ہین جیسی بُدھ یعنی عطارد شکر یعنی زہرہ منگل یعنی مریخ برسپت یعنی مشتری سنیچر یعنی زحل راہ کیت یعنی راس ذنب اور ستارونکی پوجا اس لئی کرتی ہین کہ ستاری انکی خواہش کی موافق اپنی تاثیرات ظاہر کرین اور اپنی نحوست انسی باز رکہین اتنا نہین سمجہتی کہ اول تو ستارونکی نحوست اور سعادت ثابت نہین اور اگر ہو بہی تو ایسی ہو جیسی دوائیو نمین گرمی اور سردی اور خشکی اور تری کی استعداد ہوا کرتی ہی اور جب وہ دوا کسی کی استعمال مین آتی ہی اوسوقت خداتعالی اگر اوس نفع نقصان ظاہر کرنا چاہتا ہی تو بموجب اوس استعداد کی گرمی یا سردی خشکی یا تری پیدا کردیتا ہی سواس تاثیر کا پیدا کرنیوالا اللہ ہی مثلاً کاسنی اور خرفہ مین اللہ تعالی نی سردی کی استعداد رکہی ہی پہر کاسنی اور خرفہ کو اتنی طاقت نہین کہ اپنی تاثیر بدل سکین پہر جو کوئی ان دوائیون کی خوشامد کری اور چاہی کہ یہہ دوئیان بموجب اوسکی خواہش کی اپنی تاثیرات ظاہر کیا کرین وہ بڑا بیوقوف ہی سوا سیطرح اگر حقتعالی نی برسپت یعنی مشتری مین سعادت اور سنیچر یعنی زحل مین نحوست کی استعداد رکہی ہو تو اونکو کیا طاقت ہی کہ کسیکی

خوشامد اور التجا سی اپنی تاثیر بدل سکین ستاری بیچاری صرف مجبور اور اللہ کے قابو مین ہین انمین جو خاصیتین اسنی رکہی ہین جیسی سورج مین گرمی اور روشنی اور چاند مین سردی اور روشنی سو فرشتونکی وسیلہ سی ظاہر ہوتی ہین اور ستاری اور فرشتی سب اللہ کی قبضۂ قدرت مین ہین جیسی فرمایا اللہ تعالی نی وَالنُّجُومُ مُسَخَّرَاتٍ بِأَمْرِهِ یعنی ستاری سب اللہ کی حکم مین مسخر ہین اور فرمایا فَسُبْحَانَ الَّذِي بِيَدِهِ مَلَكُوتُ كُلِّ شَيْءٍ وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ یعنی پاک ہی وہ ذات کہ اوسکی ہاتہہ مین ہی ملکوت ہر شی کی اور اوسی کیطرف تم اولٹی جاؤ گی غرض ہندؤنکی معبودونکا بیان کہانتک کیا جاوی ادنی سی اعلی تک اکثر مخلوقات کی پوجا کرتی ہین اور اونکو اپنی حاجت روا اور نفع اور نقصان دینی والی سمجھتی ہین ہای افسوس اصل مالک کو بہول گئی اور اوسکی بندونکو پوجنی لگی بیت نار دوزخ کی ارادی تہن گئی ؛ جو کوئی بندہ بندی بن گئی ؛ اس مقام مین ہندؤنکا یہہ سوال ہی کہ ای مسلمانون تمنی جو اس فصل مین ہماری دین پر کئی اعتراض کئی سو یہہ ساری اعتراض تمہاری دین پر بہی آتی ہین اور سوای خدا کی اورونکو معبود ٹہرانا اور حاجت روا اور نفع اور نقصان کا مختار سمجہنا تمہاری دین مین بہی ہی ہم اکثر مسلمانونکو دیکہتی ہین کہ کوئی کسی کی قبر کو پوجتا ہی ناک رگڑتا ہی چڑہاوا چڑہاتا ہی حاجات طلب کرتا ہی



کوئی تو سید سالار کی نام کا جانور ذبح کرتا ہی کوئی سو امین کا روٹ دیتا ہی کوئی
حضرت امام ضامن کا پیسا بازو پر باندہ کر اونکو اپنا نگہبان جانتا ہی اور کسی نی
پیر دستگیر کو اپنا معبود ٹہرا رکہا ہی اور اپنی حاجت روائی کیواسطی اونکی گیارہوین
کرتا ہی اور کوئی اونکی قبر کیطرف مونہہ کر کی ہاتہہ باندہ کر گیارہ قدم چلتا ہی اور
کہتا ہی یا شیخ عبد القادر شیئاً للہ یعنی ای شیخ عبد القادر کچہہ دو واسطی خدا کی
اور کوئی کہتا ہی یا شیخ عبد القادر المدد اور کوئی کہتا ہی یا محی الدین تم بن
کون لی میری خبر اور کوئی کہتا ہی بو ہر شتاب خبر لی میران کیون اتنا
چیر لایا ہی اور کوئی کہتا ہی اول محی الدین آخر محی الدین ظاہر محی الدین
باطن محی الدین اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر چراغ جلا کر اسکی سامنی ہاتہہ
باندہ کر کہڑا ہوتا ہی اور کوئی پیر دستگیر کی نام پر جہنڈا کہڑا کر کر اوسکی تعظیم
کرتا ہی اور کوئی حضرت امام حسین کا تعزیہ بنا کر رزق و اولاد طلب کرتا ہی
اور کوئی سید سالار اور شاہ مدار سی حاجات مانگتا ہی اور کوئی خواجہ
معین الدین کی قبر سی مال و زر طلب کرتا ہی اور کوئی پیرون سی نفع کی
امید اور نقصان کا خوف رکہہ کر اونکی نیاز دیتا ہی جیسی بابا فرید شکر گنج کی
کہچڑی شاہ عبد الحق کا توشہ حضرت علی کا کونڈا حضرت عباس کی حاضری
تین کوڑی کی نیاز پیر نصیر کی پیر ہبوی کا نمک بندگی صاحب کی قبر کا غلاف اور

کوئی حضرت شاہ قیس کے قبر کو پوجتاہی اور کوئی حضرت بوعلی قلندر کے
قبر کی پوجا کرتاہی اور کوئی حضرت شیخ صدرالدین مالیری کی قبر کو پوجتاہی بکر
وغیرہ چڑہاتاہی اور کوئی شاہ عنایت ولی کی نام چراغ جلاتاہی اور نیاز
ماناہی اور کوئی کسی کی نام پر مٹھی نکالتاہی اور کوئی کسی کی حق مین
جب دعا کرتاہی تو اسکی نام کی ساتھہ اورونکی نام ملا دیتاہی کوئی کہتاہے
اسد اور پنجتن تجکو راضی رکہین اور کوئی کہتاہی اسد اور پیر تیری مشکل آسان
کرین اور کوئی کہتاہی اسد اور رسول تجہپر فضل کرین اور کوئی کہتاہی
اسد غوث الاعظم تیری مراد پوری کرین اور کوئی اسدکا نام نہین لیتا بلکہ
صرف یون ہی کہدیتاہی کہ پیر صاحب محبوب پاک تجہکو خوش رکہی اور بعضی
پیرزادی کہتی ہین دادا پیر تجکو خوش رکہی جد پاک تیری حاجت برلاوی
اور کوئی اسد کی نام کیطرح بزرگون کے نام کا وظیفہ کرتاہی جیسے کوئی کہتاہے
یا علی کوئی کہتاہی یا حسین کوئی کہتاہی یا میران کوئی کہتاہی یا بہیکہہ اور
یہہ بہی جانتی ہین کہ یہہ بزرگ ہماری فریاد ہر وقت سنتی ہین اور ہماری
حال کی خبر رکہتی ہین اور بعضی لوگ اپنی پیر کیصورت کا تصور باندہتی ہین
اس عقیدیسی کہ پیر کو ہماری حال کی خبر ہی اور کوئی اپنی بیٹون کی زندگی
پیرونسی مانگتاہی اور اولاد کی جیتی رہنی کو اونکی نام پیرون کیطرف نسبت

کرتاہی کوئی اپنی اولاد کا نام امام بخش رکہتاہی کوئی پیر بخش کوئی علی بخش
کوئی حسن بخش کوئی حسین بخش کوئی میران بخش کوئی سالار بخش کوئی
عبد النبی کوئی عبد الرسول اور کوئی اپنی اولاد کی سر پر کسی پیر کی نام کی
چوٹی رکہتاہی کوئی کسی کی نام کی بدہی ڈالتاہی جیسی محرم مین لڑکونکی
گلی مین سرخ ڈوری ڈالتی ہین سبز کپڑی پہناتی ہین اور کوئی بابا فرید
نام کی بیڑی ڈالتاہی اور کوئی کسی کی نام پر جانور ذبح کرتاہی اور کوئی کسیکی
نام کی قسم کہاتاہی اور کوئی لڑکونکی بیماری مین سیتلا کو پوجتاہی کسیکی
عورت میران زین خان کی نام مینٹہک دیتی ہی اور بعضی مرد اور عورت جانور
آوازسی بدشگنی وغیرہ لیتی ہین اور بعضی تمہاری ملان کتاب مین فال دیکہکر
کسیکو بتلاتی ہین تجہپر پیر صاحب خفا ہین اسواسطی تیرا لڑکا بیمار ہی کسیکو بتلاتی
ہین تجہپر سید سلطان کی خفگی ہی اسواسطی تجہپر رزق کی تنگی ہی انکی نیاز دلا
اور کسیکو سیاہ پری لال پری کی رنہن یعنی خفگی تبلاتی ہین اور اونکی پوجا کراتے
ہین اور ہم جو اپنی معبودونکی نام پر سالگرام اور مہادیو کا لنگ وغیرہ رکہہ
لیتی ہین تم لوگ بہی اپنی پیرونکی نام کی چہڑی اور جہنڈی کہڑی کرتی ہو
اور ہم اپنی معبودونکی مورتین بناکر پوجتی ہین تم قبرونکی صورتین بناکر پوجتی ہو
جیسی تعزیہ پیر خانہ چلہ خانہ چنانچہ لودیانہ مین ایک خانقاہ پیر صاحب کے نام پر

مشہور ہے اور وہان جاکر سیکڑون آدمی سجدہ کرتی ہین چڑہاوے چڑہاتی ہین روشنی
کرتی ہین اور ہم دیوی کی نام پر جوت جگاتی ہین تم بڑی پیر کی نام پر چراغ
جلاتی ہو اور ہماری بلدیو کا چبوترا ہی تمہاری امام کا چبوترا ہی اور ہمارا ٹہاکر
دوارا ہی تمہارا امام باڑا ہی اور ہم کشن جی کی عبادت مین گاتی بجاتی ناچتی
کودتی ہین تم اپنی پیر کی نام پر مجلسین تیار کرکی ڈہولک سارنگی طبلہ بجوا کر راگ
سنتی ہو ناچتی کودتی ہو اور تمہاری دین کی بڑی بزرگ صوفی اسطور کی
مجلس کو عبادت سمجہتی ہین اور اوسمین وضو کرکی بیٹہتی ہین اور بعضی مسلمان
قبرون کی تعظیم مین کسبیونکو بہی نچواتی ہین اور ہمپر تمنی اعتراض کیا تہا کہ ہندو
کہیل اور تماشی کو عبادت سمجہتی ہین دیکہو یہہ مجلس اور طبلہ سارنگی اور کسبی کا ناچ
بہی تو کہیل اور تماشا ہی ہی پہر جبکہ یہہ سب قباحتین اور سوائی خدا کی اورونکو
نفع نقصان بخشنی والا سمجہنا تمہاری دین مین بہی موجود ہی پہر ہمپر تمہارا اعتراض
بیجا ہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری تمہاری گفتگو دین کی مقدمہ مین ہی اور
ہماری دین کا اصل قرآن اور حدیث ہی اور تمہاری بید اور شاستر ہین سو ہمنے
تمہاری دین کی جن کامون پر اعتراض کیا ہی سو وہ سب کام تمہاری بید اور
شاستر و نمین روا ہین جو ہمنی جہوٹہہ کہا ہو تو تم ہمارا ہاتہہ پکڑ کر کہو کہ یہہ بات
ہماری دین مین روا نہین اور تمنی جو ہمپر اعتراض کیا ہی کہ تمہاری دین مین

سوای خدای اور ونکو معبود تہرانا درست ہی اور سوای اسکی اور بہت سے
باتین جونئی سمجہہ مسلمانونمین رائج ہین اون پر تمنی من بہر کی اعتراض کرلئی
سو یہہ اعتراض ہماری دین پر نہین آسکتی ان باتونمین سی ہماری دین
مین ایک بہی روا نہین اور یہہ سب باتین قرآن اور حدیث کی برخلاف
ہین اور ایسی باتونکو ہماری دین مین شرک اور بدعت کہتی ہین شرک یعنی کسی اور کو
اسکا شریک بنانا اور بدعت وہ کام ہی کہ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زمانہ
مین اور انکی اصحاب کی وقت مین نہوا ہو اور لوگ اوسکو دین کا کام سمجہنی لگین
اور ہماری دین مین شرک اور بدعت کی برابر اور کوئی گناہ نہین ہی اور یہہ کام
بعضی جاہل مسلمانون نی تمہاری ہندو کی صحبت سی اختیار کرلئی ہین سو اونکا
کچہہ اعتبار نہین کچہہ ہماری دین مین یہہ کام جائز نہین بلکہ سراسر مخالف حکم اللہ
اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی ہین اور ہماری دین مین جتنا شرک کی برائی کا ذکر
ہی اتنا اور چیز کا نہین اللہ تعالی فرماتا ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَغْفِرُ اَنْ یُّشْرَکَ بِہٖ وَیَغْفِرُ مَا دُوْنَ
ذٰلِکَ لِمَنْ یَّشَآءُ یعنی اللہ شرک کو نہ بخشیگا اور سوای اسکی جسکو چاہی بخشیگا اور اپنی
حبیب محمد مصطفی صلعم کو فرماتا ہی قُلْ لَّآ اَمْلِکُ لِنَفْسِیْ نَفْعًا وَّلَا ضَرًّا اِلَّا
مَا شَآءَ اللّٰہُ وَلَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ الْغَیْبَ لَاسْتَکْثَرْتُ مِنَ الْخَیْرِ وَمَا مَسَّنِیَ السُّوْٓءُ
اِنْ اَنَا اِلَّا نَذِیْرٌ وَّبَشِیْرٌ لِّقَوْمٍ یُّؤْمِنُوْنَ یعنی تو کہدی ای محمد مصطفی

صلعم کہ مین اپنی جان کی بہلی بری کا مالک نہین مگر جو اللہ چاہی اور اگر مین غیب کی بات جانا کرتا تو
خوبیان جمع کرلیتا اور بچہا و برائی کبہی نہ چہوتی میرا کام یہی ہی کہ عذاب سی ڈراتا ہون
اور بہشت کی خوشی سناتا ہون ایمان والونکو دیکہو باوجودیکہ حضرت
رسول اللہ صلعم کا مرتبہ ساری جہان سی زیادہ ہی اللہ نی نفع اور نقصان
کا مالک اور غیب دان اونکو بہی نہین کیا پہر اور کسی سی نفع اور نقصان کی
امید اور خوف رکہنا اور اوسکو غیب دان سمجہہ کر حاجت طلب کرنا کہان
درست ہوا اور حدیث شریف مین آیا ہی اَلطِّیَرَۃُ شِرْکٌ یعنی جانورون کی
آواز وغیرہ سی شگون لینا شرک ہی اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ اَتٰی عَرَّافًا
فَسَاَلَہٗ عَنْ شَیْءٍ لَمْ یُقْبَلْ لَہٗ صَلٰوۃُ اَرْبَعِیْنَ لَیْلَۃً یعنی جو کوئی آوی خبر
بتانیوالی کی پاس یعنی جیسی کاہن اور نجومی اور رمل پہینکنی والی یا فال
دیکہنی والی یا باہمن وغیرہ کی پاس پہر پوچہی اوس سی کچہہ تو نہین قبول
ہوتی اوسکی نماز چالیس رات اور حدیث شریف مین ہی لَعَنَ اللّٰہُ مَنْ
ذَبَحَ لِغَیْرِ اللّٰہِ یعنی لعنت کری اللہ اوس شخص پر کہ سوای خدا کی اور کی
تعظیم مین جانور ذبح کری اور حدیث شریف مین آیا ہی مَنْ حَلَفَ بِغَیْرِ اللّٰہِ
فَقَدْ اَشْرَکَ یعنی جسنی قسم کہائی سوای خدا کی اور کسیکی پس تحقیق وہ شخص
مشرک ہوا اور تفسیر عزیزی مین لکہا ہی کہ ایک شخص نی حضرت پیغمبر صلی اللہ

علیہ وسلم سی کہا مَاشَاءَ اللّٰهُ وَ لَوْشِئْتَ یعنی جو اسد اور تم چاہو سو ہوگا
حضرت نی فرمایا اَجَعَلْتَنِیْ لِلّٰهِ نِدًّا بَلْ مَاشَاءَ اللّٰهُ وَحْدَهٗ یعنی ٹھیرایا تو نی مجکو اسد کا شریک
یون نہین بلکہ وہی ہوگا جو چاہی اسد اکیلا اس سی معلوم ہوا یون کہنا کہ اسد
اور رسول تجکو خوش رکہی یا اسد اور رسول گواہ ہین اور اسد اور پیر صاحب
تیری حاجت روا کری درست نہین اور حدیث شریف مین ہی لِیَسْأَلْ اَحَدُكُمْ
رَبَّهٗ حَاجَتَهٗ كُلَّهَا حَتّٰى يَسْأَلَ الْمِلْحَ وَحَتّٰى يَسْأَلَ شِسْعَ نَعْلِهٖ اِذَا انْقَطَعَ
یعنی ہر کسیکو چاہی کہ اپنی حاجتین اپنی رب سی مانگی یہانتک کہ نمک بہی اسد ہی
مانگی اور جوتی کا تسمہ ٹوٹ جاوی وہ بہی اسد ہی سی مانگی غرض کہ چہوٹی بڑی
سب حاجات اسد ہی سی مانگی اور کتاب فوز کبیر مین لکہا ہی شرک آن است کہ غیر خدا برای
صفات مختصہ خدا اثبات نماید مثل تصرف در عالم بارادہ کہ تعبیر ازان بکن فیکون
میشود یا علم ذاتی از غیر اکتساب بحواس و دلیل عقلی و منام و الہام و مانند آن
یا ایجاد شفای مریض یا لعنت کردن و ناخوش بودن ازو تا بسبب آن کراہیت
تنگدست یا بیمار و شقی گردد یا رحمت فرستادن بر شخصی تا بسبب آن رحمت فراخ
معیشت و صحیح بدن باشد یعنی شرک وہ ہی کہ اسد کی خاص صفتون مین کسی اور کو
شریک بنادی یعنی اگر سوای خدا کی کسی اور کی حقمین یہہ اعتقاد کری
کہ وہ جو چاہی اوسیوقت ہوجاوی یا اوسکو بغیر حواس جیسی دیکہنی و سننی

وغیرہ کی اور بدون دلیل عقلی اور بدون خواب یا الہام کی علم حاصل ہوتا
یا وہ جس شخص پر خفگی او پھٹکار کری وہ شخص تنگدست یا بیمار یا درآفت
مین گرفتار ہو جاوی اور جس شخص پر رحمت کری وہ شخص تندرست یا فراخ
گذران ہو جاوی یا وہ کسی بیمار کو شفا بخشدی تو اس عقیدہ سی شرک لازم
آتا ہی اس سی معلوم ہوا کہ اللہ کی سوای اور کسی سی رزق یا بیمار کی صحت
اور عمر درازی کا مانگنا اور اسکی خفگی سی ڈر کر یا اوس سی نفع کی امید رکھکر
نیاز دینی شرک ہی اور تفسیر عزیزی مین لکھا ہی اما ہمسر کنندگان در غیر عبادت
پس بسیار اند از انجملہ کسانیکہ در ذکر دیگران را با خدا ہمسر میکنند و نام دیگران را
مانند نام خدا بطریق تقرب ذکر مینمایند و از انجملہ اند کسانیکہ در ذبح و نذر و قربانہا
با خدا دیگران را ہمسر میکنند و از انجملہ اند کسانیکہ در نام نہادن پسر خود را عبد فلان
و عبد فلان میگویند و این شرک در تسمیہ است و از انجملہ اند کسانیکہ در دفع
بلاہا دیگران را میخوانند و ہمچنین در تحصیل منافع بدیگران رجوع مینمایند بالاستقلال
نہ آنکہ توسل بآن دیگران نمایند انتہی مطلب سکا یہہ ہی کہ اللہ کی نام کی مانند
اور کی نام کا وظیفہ کرنا اور عبد الرسول اور بندہ علی و عبد النبی اور بندہ حیدر
علی ہذا القیاس حسین بخش پیر بخش میران بخش پیران دیا لکھا ہیا دسوندہیا محبوب بخش
قلندر بخش بو علی بخش نبوی بخش سالار بخش مدار بخش خواجہ بخش امام بخش

سلطان بخش سالار مسالار نیا وغیرہ اولاد کی نام رکہنی اور سوای خدا کی
اور کی نام پر جانور ذبح کرنا یا نذر منت ماننی یا بلا کی دور ہونیکی واسطی کسیکو پکارنا
اور نفع نقصان اوس ہی سمجہنا یہہ سب کام شرک کی ہین اور کسی بزرگ کا
وسیلہ پکڑنا جیسی یون کہنا کہ یا الہی مین حضرت فلانی کا وسیلہ پکڑکر تجہسی مانگتا
ہون یہہ کہ تو میری فلانی مشکل آسان کری درست ہی اور درمختار مین
لکہا ہی مایفعلونہ من تقبیل الارض بین یدی العلماء فحرام والفاعل
والراضی بہ آثمان یعنی علما اور بزرگوں کی سامنی زمین بوسی کرنی حرام
ہی اور کرنیوالا اور اوسپر راضی ہونیوالا دو نو گنہگار ہین اور حضرت قاضی
ثناء اللہ رحم کتاب ارشاد الطالبین مین لکہتی ہین چنانچہ جہال میگویند
یا شیخ عبد القادر جیلانی شیئاً للہ یا خواجہ شمس الدین ترک پانی پتی جائز
نیست و اگر گوید یا الہی بحرمت خواجہ شمس الدین حاجت مرا روا کن مضائقہ
ندارد یعنی یون کہنا کہ یا شیخ عبد القادر یا ترک پانی پتی جائز نہین اور وسیلہ
دیگر بزرگونکا پکڑکی اللہ سی مانگنا درست ہی غرض ہماری دین مین سوای اللہ کی
اور کو معبود ٹہیرانا اور حاجت روا اور نفع نقصان کا مختار سمجہنا درست نہین
ہی بلکہ شرک ہی اور یہہ جو تمنی کہا کہ صوفی لوگ کہیل اور تماشی کی مجلس کو
عبادت سمجہتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ صوفی بننا بہت مشکل ہی اور

ہماری دین مین صوفی اوسکو کہتی ہین کہ اپنی نفس کی خواہشون کو چھوڑکر
بالکل شریعت کا تابع ہو اور ریاضت اور مجاہدت سی اپنی دلکو صاف کری اور
یہہ لوگ جو اب طبلہ سارنگی وغیرہ سنتی ہین سونی سمجھی اور غفلت کی سبب
ایسی مجلسونمین آتی جاتی ہین سچی صوفی وی ہین جنکی بعضی اخلاق چوتھی
فصلمین بیان ہوئی اور صوفیونکی نزدیک ایکدم بہی خدا کی یادسی غافل ہونا
درست نہین کھیل اور تماشی کا تو ذکر کیا ہی ہماری دین مین کھیل اور تماشا
بہت منع ہی جیسی فرمایا اللہ صاحب نی سورۃ انعام مین وَذَرِ الَّذِیْنَ اتَّخَذُوْا
دِیْنَہُمْ لَعِبًا وَّلَہْوًا وَّغَرَّتْہُمُ الْحَیٰوۃُ الدُّنْیَا یعنی چھوڑدی اونکو
جنہون نی ٹھہرایا طریق اپنا کھیل اور تماشا اور بہولا دیا اونکو دنیا کی زندگی نی
اور سورۃ لقمان مین وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّشْتَرِیْ لَہْوَ الْحَدِیْثِ لِیُضِلَّ
عَنْ سَبِیْلِ اللّٰہِ بِغَیْرِ عِلْمٍ وَّیَتَّخِذَہَا ہُزُوًا اُولٰٓئِکَ لَہُمْ عَذَابٌ مُّہِیْنٌ
یعنی اور بعضی آدمی ایسی ہین کہ خریدتی ہین کھیل کی باتون کو تا بچلا دین
اللہ کی راہ سی بن سمجھی اور ٹھہرادین اوسکو ہنسی وی جو ہین اونکو ذلت کا
عذاب ہی قرآن کی مفسر لکھتی ہین کہ یہہ آیت راگ باجی کی مذمت مین نازل
ہوئی ہی اور مشکوۃ شریف مین لکھا ہی کہ فرمایا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نی
وَاَمَرَنِیْ رَبِّیْ بِمَحْقِ الْمَعَازِفِ وَالْمَزَامِیْرِ یعنی حکم کیا مجکو میری رب نی واسطی مٹانی

معازف اور مزامیر کی معازف اون باجون کا نام ہی جو ہاتہہ سی بجائی جاوین
اور مزامیر وہ جو مونہہ سی بجائی جاوین اور ہماری عین کی چار امام مجتہد فقہ
کی بڑی مشہور ہین حضرت امام ابو حنیفہ رحمہ اللہ حضرت امام شافعی رحمہ اللہ حضرت
امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ حضرت امام مالک رحمہ اللہ سو ان چارونکی نزدیک
باجونکی ساتہہ راگ سنا حرام ہی ہان اتنا جائز ہی کہ کبھی عید کی دن یا بیاہ وغیرہ
مین کوئی دایرہ بجائی یا کوئی غزل وغیرہ جسمین فقط مضمون خوشی کا یا بہادر
بہادری کا بیان ہوگا ئی تو مضایقہ نہین کیونکہ اسقدر مین کچہہ غفلت نہین
حاصل ہوتی اور اسباب پر دوام اور استمرار درست نہین ہی کہ موجب غفلت
ہوتا ہی اور ہماری صوفیونکی اس زمانہ مین چار طریق بڑی مشہور ہین قادری
سہروردی نقشبندی چشتی سو ان چارون طریقون مین سی حضرت محبوب
سبحانی قطب ربانی شیخ عبد القادر جیلانی کہ قادری طریق کی امام ہین اونہون
نی کبھی ایسی مجلس نہین کی بلکہ کتاب غنیۃ الطالبین کہ انکی تصنیف ہی اوسمین
اونہون نی یون فرمایا ہی هٰذَا اِذَا كَانَ خَالِيًا عَنِ الْمُنْكَرِ فَاِنْ
حَضَرَهٗ مُنْكَرٌ كَالطَّبْلِ وَالْمِزْمَارِ وَالْعُوْدِ وَالنَّايِ وَ
الرَّبَابِ وَالْمَعَازِفِ وَالطَّنَابِيْرِ وَالشَّبَّابَةِ وَالْجَعْفَرَانِ
الَّذِيْ يَلْعَبُ بِهِ التُّرْكُ لَا يُجْلَسُ هُنَاكَ لِاَنَّ كُلَّ ذٰلِكَ مُحَرَّمَاتٌ

یعنی جب جائز ہی کہ گناہ سی خالی ہو سو اگر حاضر ہوا وسمین کوئی گناہ کی بات
جیسی طبلہ اور مزمار اور عود اور بانسری اور رباب اور معازف اور طنبوری اور شین
اور شاہد اور جعفران جس سی ترک لوگ بازی کرتی ہین سو نہ بیٹہی اوسجاہ ہ
کیونکہ یہہ سب حرام ہین اور حضرت شہاب الدین سہروردی طریق کی امام ہین
اونسی بہی اسطرح کی مجلس ثابت نہین ہوئی بلکہ اونکی خاص مرید حضرت
مصلح الدین سعدی شیرازی نی کتاب گلستان مین کہاہی کہ مین اول
بسبب ہوا اور ہوس جوانی کی راگ سنا کرتا تہا پہر مینی توبہ کی اب دیکہو کہ
توبہ گناہ سی ہوتی ہی نہ عبادت سی اور نقشبندی طریق کا حال تو ظاہر ہی
کہ انکو راگ پر سخت انکار ہی باقی رہا چشتی طریق سو اس طریق کی پیشوا اونہون نی
بہی باجون کی ساتہہ راگ نہین سنا اور جو کوئی شخص کوئی روایت اون
سی کی بیان کری سو محض غلط اور بی اصل اور افترا ہی ہان اتنا ضرور ہی
کہ بعضی بزرگون نی خلوت مین بیٹہہ کر اپنی مریدون کی زبان سی کبہی کبہی ایسا
راگ سنا ہی جسمین کچہہ اللہ اور رسول کی تعریف یا ایسا مضمون ہو کہ جسکو
سنکر ایک حالت ذوق کی پیدا ہو سو کیا مقدور ہی کہ اوسمین کوئی کام کہیل اور
تماشی کا ہو اور طبلہ سارنگی وغیرہ کا ذکر کیا ہی سو اسطرح کا بہی راگ سب نی
نہین سنا بعضون نی سنا ہی اور بعضی اسپر بہی انکار کرتی رہی ہین

چنانچہ منقول ہی کہ حضرت نظام الدین اولیا رحمہ اللہ کبھی کبھی راگ سنا
کرتی تہی اور حضرت نصیر الدین چراغ دہلی اون کی خلیفہ راگ کی سنّی سی منکر
تہی ایک شخص نی حضرت نصیر الدین سی کہا کہ تیرا پیر راگ سنا کرتا ہی تو کیون
نہین سنتا اونہون نی فرمایا کہ جو پیر کوئی کام برخلاف شرع کی کری تو مرید کو
اوس امر مین پیر کی متابعت کرنی نچاہئی اوس شخص نی اسبات کو حضرت
نظام الدین صاحب سی کہدیا آپ نی فرمایا کہ نصیر الدین سچ کہتا ہی یعنی یہہ
بات حق ہی کہ پیر کی متابعت اوس کام مین کہ برخلافِ شرع ہی درست نہین
اور روایت ہی کہ حضرت قاضی ضیاء الدین صاحب مرحوم سنامی جناب
حضرت نظام الدین صاحب پر بسبب سنی راگ کی انکار رکہتی تہی جب جناب
قاضی صاحب مرض موت مین بیمار ہوئی جناب حضرت نظام الدین صاحب
اونکی بیمار پرسی کو تشریف لیگئی اور مطابق قانونِ شرعی کی اجازت چاہی
قاضی صاحب نی فرمایا کہ اب میرا وقت اخیر ہی مین اپنی اللہ سی ملتا ہون
مین گوارا نہین رکہتا کہ اسوقت بدعتی میری سامنی آوی جناب حضرت
نظام الدین نی فرمایا کہ قاضی صاحب سی کہو کہ بدعتی بدعت سی توبہ کرکی
آیا ہی جب قاضی صاحب نی یہہ بات سنی اوسیوقت اپنا عمامہ دیا اور کہا
حضرت نظام الدین کی قدمون کی نیچی اسکو بچہادو اور عرض کرو کہ اسیر

قدم رکھکر اندر تشریف لاوین یہہ اللہ کی ولی ہین انمین اتنا ہی قصور تہا یعنی
راگ سننا کہتی ہین کہ حضرت نظام الدین نی اوس عمامہ کو ادب سی اوٹھایا
اور سر پر رکھہ لیا اور اندر گئی جب باہر آئی قاضی صاحب بہشت نصیب ہوئی
اور جبتک قاضی صاحب مدفون نہوئی حضرت نظام الدین کی آنسو بند نہوئی
تہی اور اسطرحکا راگ بہی ان بعضی بزرگون نی ان شرطون سی سنا ہی کہ
اوس مجلسمین کوئی آدمی جوان اور عورت اور لڑکا خوبصورت نہو اور قوال
راگ کی مزدوری لینی والا نہو اور راگ کا مضمون کفر اور فسق نہو اور اوسمین
کسی زندہ معشوق کی تعریف نہو اور اوسکی ساتہہ طبلہ سارنگی ڈہولک طنبور
ستار نفیری وغیرہ نہو اور اوسدم نماز کا وقت نہو اور اوس مجلسمین کوئی
مرید کچا نہو دیکہو ایسی بندوبست مین کہیل اور تماشا کہان رہا اور باوجود انکی
اس راگ کو ان بزرگون نی مستحسن نہین جانا اور بلکہ جب کسی عالم نی ان
اون پر انکار کیا او نہون نی اپنی خطا ظاہر کری ہی برخلاف تمہاری بزرگون
کی کہ جنکا شعار کہیل اور تماشا اور فسق اور فجور تہا چنانچہ پہلی بیان ہوچکا ۞
سوال ہندوان اس بیان پر اگر کوئی ہندو ہمپر اعتراض کری کہ بس
تمہاری تقریر سی معلوم ہوا کہ تمہاری بزرگون مین کچہہ بہی طاقت نہین ہی
اور وی محض عاجز تہی کہ جنسی کسیکو نہ کچہہ فائدہ پہنچی نہ نقصان اور ہماری

بزرگ بڑی شکتی مان یعنی قوت والی تھی کہ جتنی لوگ اپنی حاجات مانگتی
اور مراد کو پاتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری تقریر سی یہہ نہین ثابت
ہوا کہ ہماری بزرگون مین کچھہ بھی طاقت نہین ہی بلکہ یہہ بات ثابت ہوئی
ہی کہ وی اسکی شریک نہین ہین اور اسکی آگی عاجز ہین کچھہ ہماری
آگی عاجز نہین ہین اور کسیکو نفع اور نقصان پہنچانا دو طرح ہوتا ہی ایک تو
یہہ کہ وہ خود نفع اور نقصان پہنچانی کا مالک ہو سو یہہ بات تو خاصہ اسد ہی کا ہی
اور کسیکی یہہ شان نہین ہی نہ نبی کی نہ ولی کی دوسرا یہہ کہ وی اسکی
جناب مین کسیکی واسطی دعا کرین اور اسد تعالی اونکی دعا قبول کری سو اس
طرحکا نفع ہماری بزرگونسی ہزارون کو پہنچا ہی اور بعضی ظالمون سرکشونکو
اونکی بد دعا سی نقصان بھی پہنچا ہی اور اسیواسطی ہماری سب علماء
کی نزدیک یہہ درست ہی کہ کوئی شخص زندہ بزرگ سی کہی کہ ای فلانی میری
واسطی اسکی جناب مین دعا کر کہ میری فلانی مراد پوری کری یون نہ کہی
کہ تو میری حاجت روا کر یہان اتنا ہی کہ کوسون اور منزلون سی کسی بزرگ کو
نہ پکاری کیونکہ ہر وقت مین ہر چیز کی خبر سوای اسکی اور کسیکو نہین ہو
اور بعضی ہماری بزرگون کو بعض اوقات مین اسکی بتلانی سی دور کی خبر بھی
ہوگئی ہی چنانچہ پہلی باب کی چوتھی فصل سی ظاہر ہی اب جو ہماری بزرگون

خدا کی خلقت کو فیض پہنچا ہی ذرا کان رکھکر سنو اول سب بزرگونسی بڑی
بزرگ حضرت محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم ہین سو اونکا فیض ایسا پہنچا ہی
کہ اوسوقت سی قیامت تلک جتنی مسلمان مرد و عورت ہین سب حضرت کے
طفیل سی اور اونہین کی ہدایت سی دوزخ سی بچی اور بہشتی ہوئی اور
حدیث شریف مین آیا ہی کہ پیر اور جمعرات کو مسلمانون کی اعمال فرشتی حضرت
کی خدمت مین عرض کرتی ہین حضرت اچھی عملونکو ایسی دفتر مین لکہوا دیتی
ہین کہ کبہی نہ مٹین اور بری اعمال سنکر مسلمانون کیواسطی اللہ سی بخشش
مانگتی ہین دیکہو یہہ فیض ابتک جاری ہی اور قیامت کی دن حضرت کی شفاعت
سی گنہگار بخشی جاوینگی بعضی بدون عذاب کی اور بعضی دوزخ سی نکالی جاوین
گی اور حضرت سی جتنا کچہہ فیض خلقت کو پہنچا ہی اوس ساریکا بیان ہزار کتاب
مین نہ آسکی پر ذرہ انصاف مین چاہئی اسیواسطی خدا ایک لی فرمایا ہے
وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ یعنی ای محمد ہمنی
تمکو ساری جہان کی لئی رحمت بہیجا ہی اور حضرت کی سوای جتنی انبیا علیہم السلام
ہین اونسی بہی اسیطرح کی فیض خلقت کو پہنچی اور انبیا سی پیچہی اولیا ہین
اونسی بہی بہت چیشی فیض کی جاری ہوئی خصوص اس امت مرحومہ کی اولیا
جیسی حضرت کی اہل بیت اور اصحاب اور تابعین جنہنی دین حق دنیا مین پہیلایا

اور ادنسی او تر کر امام جیسی حضرت محمد بن اسمعیل بخاری اور حضرت مسلم
اور حضرت ترمذی اور حضرت نسائی اور حضرت ابن ماجہ اور حضرت ابوداؤد
وغیرہم رح کہ حدیث کی امام ہین اور حضرت ابوحنیفہ اور حضرت شافعی اور حضرت
احمد بن حنبل اور حضرت مالک اور حضرت ابویوسف اور حضرت امام محمد اور حضرت
سفیان اور حضرت زفر وغیرہم رح کہ فقہ کی امام ہین اور حضرت ابوالحسن اشعری
اور حضرت ابوالمنصور ماتریدی وغیرہما کہ عقاید کی امام ہین اور حضرت حسن بصری
اور حضرت جنید اور حضرت شبلی اور حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی اور حضرت محمود
اور حضرت امام غزالی اور حضرت احمد سرہندی مجدد الف ثانی وغیرہم رح کہ علم سلوک
اور تصوف اور معارف کی امام ہین اور سوای انکی اور بہت امام ہین یہان
بعضی مشاہیر کا نام لکہا گیا ہی سو ان لوگون نی خوب غوض اور فکر کر کی قرآن
اور حدیث کی معنی سمجھی اور اوس سی مسلی دین کی نکالی اور لوگونکو پہنچائی
برخلاف تمہاری بزرگون کی کہ کسینی کسی سی دغابازی کر کی اونکی سلطنت
چہین لی اور کسینی لکہہا آدمیونکو بیگناہ قتل کر دیا کسینی کسی کی جورو سے
زنا کیا کسینی کسی کی ناک کاٹ دی کسینی کسی سی بدخلقی کی چنانچہ تہوڑا سا
بیان اوسکا دوسری اور چوتہی فصلمین ہوچکا ہی اور یہہ جو تم نی کہا کہ ہمارا
بزرگ بڑی شکت والا یعنی قوت والی تہی جنسی لوگ اپنی مرادون کو مانگتی

اور حاصل کرتی ہین سو یہی تمہاری شکتیان کہ ساری دیوتی ایک جالندہر دیت کی لڑائی مین کہ بقول تمہاری انہین کا بنایا ہوا تہا عاجز ہوگئی اور اوسے جلندہری لڑکین مین برہما کی داڑہی پکڑکر اوسکو رولادیا اور مہادیو اپنی غصہ کی آگ کو روک نہ سکا اور گنیش کا سر تلاش کرنی لگا نہ پایا اور برہما اور شن ایک آلت کو ناپنی لگی تہاہ نہ پاسکی یہہ سب حال تہوڑا سا مذکور ہوچکا ہی اور سوای اسکی مہابہارت وغیرہ اپنی تاریخون سی دریافت کرو کہ تمہاری بڑی کیسی عاجز تہی سچ تو یہہ ہی کہ بڑی بہری کا زور رکہنا اور عجز اور احتیاج سی پاک ہونا اسدہی کے شان ہی اور کسیکے شان نہین سو مستحق عبادت اور پرستش کا بہی اسدہی اور کوی نہین اسیواسطی ہماری دین کا خلاصہ اعتقاد یہہ ہی کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی اسد کی سوای کوئی معبود برحق نہین اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کی بہیجی ہوئی ہین کہ لوگون کو اللہ کی پیغام پہنچادین اور یہہ جو بعضی جاہل اسدکو چہوڑکر اور کسی سی حاجت مانگتی اور مراد کو پہنچ جاتی ہین سو اوسکا یہہ سبب ہے کہ اسد اپنی بندون پر مہربان ہی کوی کسی سی کچہہ مانگی اسد دینی لگتا ہی تو اوسکو بہر صورت دی دیتا ہی جیسی چہوٹا لڑکا دائی سی ہل جاتا ہی اور مان باپ کو بہول جاتا ہی جب اوسکو کوئی چیز درکار ہوتی ہے تو دائی سی مانگتا ہی باپ جانتا ہی کہ دائی غریب اوسکو کیا دی سکی گی وہ

آپ وہ چیز اوسکو لی دیتا ہی وہ لڑکا نادان سمجھتا تہا کہ یہہ چیز مجکو دائی نی
دی ہی اسیطرح جب کوئی شخص اللہ کی سوا کسی دوسری سی مانگتا ہی اور اللہ اوسکو
دی دیتا ہی وہ نادان جانتا ہی کہ مجکو اوسی شخص نی دی جس سی مینی مانگے
تہی پس اس اعتقاد سی اوسکا شرک زیادہ بڑہ جاتا ہی اور دوزخ کی عذاب مین
پہنسا تا ہی سوال اسمقام مین بعضی ہندو کہ جینی اور سراوگی کہلاتی مین
کہا کرتی ہین کہ ہم لوگ مشرک نہین ہین اور ہم سوای خدا کی اور کو سزاوار
پرستش کا نہین جانتی نہ ہم کشن بشن کو مانین نہ مہادیو کو نہ دیوی کو نہ گنگا
نہ جمنا وغیرہ کو نہ کسی اور کو سوا اوسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک خدا
دو طور پر ہی ایک نرگن پرمیشر جسکی کچہہ صفت ہی نہین اور تم اوسکو محض
معطل جانتی ہو دوسرا ساکار پرمیشر کہ بقول تمہاری ان آدمیون مین سے
کوئی شخص بسبب شایستہ کرداری کی غیب دان بن جاتا ہی اور ایسی پرمیشر
تمہاری نزدیک چوبیس آدمی ہوئی ہین کہ پہلا اونکا آدنا تہہ اور پچہلا اونکا
مہاویر ہی پہلا جسکی نزدیک پچیس پرمیشر یعنی ایک نرگن پرمیشر اور چوبیس
ساکار پرمیشر ہون اوسی زیادہ کون مشرک ہی حکایت اتفاقا ایک دفعہ
بلدہ لاہور مین ایک مسافر ذی عزت صاحب مکنت ساکن شاہجہان آباد سی
ملاقات ہوئی کہ وہی ظاہر مین سراوگی تہی اور مین اون دونون مین اپنا اسلام

مخفی رکہتا تہا تقریبا مینی اوسنی پوچہا کہ لالہ جی مین حیران ہون اسبات مین
کہ دنیا مین جتنی دین ہین ہر کوئی اپنی دین کو حق اور موجب نجات کا جانتا ہے
اور دوسرونکو گمراہ اور جہنمی سمجہتا ہی اوران ساری ہی دینون کا سچ پرہونا
ممکن ہی نہین آخر سب مین ایک دین سچا ہی اور دوسری سب کہ اوسکی
مخالف ہین سب جہوٹی اور گمراہ ہین کیونکہ حق کی مقابلہ مین باطل ہی ہوتا ہی
اب مین یہہ پوچہتا ہون کہ ساری دینون مین سے کون سچا ہی فرمانی لگی کہ سب
دینون مین سی سچا دین وہی جسمین شرک نہین ہی مجہی یہہ بات بہت ہے
پسند آئی اور مینی کہا کہ شرک تو دین مسلمانی مین نہین ہی بولی کہ اسیطرح
پہر مینی کہا کہ ہم لوگ اب کیا کرین اپنی دین موروثی کو چہوڑدین کہنی لگی کہ
جو جو کام سب دینون مین منع ہین جیسی زنا اور چوری وغیرہ ان کامونکو چہوڑ
دینا چاہئی تاکہ سب دینون پر عمل ہوجاوی مینی کہا عبادات فریضہ کسطرح
ادا کرین جیسی نماز کہ مسلمانونکی فرض ہی اور ہندؤن کی منع ہی ایسی موقع پر
کیا کیا جاوی کہنی لگی کہ اسبات کو جرأت چاہئی اسبات سی مین پاگئی
کہ یہہ صاحب فی نفسی مسلمان ہین تب مینی کہا کہ لالہ جی اپنا حال مین آپ سے
مخفی رکہتا ہون اور آپ مجسی مخفی رکہتی ہو اور حقیقت مین جو ہی سو ہی آپ
کہی تو اسیطرح یہہ بات سنتی ہی مین نہایت خوش ہوا اور طرفین

احوال پرسی ہوئی لگی بیتی اپنا اور اپنی دوستونکا احوال ظاہر کیا اونہون
نی کہا مین بہت مدت سی پردہ مین مشرف باسلام ہون اور نماز پنجگانہ ادا
کرتا ہون مگر نفس کی شامت سی حجاب ظاہری دور نہین کیا چنانچہ مجھہ مین
اور اون مین رابطہ دوستی کا محکم ہوا اور وہ بزرگ ابتک پردہ مین مشرف
باسلام ہین اور نام اونکا عبد اللہ ہی حق تعالی اونکو اسلام ظاہری عطا
کری اور دونو جہان مین خوش رکہی فائدہ بعضی ہندو نانک پنتہی یہہ گمان
رکہتی ہین کہ ہم شرک سی خالی ہین اور ہماری بابا نانک اور دوسری گورون
نی شرک نہین کیا اور بابا نانک کی کلام مین توحید کا مضمون بہت ہی سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر بقول تمہاری بابا نانک نی شرک نہین کیا لیکن مشرکون
سی بیزار ہو کر علحدہ کیون نہو گیا اور پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا حکم کیون نہ مانا
اور شرک سی بچنا ہی اللہ کی نزدیک جب قبول ہوتا ہی کہ اللہ کی رسول کی
متابعت کری اور اگر یہہ کہو کہ بابا نانک نے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کو پہچانا او
حضرت کے تعریف اپنی تصنیفات مین کری ہی جیسی کہا ہی کہ باجہ بدون
باجھ محمد بھگت آجائین عبادت نیانی ضائع ॥ वाज मतंमद भगत गइजा सी ॥
یعنی بدون متابعت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی عبادت ضائع ہی اور یہہ بہی
کہا ہی پہلا نام خدا، دادوجا نام رسول تیجا کلمہ پڑہ لی نانک کا چودرگہ (تا درگاہ مین)

॥ पहतआवांग खुदायदा दूजानामरसूल ॥ پوین قبول
پڑی قبول

॥ तीजाकलमापढ़लेना जोदरगहपवैंकबूल ॥

سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر یہہ بات حقیقت مین بابا نانک لی کہی ہی تو تم کو بابا
نانک کی چیلی ہو اپنی گورو کا حکم مانو جلد کلمہ شریف اعتقاد سی پڑہو مسلمان
بن جاؤ تاکہ درگاہ مین قبول پڑو اور تمہاری گورو گوبند سنگہ جی تو ظاہر شرک کیا
کہ بت پرستی یعنی مینا دیوی کی پوجا کری اس تمنا پر کہ اپنا مذہب جاری کری
اور ہوم کیا اور ایک اپنی سکہہ یعنی چیلی کا سر کاٹ کر دیوی کی بلی یعنی قربانی
کری اور ہوم مین جلا دیا اور اوسنی دیوی کی مناجات مین یون کہا ہی
کہ کرشن بشن کب ہو نہ دہیاؤن ؛ جو یہہ چاہون تمسی پاؤن ؛ اس کلام
یعنی نہ پکاردن اور نہ پوجون ۱۲
سی صریح شرک معلوم ہوتا ہی کہ دیوی کو اللہ کا شریک بنا دیا اور تمہاری
دس گرنتھی پوتھی مین لکہا ہی ؎ پرتھمے بہگوتے سمرکے گورو نانک
لئی دہیای ؛ یعنی اول دیو کو پوجکی گورو نانک لی اوس سی مدد مانگی ؛
انگت گورلی امرداس رامداسی ہوی سہای ؛ یعنی دیوی انگت اور امرداس
اور رامداس کی مددگار ہوئی سمرو ارجن ہرگوبند سمرو سیری ہرراے ؛ یعنی
ای لوگو ارجن اور ہرگوبند اور ہرراے کا نام جپو ؛ سیری ہرکشن جی دہیائی
جس ڈٹہی سب دکہہ جای ؛ یعنی ہرکشن کو یاد کری مدد چاہی جس کی دیکہنی

سی سب دکھ جاتا رہی ۔ تیغ بہادر سمرئے گھر نونده آوی دہاوی ۔ یعنی
بہای حتی ۱۲ بہای حتی ۱۲
تیغ بہادر کا نام جپنا چاہی ۔ تاکہ گھر مین نعمت آوی دوڑ کر ۔ جی سب تہاین
ہوی سہای ۔ یعنی ای صاحب تمام جگہہ مددگار ہو ۔

प्रथमे भगौती सुमरि कै गुरु नानक लई ध्याय अंगद तें गुरु
अमरदास रामदासे होइ सहाय अरजन हरगोबिंद नूं
सुमिरों श्री हरिराय श्री हरकृस्नजी ध्याइये जिस डिठे
सब दुख जाय तेग बहादर सुमिरये घर नौ निध आवें धाय
जी सब थांई होइ सहाय

دیکھو یہہ کلمین صریح شرک کی بہری ہوئی ہین اور تمہاری مذہب کو پنڈت
لوگ بدعتی فرقہ جانتی ہین اور تمہاری تواریخون مین جنکو جنم ساکہی کہتی
ہین ایسی باتین دوراز عقل ہین کہ تمہاری مذہب کی بطلان پر صریح دلالت
کرتی ہین مگر غور سی بنظر انصاف و تحقیق دیکہنا چاہی اللہ سب ہندوون کو
ہدایت کری آمین یا رب العالمین

فصل ساتوین مذہبون کی اختلاف

مین ہماری دین اسلام کی تہتر فرقی مشہور ہین کچہہ مسایل قیاسی ان
سب فرقون کی آپسمین مختلف ہین مگر اصل الاصول اعتقادیات مین اور
اکثر مسایل کلیہ مین سب فرقون کو اتفاق ہی اختلاف نہین مثلا اللہ تعالی

کا خالق اور مالک اور وحدہ لا شریک لہ اور جامع جمیع صفات کمال اور سب
نقصان کی صفتون سی پاک جاننا اور سوای اسد کی اور کی عبادت کو کفر سمجہنا
اور سب پیغمبرونکو اسد کی بہیجی ہوی برحق جاننا اور سب فرشتونکو برحق
جاننا اور جتنی کتابین اسنی پیغمبرون پر اوتاری ہین سب کو برحق سمجہنا اور
قیامت کی دن حساب ہونیکو اور بہشت اور دوزخ کو سچ جاننا اور مسلمانونکا
ہمیشہ بہشت مین رہنا اور کافرونکا بہشت سی بی نصیب ہونا اور دوزخ مین
جلنا اور سترہ رکعت نماز کا دن اور رات کی پانچ وقت مین فرض ہونا اور ایک
مہینی کی روزی ایک برس مین فرض ہونی اور کعبہ کا حج اور مال کی زکوة
صاحب توفیق پر فرض ہونا اور ماں باپ کی خاطر اور اطاعت اور کنبی کی لوگون
اور ہمسایون سی مروت کرنی اور خدا کی رحمت کی امید رکہنی اور اوسکی عذاب کا
خوف کرنا اور شریعت اور سب کتب آسمانی اور انبیا اور ملائکہ کا ادب رکہنا اور زنا
اور چوری اور رشوت ستانی اور ظلم اور حرام خواری اور شراب خوری اور
جوہ بازی اور حسد اور غیبت اور ریا اور تکبر اور رعونت وغیرہ ظاہر اور باطن کی
گناہونکو برا سمجہنا ان باتون پر ساری ہی فرقی اسلام کی متفق اللسان ہین کسیکو
کچہہ اختلاف اور انکار نہین اور بعضی مسائل فروع اور جزئیات مین کچہہ اختلاف
بہی ہی اور سبب اس اختلاف کا کچہہ یہہ نہین ہی کہ اسد اور رسول کی کلام



مختلف ہین اللہ اور رسول کی کلام مین تو ایک ذرہ بہر اختلاف نہین ہی البتہ
آیات اور حدیثون کی معنی کسیکی سمجھہ مین کسیطرح آئی اور کسیکی دانست مین
طرح یا کسی حدیث کی راوی کو کچھہ سہو ہوگیا اوسنی غلطی سی دوسری طور پر
بیان کردیا اور صاحب مذہب نی اوسکو بیشک سچ جانکر اوسپر عمل کیا اور
سوای اسکی اور بہی کئی سبب اختلاف کی ہین جنسی صاف معلوم ہوتا ہی
کہ اللہ اور رسول کی کلام مین کچھہ اختلاف نہین اسپر بہی ساری ہی فرقے
متفق ہین کہ اللہ اور رسول کی کلام مین کچھہ اختلاف نہین اور بلکہ یہہ اختلاف
قیاسی اور عقلی ہی پہر اس اختلاف مین ہم سبکو حق پر نہین جانتی بلکہ یون
جانتی ہین کہ ان سب سی ایک فرقہ حق پر ہی اور حق والی وہ لوگ ہین کہ
حضرت کی اور حضرت کی اصحاب کے سنت یعنی چال چلن جن مین موجود ہی اور
حضرت کی حکم اور چال چلن سی کمی بیشی نہین کرتی اسواسطی اوس فرقہ کا
نام اہل سنت ٹہیری اور ہندوون کی دین مین فرقہ تو بیشمار ہین چنانچہ کئی
سو مذہب ہندوونکا ہی لیکن انمین بڑی مذاہب چھہ شاستر ہین اور اون چھہ
شاسترون کی اصل الاصول اور بڑی بڑی اور کہلی کہلی مسایل مین بڑا
اختلاف ہے لیکن باوجود اتنی اختلاف کی ہندو ان چھہون شاسترون کو سب
یعنی برحق مانتی ہین اور یہہ بات عقل کی نزدیک نہایت ہی محال ہی کہ باوجود

اس اختلاف کے سبب برحق ہوں اور کوئی خطا پر نہو چنانچہ تہوڑا سا بیان
اسکا اسی باب کی پانچوین فصل مین ہو لیا ہی اب صرف اون شاستروں کے
نام اور بعضی اصول مسایل اختلافی بیان کرتا ہون پہلا بیدانت
شاستر نکالا ہوا بیاس کا اور اوس شاستر والی لوگ بیدانتی کہلاتی
ہین اونکی نزدیک سوای خدا کی کوئی چیز موجود نہین ہی اور تمام مخلوقات کو
خیال خواب جانتی ہین کہتی ہین کہ جب برمہ یعنی خدا مین مایا کی جنبش ہوی
تب وہ ایشر کہلایا گیا اور ایشر تین قسم ہوا رج گن پیوند سی برہما ہوا اور ست
پیوند سی بشن ہوا اور تم گن کی پیوند سی شب یعنی مہادیو ہوا برہما پیدا کرنیوالا
بشن پالنی والا شب فنا کرنیوالا غرض بقول انکی سب امورات دنیا کی انہین
تینون سی علاقہ رکہتی ہین اور برمہ یعنی خدا محض معطل ہی اور یہہ تینون
بہی حقیقت مین آپ برمہ ہین مایا کی جہت سی ایشر کہلاتی ہین اور جب کہ برمہ کو
اِبدیا یعنی بیدانشی کا پیوند ہوا تب وہ جیو یعنی جاندار کہلایا یعنی یہہ ساری جاندار
آپ برمہ ہین اِبدیا یعنی بیدانشی کی سبب سے اپنی آپ کو جیو جانتی ہین انکی نزدیک
برمہ یعنی خدا اور ایشر یعنی برہما بشن شب اور جیو یعنی جاندار یہہ سب کچھہ ایک ہی
وجود ہی اور اِبدیا کو اگیان بہی کہتی ہین سو اگیان انکی نزدیک دو قوت رکہتا ہے
ایک بکہیپ شکت یعنی پیدا کرنیکی قوت یعنی جسکی سبب جاندار پیدا ہوا ہی دوسری

اوزن شنکت یعنی عقل کی دبالینی کی قوت اور حکمت انکی نزدیک یہہ ہی کہ بیدانشی دور ہو جاوی اور جیو کہ بسبب گیان کی اپنی آپ کو جیو سمجھہ رہا ہی اپنی تئین برمہ یعنی خدا سمجھہ لی تا کہ جینی اور مرنی سی چہوٹ جاوی اور ابدیا کی حق مین بیدانتی دو مذہب رکہتی ہین بعضی کہتی ہین کہ ابدیا ایک ہی انکی نزدیک نجات کسیکو حاصل نہین ہوئی ہی اور بعضی کہتی ہین کہ ابدیا بہت ہین انکی نزدیک بہتیرونکو مکت حاصل ہو چکی ہی کیونکہ مکت انکی نزدیک حاصل ہونا گیان یعنی دانش کا ہی جس کسی کا اگیان یعنی بیدانشی دور ہوا اوسکو گیان حاصل ہوا اور اوسنی آپکو خدا سمجھہ لیا اوسکی مکت ہو گئی اور یہہ بہی کہتی ہین کہ اگیان کی تین گن یعنی صفت ہین رج جس سی خواہش اور غم اور خوشی حاصل ہو ست جس سی عقل اور خوشحالی و آسودگی حاصل ہو تم جس سی غصہ او رجہالت اور تن آسانی حاصل ہو اور پہلی معلوم ہو چکا ہی یہہ تینون گن برمہ یعنی خدا سی پیوند پاتی ہین اور قیامت کی باب مین جو انکا مذہب ہی سو پانچوین فصل مین بیان ہو چکا ہی دوسرا میمانسا شاستر نکالا ہوا جیمن رکہہ کا ہی اور اوسکی شاگرد دو تہا جنکی نام یہہ ہین مراری مصر کمارل بہت پربہاکر گر اور اس شاستر والونکو میمانسک کہتی ہین انکی مذہب مین حق تعالی کو خالق نہین جانتی اور کہتی ہین کہ جو رنج اور راحت اور اقبال اور ادبار

اور خوشی اور غم وغیرہ جو کچھہ پیدا ہوتا ہی کرم یعنی عملون سی ہی اور جیسی
کہ بید انتی تینون ایشر ونکو نایب اور مظہر خدا جانتی ہین ویا اینک اسباب کو
نہین مانتی اور کہتی ہین کہ انہین آدمیون مین سی کبھی کوئی برہما بن جاتا ہی
کوئی شب اور جہانکا ابتدا اور انتہا نہین مانتی اور پہاڑون اور دریا ونکو ابدی
جانتی ہین اور جسمونکا مرکب ہونا اجزاء صغار سی جانتی ہین جز لایتجزی ہی
منکر ہین اور مکت کا وسیلہ انکی نزدیک گیان اور کرم دونون ہین اور آدمی کو اپنی
عملونکا مختار جانتی ہین اور بید ازتہہ انکی نزدیک وسن ہین چنانچہ بید ازتہہ کا ذکر نیا
شاستر کی بیان مین ہوگا انشاء اللہ تعالی تیسرا نیایی شاستر نکلا ہوا گوتم
کا اور اوس شاستر مین اکثر بیان ہی حکمت فلسفی اور منطق اور مناظرہ کا اگرچہ بعضی
ہندو اس شاستر کو بید کا انگ یعنی عضو نہین جانتی یعنی بید سی باہر جانتی ہین
لیکن تب بہی انکی نزدیک یہہ شاستر مردود نہین ہی اور جو لوگ اس شاستر کی
واقف اور پڑہنی والی ہین نیایک کہلاتی ہین اس شاستر کا خلاصہ یہہ ہی کہ
انکی نزدیک خدا تعالی کی ابتدا اور نہ انتہا اور پیدا کرنیوالا ہی اور کہتی ہین کہ
خدا تعالی اپنی پیدا کی ہوئی ایک صورت سی تعلق پکڑتا ہی اور اوسکی وسیلہ سی
لوگونکو ایک کتاب پہنچاتا ہی اور اوس کتاب کی چار قسم ہین ایک رگ بید
دوسرا اجر بید تیسرا سام بید چوتہا اتہرون بید اور ہمیشہ رہنا بہشت اور دوزخ

ین نہین مانتی اور خدا کی صفتین آٹھہ جانتی ہین اور تین سی چہہ صفتونکو
قدیم جانتی ہین گیان یعنی ہر چیز کا جاننا پربھتن یعنی تدبیر اچہا یعنی خواہش
سنکہیا یعنی گنتی مین ایک پرمان یعنی مقدار ازلی انتہا پرتہکتو یعنی تشخیص اور
تیز اور دو صفتون کو حادث جانتی ہین سنجوگ یعنی پیوند بیباگ یعنی جدا ہونا
اور جو موجودات ہی انکی نزدیک سولہہ پدارتھہ یعنی اصل سی باہر نہین اور
سولہہ پدارتھہ کا بیان دراز اور سمجھنا انکا تفصیل وار مشکل ہی اسواسطے
یہان صرف انکی نام لکہی جاتی ہین پرتیچہ پرمان پرمیی سنشی درشٹانت
سیدہانت اویو ترک نرنی باد جلپ بتانڈا ہیتو آبہاس چہل جات
نگرہستان اور نیایک اعتقاد رکہتی ہین کہ وسیلہ مکت یعنی نجات کا یہہ ہی
کہ ان سولہہ چیزونکو جیسی کہ ہین دریافت کری اور عالم انکی نزدیک قدیم ہی
لیکن فنا ہو جاویگا چنانچہ کچہہ حال اسبات کا پانچوین فصل مین بیان ہو لیا
چوتہا بیشیشک شاستر کنادکا اور اس مذہب والونکو بیشیشک
کہتی ہین یہہ شاستر اکثر مسایل مین نیای شاستر سی موافق ہی لیکن پدارتھہ
انکی نزدیک سات ہین درب گن کرم سامان بسیکہہ سموای ابہاؤ
پانچوان سانکہہ شاستر کپل کا اس شاستر والی خدا کو خالق نہین
جانتی بلکہ ہر چیز کی پیدایش پرکرتی سی جانتی ہین یعنی پرکرتی کو علت اولی جا

ہین اور عالم کو قدیم جانتی ہین اور فنا ہونا کسی شی کا نہین مانتی کہتی ہین کہ
معلول علت مین آجاتا ہی اور اس شاستر مین بڑی بحث چار چیز کی ہی جنکو
چارت کہتی ہین پہلا تت پرکرتی کہ انکی نزدیک ہر چیز کی کارن یعنی سبب
اور یہہ پرکرتی کارج یعنی مسبب نہین ہوتی اور صفت اوسکی یہہ ہی ایک جوہر
قدیم بیدانش ہر جگہہ موجود رج گن والی تم گن والی ست گن والی دوسرا
تت پرکرتی بکرتی کہ بعضی چیزون کی کارن یعنی سبب اور بہ نسبت بعضی چیزون
کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور یہہ تین قسم پر ہی پہلا قسم مہتت جسکو بدہ
بہی کہتی ہین دوسرا قسم آہنکار اور یہہ تین طور پر ہی اگر اوسمین ست گن کا
غلبہ ہی تو سکرت آہنکار کہلاتا ہی اور اگر اوسمین رج گن کا غلبہ ہی تو تیجس آہنکار
کہلاتا ہی اور اگر اوسمین تم گن کا غلبہ ہی تو بہوتاد آہنکار کہلاتا ہی تیسرا قسم
تن ماترا اور وہ پانچ ہین سبد یعنی آواز سپرس یعنی ایک چیز کا دوسری
چہونا روپ یعنی شکل رس یعنی ذائقہ گندہ یعنی بو تیسرا تت بکرتی کہ
کارج یعنی مسبب ہوتی ہی اور کارن یعنی سبب نہین ہوتی اور یہہ دو
نوع پر ہی ایک اندری یعنی حواس اور بعضی اعضا ہی دوسری پانچون
عنصر اور یہہ پانچون عنصر پانچون تن ماتر سی موجود ہوئی ہین آکاش
سبد سی پون سپرس سی اگن روپ سی جل رس سی پرتہی گندہ سی
آواز ۱۲ ہوا چہونا ۱۲ آتش ۱۲ شکل ۱۲ پانی ۱۲ ذائقہ ۱۲ زمین ۱۲ بو ۱۲

چوتھا مت نہ پرکرتی نہ بکرتی کہ نہ معلول ہی اور نہ علت یعنی نہ سبب
ہوتی ہی نہ مسبب اور اوسکو پرکھہ اور آتما بھی کہتی ہین آور پرکھہ دو قسم پر ہی
ایک جیو آتما یعنی نفس ناطقہ اسکو بھی قدیم جانتی ہین دوسرا پرم آتما یعنی خدا
تعالی یہہ لوگ اعتقاد رکہتی ہین اسبات پر کہ جب پرکرتی کا پیوند ہوتا ہی پرکہہ
سی جہان کی پیدایش ہوتی ہی اور کہتی ہین کہ پرکرتی اندھی ہی اور آتما
یعنی پرکہہ لنگڑا ہی یعنی یہہ دونو بغیر پیوند ایک دوسری کی کچہہ نہین کر سکتی
اور کہتی ہین کہ وقت پرلی یعنی فناء عالم کی تینون عرض یعنی رج گن اور
ست گن اور تم گن برابر ہوتی ہین اور وقت پیدایش عالم کی ست گن غالب
ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی الغرض انکی نزدیک جب پرکرتی کو پرکہہ سی پیوند ہوتا ہی اور
ست گن غالب ہوتا ہی تب مہتت پیدا ہوتا ہی اور مہتت سی اہنکار اور اہنکار سی گیارہ
اندریان اور پانچ تن ماترا اور پانچ تن ماترسی پانچ عنصر جسمی پیدا ہوا ہی اور وقت فنا ہونی جہان کی
پانچون عنصر پانچون تن ماترمین فنا ہو جاتی ہین اور پانچ تن ماترا اہنکار مین اور اہنکار مہتت مین
اور مہتت پرکرتی مین چھٹا پاتنجل شاستر کا لاہوا پتنجل کا اکثر باتون مین سانکھہ شاستر
سی موافق ہی اور بقول اس شاستر کی مکت یعنی نجات بدون جوگ یعنی ریاضت
کی نہین حاصل ہوتی اور سوای ان چھہ شاستروں کی تین شاستر اور ہین
کہ وہ برہمنون کی نزدیک مردود ہین ایک جین شاستر کا لاہوا جین کا ہی

شاستر والی اعتقاد رکھتی ہین کہ آدمی نیکوکاری سی ہمہ دان بن جاتا ہی
پھر اوسکا کلام خدا کا کلام ہوتا ہی اور اوسکو ساکار پیشہ کہتی ہین اور جانتی
ہین کہ جو بیس آدمی ایسی ہوئی ہین پہلا اونکا آدناتہ اور پچھلا مہاویر اور خدا
تعالی کو نرگن پرمیشر یعنی خدای بی صفت جانتی ہین یعنی خدای تعالی انکی نزدیک
کچھ چیز کرنیوالا نہین بلکہ معطل ہی اور انکی نزدیک عورت کی مکت نہین ہوتی
جبتک مرد کی جنم مین نہ آوی اور بعضی انکی ثواب حاصل کرنیکو غذا ترک کرکی
مرجاتی ہین اس کام کا نام سنتھارا ہی برہمن اس فرقہ سی ایسی متنفر ہین کہ
شیر یا ہاتی کی مونہہ مین چلی جانا بہتر جانتی ہین اس سی کہ ان لوگون کی ساتھ
آوین دوسرا بودہ شاستر نکلا ہوا بدہ کا اور نام اوسکا شاکمن بھی کہتی ہین
پیتا راجا شدھوتن کا حاکم ملک بہار کا اور اوسکی ماکا نام مایا ہی کہتی ہین کہ شاکن کی
ناف سی پیدا ہوا ہی اور برہمن لوگ اس شخص کو دس اوتارون مین سی
نوان اوتار جانتی ہین اور اس مذہب کو اوستی نہین جانتی اور اس مذہب والی
بہی خدا کو خالق نہین جانتی اور جہان کا ابتدا اور انتہا ہونا نہین مانتی کہتی ہین
کہ ہر آن مین جہان فنا ہوتا ہی اور ہر آن مین پیدا ہوتا ہی اور یہہ لوگ
نہانا دہونا بہت کرتی ہین مردار کو کہا لیتی ہین کہ یہہ خدا کا مارا ہوا ہی آپ
جاندار کو نہین مارتی زمین سی گہانس نہین اوکہاڑتی عورت کی صحبت کرنیکو

اچھا نہین جانتی ہیں تیسرا مذہب ناستک لکا لاہوا چارباک کا اس مذہب والے سوائی عنصرون کی کسی چیز کو موجود نہین جانتی کہتی ہین کہ سب کچھہ انہین عنصرون سی ہوا ہی انکی نزدیک جو چیز حواس سی معلوم ہو بس اوسیکو موجود جانتی ہین معقولات پر یقین نہین رکہتی خدای تعالی کا ہونا بھی نہین مانتی بہشت اور دوزخ سی منکر ہین بہشت اسبات کو جانتی ہین کہ آدمی کی خواہشین پوری ہوتی رہین اور دوزخ یہہ کہ کسی غیر کا محکوم ہو اور تمام زندگی کا صرف عیش اور عشرت دنیاوی اور نام آوری کو جانتی ہین فقط ہندون کے مذہبون کا بیان مختصر پورا ہوا پر اسمقام پر جو کچھہ اعتراض وارد ہوتی ہین سو عقل والون کی نزدیک ظاہر ہین سو مینی اسکچھہ صرف خلاصہ ان شاسترونکا بلا تعرض بیان کر دیا ہی اور صاحبانِ عقل کو اس فصل مین گنجایش گفتگو کی بہت ہی اور بڑا بہاری اعتراض ہونا اختلاف کا ہی **فصل آٹھوین بیچ بیان دعوت کی** دعوت سے مراد ہی اور دین والونکو طرف دین حق کی بلانا سو ہماری دین مین ضرور ہی کہ اور دین والونکو خبر کر دین اسبات کہ جناب محمد مصطفے صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کیطرف سی پیغمبر برحق اور ختم الانبیا ہین جو شخص انکی دین کو اختیار کریگا اللہ کی امان مین آجاویگا اور جو نمانیگا ہمیشہ کا جہنم رہیگا لیکن جو شخص مسلمان ہوا چاہی تو فرض ہی کہ اول اسکو

لقین کرین کہ سوای اللہ کی اور کوئی معبود اور عالم اور مالک حقیقی نہین ہی
اور محمد مصطفی صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندی اور بہیجی ہوی ہین پہر اوسکو
ایمان کی صفتین سکہا وین اور مستحب ہی کہ پہر اوسکو غسل دلاوین اور جو شخص
کسیکو مسلمان ہونی مین کہی کہ تو ابہی توقف کر پہر مسلمان ہو جائیو یا یون کہی
کہ مین تجہی مسلمان نہین کرتا تو کہین اور جگہہ جا کر مسلمان بن جا تو یہہ کہنی
والا کافر ہو جاتا ہی اور جو شخص مسلمان ہوی پہر ہر مسلمان کو اوسکی خاطرداری
لازم ہی اور اللہ کی نزدیک اوس شخص کا مرتبہ زیادہ ہوتا ہی حضرت شیخ سعدی
علیہ الرحمۃ فرماتی ہین بیت بحمد اللہ آنکس مسلمان شدہ ٭ اگرچہ گدا بود
سلطان شدہ ٭ اور ہندون کی دین مین اور دین والی کو ملانا ہرگز درست
نہین بلکہ اونکی جو چار قوم مشہور ہین اونہین کی بہی ایک قوم دوسری
قوم مین نہین مل سکتی اور جو کوئی ہندو مسلمان بن جاوی اور پہر ہندو
ہوا چاہی اوسکو بہی پہر ہندوؤن مین ملانا درست نہین یہان مین ہندوؤن سی
دو سوال کرتا ہون پہلا سوال یہہ کہ تمہارا دین خدا کیطرف سی
یا نہین اگر کہو کہ خدا کیطرف سی نہین تو چاہی کہ اس دین کو چہوڑ دو
اور اگر کہو کہ خدا کیطرف سی ہی تو مین کہتا ہون کہ خدا کی رحمت عام ہوتی
ہی اور جو دین کہ خدا کیطرف سی ہو چاہی کہ ہر کسیکی لئی عام ہو پہر کیا وجہ

کہ سوای ہندؤن کی اور سب اس رحمت سی بی نصیب رہین کسیکو اسمین
دخل نہو دیکہو دین مسلمانی کہ بلاشبہہ اللہ کیطرف سی ہی ہر کسیکی لئی عام
ہی یہودی نصرانی مجوسی برہمن کہتری بیس شودر چوہڑا چمار جو اسدین
مین آوی گناہون سی پاک ہوجاوی تمہارا دین کیا کامل ہوا کہ جسمین سوا
ہندؤن کی اور کسی کی گنجایش نہین بلکہ کہتی ہو کہ ہندؤن مین بہی سوا
برہمن کی اور کی مکت یعنی نجات نہین ہوتی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کی
پانچوین فصل مین ہولیا اور دوسرا سوال یہہ ہی کہ تمہاری نزدیک
ہمارا مسلمانونکا دین خدا کیطرف سی ہی یا نہین اگر کہو کہ خدا کیطرف سی ہی
تو مین کہتا ہون کہ ہماری دین سی یقیناً ثابت ہی کہ جو کوئی اس دین مین
نہ آویگا وہ شخص بلاشبہہ ہمیشہ کا دوزخی ہوگا تو تمکو چاہی کہ مسلمان ہو
جاؤ کیونکہ جو دین خدا کیطرف سی ہو اوسکا حکم ضرور ماننا چاہیٔ ورنہ خدا کی
غضب مین آجاؤگی اور جو یہہ کہو کہ تمہارا دین خدا کیطرف سی نہین ہی تو
مین کہتا ہون کہ بفرض محال اگر معاذ اللہ ہمارا دین خدا کیطرف سی نہین ہی
تو ہم لوگ کیا کرین اپنی نجات حاصل کرنیکو کونسا دین اختیار کرین ہمارا
دین کہ بقول تمہاری خدا کیطرف سی نہین ہی آیا تمہاری دین مین کوئی
طریق عبادت کا ہماری واسطی لکہا ہی یا نہین اگر کہو کہ لکہا ہی تو پہر مسلمان



ابھی دین مین لیون نہین بلایا کرلی اور اگر کہو کہ نہین لکھا تو مین پوچھتا
ہون کہ ہمارا کیا حال ہو تم ہماری دین کو خدا کیطرف سی نکالو اور تمہاری
دین مین ہماری گنجایش نہو کیا ہمکو خدا نی عبث ہی پیدا کیا ہی تبلاؤ اسکا کیا
جواب ہی حکایت جب کہ مین اپنا اسلام مخفی رکھتا تہا تو اون دنون مین
بعضی اشنا ونکو دین اسلام کیطرف رغبت دلایا کرتا تہا چنانچہ بفضل الہی
وہان گیارہ ہندو میری سمجہانی سی پردی مین مسلمان بہی ہوی اور اون
دوستون کی خاطر اکثر اوقات ہندؤن سی بحث اور چرچا رہا کرتا تہا اور عجب
طرح کی صحبت تہی کہ اوسکی لذت سی اب تک دل بہرا ہوا ہی اور دعا کرتا ہون
کہ حق تعالی اون لوگون کو ظاہر مسلمان کری چنانچہ بڑی بڑی پنڈت کہ
دین سی خوب واقف تہی بحکم الحق یعلو ولا یعلی کی اس بحث مین مغلوب ہوی
اس عرصہ مین ایک آشنا جسکو مدت سی ہم کہی شخص دین اسلام کی رغبت
سہی تہی کہنی لگی کہ فلانا پنڈت اگر دین کی بحث مین قایل ہو جاوی تو مین بہی
دین اسلام اختیار کرون چنانچہ بصلاح سب دوستون کی وہ پنڈت کہ
اور شہر مین تہا بلایا گیا اور اوسکو چہہ شاسترون مین دخل تہا اور بحث اور
ہونی لگا پندرہ دن تک مباحثہ ہوتا رہا اور طرح طرح کی تقریرین ہوا
تہین اور اوس پنڈت کو میرا مسلمان ہونا معلوم نتہا بلکہ لون جانتا تہا کہ لیوا

ہندی اور مسلمانون

مناظرہ کرتا ہی ایک رات مجہی القا ربانی سی ایک تقریر سوجہی دوسری دن
مینی اوس تقریر سی گفتگو شروع کی پہلی مینی سوال کیا کہ پنڈت جی مین آپسی
پوچہتا ہون کہ اگر مسلمان اپنی دین و طریق پر قایم رہین تو انکی مکت ہوگی
یا نہین بولا کہ ہان کیون نہین ہوگی پہر مینی کہا کہ مسلمانون کا دین حق ہی یا نہین
بولا ہان انکی لئی حق ہی مینی کہا کہ انکی دین کے اصل ہی قرآن شریف سو قرآن شریف سچی کتاب
ہی یا نہین بولا کیون نہین سچی ہی کتاب ہی مینی کہا کہ مصر جی اپنی اسبات پر قایم
رہنا آپ نی کہا ہی کہ قرآن مجید سچی کتاب ہی اب اس سی پہرنا نہین بولا کہ ہان
قرآن سچا ہی مینی کہا کہ قرآن مین لکہا ہی وَمَن يَبْتَغِ غَيْرَ الْإِسْلَامِ
دِينًا فَلَن يُقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْآخِرَةِ مِنَ الْخَاسِرِينَ
یعنی جو کوئی تلاش کری سوای مسلمانی کی اور دین کو ہرگز نہ قبول کیا جاویگا
اوس سی اور وہ شخص عاقبت مین ٹوٹی والون مین ہوگا تمنی اقرار کیا تہا
کہ قرآن سچا ہی سو قرآن تو کہتا ہی سوای اسلام کی کوئی دین اللہ کو قبول
نہین اب تم بہی جلد مسلمان ہو جاؤ اور اپنی دین سی توبہ کرو یہہ بات سنکر
پنڈت کہنی لگا اگر قرآن مین یون لکہا ہی تو قرآن سچا نہین مینی کہا کہ اگر
قرآن سچا نہین تو چاہئی کہ مسلمانونکو انکی دین مین نجات حاصل نہو تو مین
پوچہتا ہون کہ درینصورت اگر معاذ اللہ مسلمان تمسی خواہش کرین کہ ہمکو

اپنی دین مین ملالو اور کوئی عبادت کا طریق ہمکو بتادو کہ ہم اوسپر
اپنی نجات حاصل کرین تو آیا تمہاری کسی شاستر مین مسلمانو ں کہ لئے
کوئی وظیفہ عبادت کا لکھا ہی یا نہیں بولا کہ ہماری شاسترون مین او نکہ
لئی کوئی طریق عبادت کا نہین لکھا ہی مینی کچھہ جواب اسباب کا نہ دیا
تھا کہ وہ بھی آشنا کہ جنہون لی یہہ مناظرہ کروایا تہا کہنی لگی کہ واہ صاحب
یہہ عجب بات ہی کہ مسلمانون کی نجات نہ اونکی دین مین ہو نہ تم اونکی
لئی کوئی طریق عبادت کا بتلاؤ اب وہ بیچارے کیا کرین کسطور اپنی الله کی
بندگی کرین دیکھو جو مسلمان تمکو کہتی ہین کہ تمہاری دین مین تمہاری
نجات نہوگی تو وہ تمکو یہہ بہی تو کہتی ہین کہ دین مسلمانی مین آؤ اسمین
تمہاری نجات ہوگی اور تم کہتی ہو کہ مسلمانون کی نجات نہ اوس دین
مین ہوگی نہ اس دین مین ہوگی کوئی طریقہ عبادت کا اونکی لئی نہیں ہے
کیا اونکو خدا لی یون ہی گہانس پہونس کی مانند پیدا کیا ہی کہ کسیطرح انکی
مکت نہو بس ہمنی جان لیا کہ تمہارا ہی دین جہوٹا ہی فقط چنانچہ یہہ بحث اسی
بات پہ ختم ہوئی اور وہ آشنا بہی پردہ مین ایمان لایا الحمد لله علی ذالک
جب ہندؤنکو کہا جاتا ہی کہ کفر کو چہوڑ کر دین اسلام اختیار کرو یا کسی اور طرحکی
انکو دین کے مقدمہ مین آجاتی ہی تو بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ہم اپنی اجل

یعنی روشن دین کو چہوڑکر تمہاری کہور یعنی میلی دین مین کیون اوین سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ اُجّل تو دین ہمارا ہی جسمین توحید بہری ہوئی ہی اور
کہور دین تمہارا ہی جسمین شرک بہرا ہوا ہی اور جس دین مین گوبر اور موت کا کہانا
اور پینا اور ریکہ اور کسن کی پوجا اور دوسری کام بیحیائی کی درست بلکہ ثواب
لکہی ہون تو وہ دین اُجل کہان رہا اور جو جو اعتراض کہ تم ہماری دین پر
کیا کرتی ہو انکی تو جواب دی گئی ہین اور باقی اور باتین اُجل اور کہور ہونی
ہماری اور تمہاری دین کی اس ساری کتاب مین یعنی چوتہی باب مین مطالعہ کرو اور بنظر انصاف
دیکہو تو معلوم ہو کون اوجل ہی کون گہور اور بعضی یون کہا کرتی ہین
کہ اگرچہ دین مسلمانی ازروی دلایل عقلی کی غالب ہی لیکن ہماری پوتہی
گیتا مین لکہا ہی کہ اپنا دین اگرچہ رائی سمان یعنی خردل کی دانی برابر اور دوسرا
دین اگرچہ پربت سمان یعنی پہاڑ کی برابر ہو جب بہی اپنا دین نچہوڑنا چاہی
ہو اسکا جواب یہہ ہی کہ جب یقیناً معلوم ہوا کہ اپنا دین باطل ہی پہر اوسپر
قایم رہنا محض بیوقوفی ہی اور اس بات سی تمہاری گیتا ہی باطل ٹہہرتی
جسمین ایسی کم فہمی کی بات ہی کیونکہ جس شخص کو یقیناً معلوم ہو کہ مین زہر
کہا رہا ہون اور پہر اوسکو کہائی جاوی تو وہ شخص ہلاک ہی ہو جاویگا اور
دہرم وہی ہوتا ہی جو حق ہو ناحق کو دہرم نہ کہنا چاہی اور جب تمنی دین

پڑی دین
لو تم اختیار کرلیا ہی دین تمہارا دہرم ہوجاویگا پہر اوسکو چہوڑنا چاہی
حکایت ایک روز مین ایک دوست کی سامنی اپنی پیر مرشد حضرت مولانا
علاؤالدین صاحب سی دین کی مقدمہ مین کچہہ بحث کررہا تہا اوسی گفتگو در حالت حجابیہ
مین مینی حضرت ممدوح سی عرض کیا کہ اگر آپکو یقین کامل ہوجاوی کہ دین
مسلمانی حق نہین ہی تو آپ اس دین کو چہوڑدین یا نہین فرمانی لگی کہ اگر
بفرض محال ہمکو یقین کامل ہوجاوی کہ دین مسلمانی باطل ہی اور پہر ہم
اس دین کو نچہوڑین تو اللہ کی لعنت ہمپر نازل ہوگی دوسری دن اوسی
آشنا کی سامنی بشن دت پنڈت سی بحث ہورہی تہی مینی کہا کہ پنڈت جی اگر
تمکو یقین ہوجاوی اس بات کا کہ ہندوؤن کا دین باطل ہی تو تم اس دین کو
چہوڑدو یا نہین بولا کہ ہرگز نچہوڑین مین اہی خاموش تہا کہ وہی آشنا
کہنی لگی کہ حضرت جی یہہ کیا انصاف کی بات ہی کہ باوجودیکہ ایک دین کو باطل
سمجہین اور پہر اوسکو نچہوڑین ایسی بی انصافی کی بات مسلمان تو نہین
کہتی جیسی تم کہتی ہو فقط چنانچہ بعد چند روز کی یہہ آشنا بہی ہندو کی
دین کی قباحت اور اسلام کی خوبیین دریافت کرکی پردی مین ایمان لایا
الحمد للہ علی ذالک اور بعضی یہہ کہا کرتی ہین کہ دین مسلمانونکا بہت اچہا
ہی سوای ایک رب کی اور کوئی انکا معبود نہین اور ہندوؤنکا دین بہت

پڑا ہی جسمین ہزارون رب مقرر ہو رہی ہین لیکن یہہ لوگ بسبب تقلید
اپنی بزرگون کی دین اسلام اختیار نہین کرتی چنانچہ بعضی ہندو کہا کرتی
ہین کہ اگر خدا کو ہمارا مسلمان کرنا منظور ہوتا تو ہمکو ہندون کی گہر کیون پیدا
کرتا مسلمانون ہکی گہر پیدا کرتا سو ہم تو پہلی سی ہندو پیدا ہوئی ہین اب ہم خدا
کی پیدایش کو کسطرح بدل ڈالین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ کچہہ ضرور نہین
ہی کہ جو شخص کسی قوم مین پیدا ہو وہ اوسی قوم کی چال چلن پر رہی بلکہ
یہہ ضرور ہی کہ اپنی عقل سی دین حق کی تلاش کری جو دین اسکیطرف سی
ہی اوسپر چلی اسیواسطی اسلام مین ہر مسلمان پر فرض ہی کہ جب اوسکو
عقل آوی اپنی دین کی حق ہونی کی دلیلین دریافت کری صرف باپ دادی
کی تقلید پر نہ رہی سو تمکو بہی خدانی اس لئی ہندؤنکی گہر مین نہین پیدا کیا
کہ تم ہندو ہی رہو بلکہ اسلئی پیدا کیا ہی کہ عقل سنبہال کر دین حق کی
تلاش کرکی مسلمان بن جاؤ تاکہ مرتبہ تمہارا اللہ کی نزدیک اور مسلمانو
سی زیادہ ہو اور بسبب چہوڑنی روش باپ دادا کی کہ یہہ کام نہایت ہی
جوانمردی کا ہی تمکو ثواب زیادہ ملی اور دین اسلام کی طفیل سی تمہاری دلکا
اندہیرا دور ہو حق تعالی فرماتا ہی اللّٰہُ وَلِیُّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا یُخْرِجُہُمْ
مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ یعنی اللہ کام بنانیوالا ہی ایمان والونکا نکالتا ہی

اونکو اندہیری سی طرف نور کی اور یہہ جو تمنی کہاکہ ہم اول ہی سی ہندو
ہوئی ہین یہہ بات بہی غلط ہی کیونکہ جسدن تم جنم مین آئی تم پر کوئی نشان
ہندوپن کی نہ تہی نہ تم اوسوقت رام لچہمن کو پہچانتی تہی اور نہ برہما اور بشن
سی واقف تہی نہ تمہاری گلیمین زنار تہا نہ تم سندھیا سی واقف تہی پہر
سی تم پیچہی سی ہندو بن گئی ہو اور یہہ جو تمنی کہاکہ ہم خدا کی پیدایش کو کسطرح
بدل ڈالین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار
کرلنی سی خدای تعالی کی پیدایش کا تغیر نہین لازم آتا بلکہ یہہ عین مرضی اللہ
کی ہی مثلاً کوئی بادشاہ اپنی ایک فوج کو ایک قلعہ مین رکہہ کر اونکی پرورش
کری پہر ایکوقت وہ بادشاہ اپنی معتمد کی زبانی اوس فوج کو کہلا بہیجی اور
ساتہی اپنا فرمان بہی اوسکی ہاتہہ بہیجی اور صاف حکم دی کہ اس قلعہ سی
نکلکر فلانی شہر مین جاؤ اور اس معتمد کی تابعداری مین رہو تاکہ ہم تمپر مہربان
ہوکر تمکو بہت سا انعام بخشین پہر اگر وہ فوج کی لوگ کہنی لگین کہ ہمکو بادشاہ
نی جس قلعہ مین پہلی سی رکہا ہی ہم تو وہان ہی رہین گی اور جو بادشاہ کو ہمکو
فلانی شہر مین داخل کرنا منظور ہوتا تو ہمکو پہلی سی اس قلعہ مین کیون رکہتا
سو ہم اگر اس قلعہ کو چہوڑدین تو بادشاہ کی حکم کا تغیر لازم آویگا تو اون فوج
کی لوگ بڑی بیوقوف گنی جاوینگی کہ بجاآوری حکم بادشاہ کو تغیر حکم جانتی

ہین اور بادشاہ کی قہر مین گرفتار رہونگی سو اسیطرح حق تعالی نی تم کو
اول ہندوون کی گہر پیدا کیا جب تمنی تربیت پاکر عقل سنبہالی تو تمکو زبانی
اپنی معتمد کی یعنی پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی پیغام بہیجا اور اپنی فرمان عالیشان
یعنی قرآن شریف مین بہی حکم بہیجا کہ تم اپنی باپ دادا کی طریق کو چہوڑ دو اور دین
اسلام اختیار کرو تاکہ تم بہشت مین ہو اور ہم تمسی خوش رہین پہر اگر تم مسلمان
ہونیکو خدا کی پیدایش کا تغیر سمجہو تو بڑا ہی افسوس ہی تمہاری دانائی پر اور
اگر یہہ بات ضرور ہوتی کہ جو کوئی جسکی گہر مین پیدا ہو اوسی کی طریق پر رہے
تو چاہی کہ جو کوئی مفلسون کی گہر پیدا ہو اور آپ دولتمند بن جاوی اوسکو
وہ مال دولت اختیار کرنا حرام ہو کیونکہ اوسکی باپ دادا کی چال چلن ہی مفلس
اور عاجز رہنا ہی اونکا خلاف کیون کیا اور چاہی کہ جسکی باپ دادا اندہی ہوئی ہون
اونکی تقلید سی یہہ بہی اپنی آنکہین پہوڑ ڈالی اور جسکی باپ دادا مجذوم یا اور
بیماری مین مبتلا ہون اور اولاد کو وہ بیماری ہو جاوی تو باپ دادا کی تقلید
کی لئی اولاد کو اپنی بیماری کا علاج کرنا حرام ہو حالانکہ ہم کسی ہندو کو اسطور پر
عمل کرنیوالا نہین دیکہتی ہین اور جو تم یہہ کہو کہ ان باتون مین باپ دادا کی
تقلید یعنی ریس درست نہین بلکہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہئی دین کی کام مین
باپ دادا کی تقلید کفایت کرتی ہی تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ اگر ایسی کام مین

باپ دادا کی تقلید درست نہین اور اپنی عقل کا خرچ کرنا ضرور ہی تو دین کی
کام کہ سب پر مقدم ہین زیادہ اپنی عقل کو خرچ کرنا چاہی اسکو کسی کی
تقلید پر نہ کہنا چاہی اور نہین تو یہہ بات لازم آویگی کہ جسکی باپ دادا چور
اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہون تو بیٹی کو بہی ان باتون مین انکی تقلید
ضرور چور اور ظالم اور زناکار اور شرابی ہونا چاہی حالانکہ یہہ بات کسی کی نزدیک
درست نہین اور خیال تو کرو کہ خدا نی تمکو آنکہہ دی دیکہنی کو کان دی سننی کو
زبان دی بولنی کو یعنی ہر چیز ایک ایک کام کی لئی دی ہی پہر مین پوچہتا ہون
عقل کہ سب چیزسی افضل ہی یہہ کس لئی دی ہی آخر عقلمند یہی کہی گا کہ عقل
خدا نی اسواسطی دی ہی کہ اپنی پیدا کرنی والی کو پہچانی اور دین حق اور باطل
مین تمیز کری تاکہ اسکی رضامندی مین رہی اور اپنی سعادت حاصل کری
پہر اسکی بخشی ہوئی عقل کو یون ہی بیکار چہوڑ دینا اور حق اور باطل کی
تمیز صرف اورون کی تقلید پر چہوڑ دینی سخت کبیرہ گناہ ہی اگر دین کی
تحقیق مین صرف باپ دادا کی تقلید کافی ہوتی تو اسد تمکو جدی جدی عقل
کیون دیتا اور ہر کسیکو جدی جدی عقل خدا نی اسیواسطی دی ہی کہ ہر کوئی
اپنی دین کی تحقیق آپ کری سو ہر کسیکو چاہی کہ باپ دادا کی چال چلن جو
موافق مرضی اسد کی ہو اوسپر چلین اور جو مخالف ہو اوسکو چہوڑ دین اور کیا

خوب کہا ہی کسی شاعر نی بیت لینک لینک گاڑی چلی لیکین چلین لیہو تاتا
تینون لینک نہ چالتی سورا سنگہہ سپوت ؛ اور خود تمہاری شاسترون سی ثابت
ہی کہ جو باپ دادا کا مذہب برا ہو اوسکا چہوڑنا ضرور ہی چنانچہ بقول تمہاری ہرن
کسّب کا یہہ مذہب تہا کہ وہ بدبخت اپنی آپ کو خدا کہلاتا تہا اور پرہلاد اوسکی بیٹی نے
اوسکی مذہب کو برا جانکر چہوڑ دیا ہرن کسّب کا مذہب خود پرستی تہا پرہلاد کا مذہب
خداپرستی ہوا پہر تمہاری شاسترون مین پرہلاد کی بہت تعریف لکہی ہی اسی
سبب سی کہ اوسنی اپنی باپ کا طریق برا جانکر چہوڑ دیا اور اگر تم یہہ کہو کہ ہرن
کسّب اور پرہلاد کا اعتقاد اور چال چلن جدا جدا تہا اور دین دونونکا ایک ہی تہا
سو اسکا جواب یہہ ہی کہ دین کی بدلنی مین بہی تو اعتقاد اور چال چلن کا بدلنا
ہوتا ہی اور کچہہ نہین بدلتا سو جیسی پرہلاد نی اپنی باپ کی بری اعتقاد اور چال
چلن کو چہوڑ کر اچہا اعتقاد اور چال چلن اختیار کیا اسیطرح تم بہی برا اعتقاد
یعنی اللہ کی سوا اور کی عبادت کو درست جاننا اور برا چال چلن یعنی بت پرستی
چہوڑ کر اچہا اعتقاد یعنی اللہ کو معبود اور رسول کو رہنما جاننا اور اچہی چال چلن
یعنی خداپرستی جیسی نماز روزہ وغیرہ اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ پرہلاد نی
ہرن کسّب کا مذہب اسیواسطی چہوڑ دیا کہ ہرن کسّب نی اپنی باپ دادا کا
مذہب چہوڑ دیا تہا اور نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تہا اور اصل مین

پرہلاد کا وہی مذہب تہا جو اوسکی بزرگونکا تہا تو اسکا جواب یہہ ہی کہ جیسی
بقول تمہاری ہرن کشپ نی اپنی بزرگونکا مذہب یعنی خدا پرستی کو چہوڑ
نیا مذہب یعنی خود پرستی اختیار کر لیا تہا اور پرہلاد نی اوسکو برا جانکر چہوڑ
دیا اسیطرح تمہاری باپ دادانی بہی حضرت آدم اور حضرت نوح علی نبینا
وعلیہما السلام اپنی بزرگونکا اصل مذہب یعنی توحید کو چہوڑ کر بت پرستی
اختیار کر لی ہی تو تم بہی اونکا مذہب چہوڑ کر مذہب قدیمی حضرت آدم اور
حضرت نوح علیہما السلام کا یعنی توحید اختیار کرو اور جو تم یہہ کہو کہ حضرت
آدم ؑ اور حضرت نوح ؑ ہماری بزرگ نتہی بلکہ ہم برہما کی اولاد ہین تو
قول تمہارا محض غلط ہی کیونکہ اگر تم برہما کی اولاد ہوتی تو جیسی بقول
تمہاری برہما کی چار مونہہ تہی تمہاری بہی چار مونہہ ہوتی بلکہ تمنی صرف
شیطان کی تلقین سی آپ کو برہما کی اولاد مقرر کیا ہی اور حقیقت مین تم
سب بنی آدم ہین اور جو تم خواہ نخواہ حضرت آدم کی نسل سی باہر ہوکر
برہما دیو کی اولاد بنتی ہو تو اسمین تمکو ایک اور قباحت لازم آویگی
وہ یہہ ہی کہ برہمانی اپنی بیٹی سارستی کو اپنی جورو بنالیا اور تمہاری
نزدیک باپ دادا کی تقلید ضروری ہی تو تمکو بہی ایسا کام کرنا ضروری
اور بعضی ہندو اس خاکسار پر یہہ اعتراض کیا کرتی ہین کہ تو نی جواب

باپ دادا کا طریق چھوڑ گیا تیرے باپ دادا کی عقل تھی تو ہی بڑا عقلمند
پیدا ہوا اسکا جواب یہہ ہی کہ پرہلاد نی اپنی باپ ہرن کسّب کا طریق چھوڑا
اور شاستروں مین اوسکی تعریف اور ہرن کسّب کی ہجو لکھی ہے
اسمقام مین کہنی والا یون کہہ سکتا ہی کیا ہرن کسّب بیعقل تھا پرہلاد
بڑا عقلمند پیدا ہوا تھا اور اسمقام مین تمہاری دین پر ایک بڑا اعتراض
وارد ہوتا ہی مین نہین جانتا کہ تم اوسکا کیا جواب دوگی اور وہ یہہ ہے
کہ تم لوگ ہرن کسب دیت کو کیون برا جانتی ہو اور دُشٹ یعنی دشمن
خدا کا سمجھتی ہو آخر اسیواسطی کہ وہ بندہ ہو کر خدا کہلایا اب مین کہتا ہون
تمہاری رام چندر اور پرسرام اور کشن وغیرہ یہہ لوگ بہی تو بندہ ہو کر خدا
کہلائی ہین اونکو دُشٹ کیون نہین جانتی انکو بہی برا جانو اور انکی متابعت
چھوڑو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کی متابعت اختیار کرو جو
خدا نہین کہلائی بندی کہلائی ہین بلکہ بندہ ہونیکو اپنا شرف سمجھتی ہین
جیسی ہماری کلمہ شہادت سی ظاہر ہی اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ
وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
یعنی مین گواہی دیتا ہون اسبات کی کہ نہین کوئی معبود برحق سوا
اللہ کی اور گواہی دیتا ہون اسکی کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم اوسکی بندے ہے

اور اوسکی رسول ہین اور جو یہہ کہو کہ رام اور کشن وغیرہ خدا کی اوتار تہی اسواسطی ہم اونکی متابعت اور پرستش کرتی ہین تو اوسکا جواب یہہ ہی کہ جیسا ہرن کشب بہوکہہ پیاس نیند موت وغیرہ عوارض بشری مین مبتلا اور عاجز تہا ایسی ہی رام اور کشن وغیرہ بہی چنانچہ تمہاری شاستروں سی ثابت ہی کہ رام چندر کی زنی کو راون پکڑ لیگیا رام چندر بہت متردد اور عاجز ہوا آخر ہنومان وغیرہ بندرون کی مدد سی اوسکو چہڑا کر لایا اور کشن کی پیر مین ایک شکاری کی ہاتہہ سی تیر لگا اوسی زخم کی تکلیف سی مرگیا علی ہذا القیاس تمہاری معبودونکا عجز اور بندہ ہونا ثابت ہی پہر ان لوگون مین کونسی صفت خدائی کی ہی کہ ہرن کشب مین نہین ہی اور جو اسمقام مین ہندو یہہ اعتراض کرین کہ بعضی مسلمان ہی باپ دادا وغیرہ کی چال اور چلن اگرچہ خلاف شرع کی ہو نہین چہوڑتی جیسی بیاہون مین سہرا اور کنگنا وغیرہ رسوم باطلہ اور بیاہ کرنی اور مرنی مین سوم اور چہلم اور چہماہی اور برسی اور عرس کا اہتمام اور روز مجلس او رمحرم اور شب برات وغیرہ کی بدعات اور سوا اسکی جن کاموں کے شرع مین کچہہ اصل نہین بلکہ بعضی مسلمان یہہ کہتی ہین کہ اگرچہ فلانی بات خلاف شرع کی ہی لیکن ہماری بزرگونکی رسم ہی ہم اوسکو ہرگز نہین چہوڑینگی سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ بات درست نہین ہی کہ

اپنی بزرگونکی رسوم اگرچہ خلاف شرع ہوون اوسکو چہوڑین بعضی
شرع شریف مین یون آیا ہی کہ جو رسم باپ دادا کی یا اوستاد مولوی
یا پیر مرشد کی یا حاکم اور بادشاہ کی یا کسی اور کی برخلاف شرع شریف کی ہو اوسکو
چہوڑ دینا چاہی اور جو کوئی بزرگونکی رسم کو شرع شریف پر مقدم جانی
اور شرع کی حکم کو ناپسند کری تو وہ شخص مسلمان نہین رہتا بلکہ اسلام سے
خارج اور کافر اور مرتد ہو جاتا ہی کیونکہ ہم لوگ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا
کلمہ پڑہتی ہین یعنی اونکی دین مین ہین کچھ باپ دادا اور اوستاد مولوی
اور پیر مرشد اور حاکم بادشاہ یا کسی اور کا کلمہ نہین پڑہتی بزرگونکی چال
چلن وہی اچھی ہین جو مطابق شرع شریف کی ہوون اور جو رسم برخلاف
شرع کی ہو خواہ کسی کی ہو اوسپر چلنا ہرگز درست نہین دین کی امر مین
رسول اللہ کو ہرگز خطا نہین ہوتی اور باپ دادا اوستاد مولوی پیر مرشد
بادشاہ حاکم وغیرہ ان سبکو خطا ہونی ممکن ہی اور جو کسی ہندو کو اس تقریر سے
یہہ شبہہ پڑی کہ مسلمان لوگ کلمہ پڑہتی ہین پیغمبر صاحب کا پہر حنفی اور شافعی
اور حنبلی اور مالکی اور قادری اور چشتی اور نقشبندی اور سہروردی اور
اویسی اور مجددی اور اشعری اور ماتریدی کیون کہلاتی ہین اور ان
بزرگون کی تقلید کیون کرتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ہم اپنی اگلو

ان بزرگون کی دین مین نہین جانتی یہہ بزرگ بہی پیغمبر صاحب کے
دین مین تہی ہم لوگ بہی پیغمبر صاحب کی دین مین ہین مگر اتنا فرق ہی
کہ بہ نسبت ہماری یہہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کی خوب معنی سمجہتی
ہین اور ان لوگون نی قرآن شریف اور حدیث کی معنی سمجہکر اوس
مسئلی احتیاج نکالی سو جس مسلمان کو جس بزرگ سی زیادہ حسن ظن
ہوا وہ اوسی کی طریق محمدی کو سیکہنی لگا اور اپنی آپ کو اوسکی طرف
نسبت کرنی لگا اور حقیقت مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ ان بزرگون
تقلید اسواسطی کرتی ہین کہ حدیث سی مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور منسوخ
حدیثون کو دریافت کرنا ہم لوگون کی حوصلہ سی باہر ہی لاچار کیواسطی ہم
تقلید کرتی ہین اور جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سی مسئلہ نکال
سکتا ہو اوسکو انکی تقلید ضرور نہین ہی کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہی
فَاسْئَلُوا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم کو معلوم نہو
سمجہہ والون سی پوچہہ لو اور باوجود اسبات کی پہر جس مسئلہ مین ہمکو
یقین ہو جاوی کہ فلانی امام کا فلانا قول مخالف قرآن یا حدیث کی ہی
تو ہم یہہ گمان کرینگی کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اوس مسئلہ مین
امام کی قول پر ہرگز عمل نکرینگی کیونکہ اللہ اور رسول کی کلام مین خطا

نہین ہوتی اور اون کی کلام مین خطا کا ہونا خیال نہین اور اس چوک
ہو جانی مین امام کا ذرہ بہی قصور نہین اوسکو تو مسئلہ کی نکالنی مین ثواب
خطا پر بہی ملتا ہی چوک اور خطا ہو جانی اپنی اختیار مین نہین ہوتی اور
ہماری اماموں نی فرمایا ہی کہ اُترکُوا قَولَنَا بِالحدیث یعنی جو ہمارا
قول تمکو برخلاف حدیث کی معلوم ہوون اونکو چھوڑو و حدیث پر عمل کرو
غرض ہر حال ہماری دین مین اللہ اور رسول کی حکم کی مخالف خواہ کسیکا
قول ہو اوسکی متابعت درست نہین ہی چنانچہ یہہ بات قرآن شریف سی
ثابت ہی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی آیت یٰاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا اَطِیْعُوا اللّٰہَ وَ
اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَ اُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی ای ایمان والو تابع ہر شخص کا فرو
ہی اور اون لوگون کی جنکا تمپر اختیار ہی یعنی بادشاہ مسلمان
اور پیر مرشد یا اور کسیطرحکا امیر جیسی کہ قوم کا سردار یا چودہری پہر آگی
فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْہُ اِلَی اللّٰہِ وَ الرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰہِ وَ الْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور ان لوگون مین کسی بات مین
اختلاف پڑی یعنی تم کچھہ کہتی ہو اور یہہ تمہارا امیر اور طرح کہتی ہون
تو اوس بات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف اگر یقین رکہتی ہو اللہ
پچھلی دن پر یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اوسپر چلو اگر تمہاری

ان بزرگون کی دین مین نہین جاتی یہہ بزرگ بہی پیغمبر صاحب
دین مین ہین ہم لوگ بہی پیغمبر صاحب کی دین مین ہین ہان اتنا فرق
کہ نسبت ہماری یہہ لوگ قرآن شریف اور حدیث کی خوب معنی سمجہ
ہین اور ان لوگون نی قرآن شریف اور حدیث کی معنی سمجہکر اور
مسئلی احتیاجی نکالی سو جس مسلمان کو جس بزرگ سی زیادہ حسن ظن
ہوا وہ اوسی کی طریق محمدی کو سیکہنی لگا اور اپنی آپ کو اوسکی طرف
نسبت کرنی لگا اور حقیقت مین سب محمدی ہین اور ہم لوگ ان بزرگون
تقلید اسواسطی کرتی ہین کہ حدیث سی مسئلہ نکالنا اور ناسخ اور منسوخ
حدیث کو دریافت کرنا ہم لوگون کی حوصلہ سی باہر ہی لاچار کیو اسطی ہم
تقلید کرتی ہین اور جو شخص خود ایسا کامل ہو کہ حدیث سی مسئلہ نکال
سکتا ہو اوسکو اگلی تقلید ضرور نہین ہی کیونکہ قرآن شریف مین آیا ہ
فَاسْئَلُوْا اَهْلَ الذِّكْرِ اِنْ كُنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اگر تم کو معلوم نہ
سمجہہ والون سی پوچہہ لو اور باوجود اسکی بات کی پہر جس مسئلہ مین ہمکو
یقین ہو جاوی کہ فلانی امام کا فلانا قول مخالف قرآن یا حدیث کی ہی
ہم یہہ گمان کرینگی کہ اس مسئلہ مین امام چوک گیا اور اوس مسئلہ مین
امام کی قول پہر ہرگز عمل نکرینگی کیونکہ الله اور رسول کی کلام مین خطا

نہین ہوتی اور دون کی کلام مین خطا کا ہونا محال نہین اور اس عجب
ہو جاتی مین امام کا ذرہ بہی قصور نہین اوسکو تو ثواب ملتا ہی کہ اتنی مین اون
خطا پر بہی ملتا ہی چوک اور خطا ہو جاتی اپنی اختیار مین نہین ہوتی اور
ہماری اماموں نی فرمایا ہی کہ اُتْرُکُوا قَوْلَنَا بِالْحَدِیْثِ یعنی جو ہمارا
قول تمکو بر خلاف حدیث کی معلوم ہوون اوسکو چھوڑ دو حدیث پر عمل کرو
غرض یہہ حال ہماری دین مین اللہ اور رسول کی حکم کی مخالف خواہ کسیکا
قول ہو اوسکی متابعت درست نہین ہی چنانچہ یہہ بات قرآن شریف سی
ثابت ہی کہ حق تعالی نی فرمایا ہی یٰٓاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اَطِیْعُوا اللّٰهَ وَ
اَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ یعنی ای ایمان والو تابع ہر شخص کا فرض
کی اور اون لوگوں کی جنکا تمپر اختیار ہی یعنی بادشاہ مسلمان
اور پیر مرشد یا اور کسیطرحکا امیر جیسی کہ قوم کا سردار یا چودہری پہر آگی یوں
فرمایا فَاِنْ تَنَازَعْتُمْ فِیْ شَیْءٍ فَرُدُّوْهُ اِلَی اللّٰهِ وَالرَّسُوْلِ اِنْ کُنْتُمْ
تُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ یعنی اگر تم مین اور ان لوگون مین کسی بات مین
اختلاف پڑی یعنی تم کچھہ کہتی ہو اور یہہ تمہارا امیر اور طرح کہتی ہون
تو اوس بات کو رجوع کرو اللہ اور رسول کیطرف اگر یقین رکھتی ہو اللہ اور
پچھلی دن پر یعنی جسطرح اللہ اور رسول کا کہنا ہو اوسپر چلو اگر تمہاری

رای کی موافق ہو تو اپنی رای کو سچ جانو اور اگر ان امیرون کی رای
کی موافق ہو تو اونکی رای کو درست جانو غرض بہر صورت اللہ اور رسول کی
حکم کو مقدم رکہو اور پہر آگی یون فرمایا ذٰلِكَ خَيْرٌ وَّاَحْسَنُ تَاْوِيْلًا
یعنی یہہ بات بہت نیک ہی اور بہتر تحقیق کرنا ہی اگر اس مقام مین کسیکو یہہ وہم
پڑی کہ دیوان حافظ مین لکہا ہی ع بمی سجادہ رنگین کن گرت پیر مغان
گوید یعنی اگر پیر کسی کام خلاف شرع کا حکم کری اوسکو ماننا چاہی سو اوسکا
جواب یہہ ہی کہ اول تو اس قول کا مطلب کچہہ اور ہی ہی معنی ظاہری مراد نہین
دوسری دیوان حافظ ہماری دین کی کتاب نہین کہ جسکی سند پکڑی جاوی
اور [illegible] ایک قاعدہ ٹہہر رہا ہی کہ اگر کسی بزرگ کا کوئی شعر یا کچہہ عبارت برخلاف
[illegible] معلوم ہو تو اوسکی تاویل صحیح کرکی اوسکی معنی موافق شرع شریف
کی درست کی جاتی ہین یا یہہ گمان ہوتا ہی کہ اسکی معنی جو اوس بزرگ کی مراد ہین ہماری
سمجہہ مین نہین آئی لیکن اسکی ظاہری معنی کہ مخالف شرع معلوم ہوتی ہین قبول
نہین کی جاتی یا یہہ گمان کیا جاتا ہی کہ یہہ کلام اوس بزرگ کا نہین کسی
[illegible]لی سمجہہ یا بدمذہب نی لکہکر اوسکی ذمہ لگا دیا ہی چنانچہ یہہ بات تجربہ کو پہنچ گئی ہی
کہ بہت سی حدیثین لوگون نی آپ بناکی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی نام منسوب کردی
ہین اور یا یہہ کہ یہہ کلام غلبہ حال اور بیہوشی مین اوس بزرگ سی صادر ہوا ہو گا

بیہوشی کی حالت پر اللہ تعالی بہی نہین پکڑتا اور ایسی حالت کا کلام قابل
سند کی نہین ہوتا اور یا یہہ کہ کسیوقت مین اوس بزرگ نی اس قول
سی رجوع اور توبہ کرلی ہوگی غرض بہر صورت برخلاف شرع شریف کے
کسیکی قول کی سند نہین پکڑی جاتی اور بری شاعرونکا ذکر اللہ تعالی
نی قرآن شریف مین یون فرمایا ہی وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُونَ
یعنی شاعرون کی بات پر وہی چلتی ہین جو بیراہ ہین چنانچہ اس زمانہ مین
بعضی اشعار اور عبارات ایسی ہی بیراہی کی ہین کہ کسیکی ظاہر معنی کفر کی
ہین جیسی کہ یہہ اشعار ع ہم عشق کی بندی ہین مذہب سی نہین واقف
گر کعبہ ہوا تو کیا بتخانہ ہوا تو کیا ع ہوئی ہم بت کی بندی ہر شخص کا وارہ
کرتی ہین حرم کی رہنی والو تم سی عشق اللہ کرتی ہین ع دنیا یہی بولکا
جو طلبگار نہوگا محشر مین خدا کا اوسی دیدار نہوگا ع شخصی آمد کہ من سوگم
گفتا تو ہر دو کہ من خدایم ع چہ خوش گفت بہلول فرخندہ فال کہ من از
خدا پیش بودم دو سال ع راہ حق ہرگز نیابی تا نگیری چار ترک ترک دنیا
ترک عقبی ترک مولی ترک ترک ع کوئی جانان سی خاک لائینگی ہم
اپنا کعبہ نیا بنائینگی ہم ع بہلی ہوئی ہر سیری سر سی ٹلی بلا ہی ایکا
ایکی کرگئی دو تیا گئی مٹا ہی ع ہریلی نرگ سو رگ غرمایا گوریلی آو اگون

یعنی خدا ای ١٢ = بہشت ١٢ = مرشد ١٢

میثا یا ÷ ایسی کو ر بر تن من وار دن ÷ بر جہا و دن پر کو ر نہ لبسار و ن
اور کسینی جہوٹ اور زنا اور فسق کی قصونکو مزہ دار بنا دیا جیسی کہ بدر منیر اور
بہار دانش کی بعضی مقام اور کسینی لوگونکو گناہ پر دلیری دلای جیسی کہ
شعر ؎ یہہ حسن و جوانی پہ جوش و خروش ÷ غنو راست ایرمو تو ساغر نوش
اور کسینی بزرگونکی ہجو کہہ ڈالی جیسی شیعون کی تبرّی اور رفیع السودا غیرہ
شاعرون کی بنائی ہوئین ہجوین اور کسینی القاب و آداب مین بہت زیادتی
کی لوگونکو لکہنی لگی قبلہ و کعبہ بندگی پرستشگی سجدات عبودیت وغیرہ اور کسی
کلام سی فرشتون کی حقارت نکلی جیسی کہ یہہ شعر ؎ جو دیکہی وہ انگیا جوا
نکا ... منہ ملی ہاتہہ ملی اختیار ÷ اور سوای اسکی اور بہت اقسام بری
مسئلی ہین کہ ہم ایسی کلامونکو بہت بد جانتی ہین اور اونکی پڑہنی سننی کو
سبب خرابی دین کا سمجہتی ہین لیکن بسبب احتمال توبہ کرنیکی صاحبان کلام کو
برائی سی یاد نہین کرتی اور اگر کوئی یہہ کہی کہ حضرت مولانا روم نی
حکم اپنی مرشد یعنی حضرت شمس تبریز کی شراب کا پاس او ٹہالای مرشد نی
کہا ہمکو معشوق چاہی تو اپنی بیوی کو لی آئی مرشد نی کہا ہمکو ناز نین لڑکا
چاہی تو اپنی بیٹی کو حاضر کیا مرشد نی کہا ہم تیرا حسن عقیدت اور رسوخ
آزمانی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی حکایات محض غلط اور جہوٹ اور

مفسدون کی بناوٹ ہوتی ہین اور جو کسی کتاب مین بہی لکہی ہون تو کسی
بیدین کی ملای ہوئی یا مصنف کی عدم تحقیق سی ہوتی ہین چنکہ لوگون نے
پیغمبر خدا صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت سی جہوٹ باندہی ہون اگر کسی ولی پر
باندہا تو کیا عجب ہی ایسی حکایات سی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا اور اگر
حقیقت مین کسی بزرگ سی کوی کام خلاف شرع ثابت بہی ہو جاوی تو وہی
احتمالات کہ اوپر ذکر ہو چکی وہان بہی جاری ہو سکتی ہین غرض کہ ہماری دین مین
اللہ اور رسول کی برخلاف کسی کو حکم کرنا اور کسیکا حکم ماننا اور کسیکی قول
وفعل کو پسند کرنا درست نہین نہ اوستاد کا نہ پیر کا نہ کسی اور کا اور جو کوئی
اللہ اور رسول کی حکم کی مقابلہ مین کسیکی حکم کو پسند کری وہ شخص کافر اور
مرتد اور دین اسلام سی خارج ہی اور بعضی کہا کرتی ہین کہ ہندو مسلمان
مین کیا فرق ہی خدا نی ایک حد بنا دی ہی سو اپنی حد پر قایم رہنا چاہئی سو
اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہندو مسلمان مین زمین اور آسمان کا فرق ہی چنانچہ
اس کتاب مین بہت بیان اس فرق کا آیا ہی اور یہہ حد تمنی آپ ہی مقرر
کر لی ہی کچہہ خدا نی تمکو یہہ حکم نہین دیا کہ اس حد پر قایم رہو بہلا تو بتلاؤ کہ تمکو
خدا نی کسکی زبان سی حکم دیا ہی اور اگر اس حکم مین اپنی بزرگون کی سند
پکڑتی ہو سو اونکی زبانکا کچہہ اعتبار نہین کیونکہ وہ لوگ بقول تمہاری ناسق

اور کاذب اور بندہ نفس کی تہی چنانچہ پہلی سی معلوم ہوچکا ہی ہان دین
اسلام قبول کرکی اس حد پر قایم ہونا چاہی کہ اسکی رہنما یعنی محمد رسول اللہ
صلی اللہ علیہ وسلم ایسی ہین جنسی کبہی مخالف مرضی خدا تعالی کی کوی قول
فعل خلق ظاہر نہین ہوا باب دوسرا بیچ بیان عبادات کی اسباب
مین چہہ فصلین ہین فصل پہلی بیچ بیان دور کرنی نجاست کے
ہماری نزدیک نجاست کئی قسم پر ہی ایک ناپاک ہونا دل کا ساتہہ بری اعتقاد
اور بری اخلاق کی اور دلیر ہونا گناہو نپر سو یہہ ناپاکی سب ناپاکیون سی سخت
تر ہی اور اسکی دور کرنیکی تدبیر یہہ ہی کہ اول اعتقاد اپنا سنواری اور بری
اعتقادون سی بچی چنانچہ اعتقاد کی بیان مین بہت کتابین ہین اونسی دریافت
کری اور مختصر اعتقادیات کا بیان اس کتاب کی پہلی باب مین ہولیا ہی اوسپر اپنا اعتقاد
جماوی اور اوسکی خلاف سی بچی اور پہر بری اخلاق اور گناہونسی بچی چنانچہ اسبات کا
بیان کیمیای سعادت اور احیاء العلوم اور دوسری کتابون سلوک اور دعظ مین
مفصل لکہا ہی وہان سی دریافت کری دوسری ناپاک ہونا بدن اور کپڑی
غیرہ کا چنانچہ اسمقام مین ہمکو اسی ناپاکی کی دور کرنی کی تدبیر کا بیان کرنا
منظور ہی سو ہماری نزدیک ناپاکی دو طور پر ہی ایک حقیقی دوسری حکمی
نجاست حقیقی جیسی گوہ پیشاب لید گوبر لہو پیپ کتا سور وغیرہ سو اگر اسطرح کی

نجاست کی لگنی سی کوئی چیز پاک ناپاک ہوجاوی تو اوسکی پاک کرنیکا
یہہ طور ہی کہ اوس چیز کو خوب ملکر پانی وغیرہ سی دہوڈالین یہانتک
کہ نجاست باقی نرہی اور بعضی چیزین رگڑنی سی بہی پاک ہوجاتی ہین
جیسی تلوار اور تانبی وغیرہ کی برتن اور آئنہ وغیرہ کیونکہ ان چیزونکا جسم
سخت ہی مسام دار نہین ہو اسطی نجاست انکی جسم مین سیرائیت نہین کرتی اور
دہونا اور نچوڑنا ضرور نہو بلکہ رگڑنی ہی سی نجاست دور ہوتی ہی اور جو ناپاک
چیز آگ مین جلکر راکہہ ہوجاوی یا نمک مین ملکر نمک ہوجاوی یا زمین مین ملکر مٹی
ہوجاوی یا اور طرحسی اوسکی ماہیت بدل جاوی تو وہ بہی پاک ہوجاتی ہی اور زمین
دیوار یا درخت یا جو چیز کہ زمین مین گڑی ہوئی ہو بعد خشک ہونیکی پاک ہوجاتی
ہی جبکہ نجاست کا اثر باقی نرہی اور سوای اسکی اور مسایل جزئی اسکی فقہ کی
کتابونمین موجود ہین اور نجاست حکمی یہہ ہی کہ مثلا کسی کی منی شہوتکی ساتہہ
جاگتی یا سوتی مین منی نکلی یا جماع کری خواہ منی نکلی یا نہ نکلی تو اس قسم کی ناپاکی کو
جنابت کہتی ہین اور کسی عورت کی رحم سی بعادت معہودہ لہو جاری ہو تو اوسکو
حیض کہتی ہین اور کوئی عورت بچا جنی اور اوسکی اندر سی لہو نکلی تو اوسکو نفاس کہتی
ہین سو جنابت کی ناپاکی ساری بدن کی دہونی سی دور ہوتی ہی اور حدث کی
ناپاکی وضو کرنی سی جاتی رہتی ہی اور جب حیض اور نفاس کا خون خشک ہو اور موقوف ہو تو

عورت غسل کرلی تو یہہ نجاست باقی رہتی ہی پر اس حکمی نجاست سی یہہ
آدمی کا بدن نجس نہین ہوتا جو کسی چیز مین ڈالنی سی یا اوسکی پسینی سی کوئی
چیز ناپاک ہوجاوی بلکہ حکم نجاست کا کیا جاتا ہی یعنی اس حالت مین نماز پڑہنے
اور بعضی اور کام منع ہوجاتی ہین پہر اس ناپاکی کی دور ہونیکو کچہہ دنون کا گذرنا
شرط نہین ہی بلکہ جب وضو اور غسل کرلیا اوسیوقت جنابت اور حدث رفع ہوا
اور جب حیض اور نفاس خشک ہوا اور غسل کیا ناپاکی دور ہوئی اور اگر حیض
دس دن سی زیادہ اور نفاس چالیس دن سی زیادہ رہی تو یہہ حیض اور نفاس
نہین بلکہ یہہ ایک اور بیماری ہی جسکا نام استحاضہ ہی تو اسحالت مین غسل کرکے
نماز درست ہی اور ہندون کی دین مین بہی ظاہری ناپاکی دو طور پر معلوم ہوتی
ہی ایک حقیقی دوسری حکمی ناپاکی حقیقی کئی قسم پر ہی ایک قسم جیسی گوہ موت
وغیرہ اگر ایسی چیز کپڑی وغیرہ کو لگ جاوی تو پانی سی دہوتی ہین اور بدن کو
لگ جاوی تو مٹی لگاکر پانی سی دہودین اور کانسی یا پیتل کی برتن کو لگ جاوی
تو اوسکو آگ سی چہواکر اور مٹی لگاکر پانی سی دہودین دوسری قسم جیسی ہندو کا
مونہہ جو کانسی کی باسن کو لگ جاوی تو راکہہ ملکر دہودین اور چاندی یا سونیکی
برتن کو لگ جاوی تو صرف پانی سی دہونا کفایت ہی اور بعضی کہتی ہین کہ سونیکی
برتن ہوا سی پاک ہوجاتا ہی اور جب کسی غیر قوم کا مونہہ انکی برتن کو لگ جاوی

تو آگ اور مٹی دونو نکو لگاکر دہووین سبحان اسد آدمی اشرف المخلوقات جسکو سجدہ
نر ناری اپنی وید جانتی ہین اوسکا موتہہ جس سی کہانا کہایا جاوی اور اسدکا نام لیا
جاوی اوسکو ناپاک جانتی ہین اور گہوڑی کا موتہہ اور گای کا گوبر اور پیشاب
پاک جانتی ہین تیسری قسم یہہ کہ کپڑا جب بدن سی اوترا ہی اوسکو ناپاک
جانتی ہین یعنی بدون پاک کیی اوس کپڑی سی عبادت کرنی درست نہین
گنتی اور اوسکو پاک یون کرتی ہین کہ کپڑا اگر سفید اور سوت کا ہی تو پانی مین
دہوتی ہین اور اگر رنگدار ہی تو بقول انکی پانی کا چہینٹا دینی سی پاک ہوجاتا
اور ریشمی کپڑا ہوا لگنی سی اور ریشمی سورج کی سامنی ہونی سی پاک ہوتا ہی
چوتہی قسم جو زمین کو پاک کرنا ہو تو گای کا گوبر یا نرا پانی ملکر زمین کو پاک جانتی
ہین اور جو کوئی جا ضرور سی باہر آدمی اوسکی لیی شاستر یون کہتا ہی کہ اول
بائین ہاتہہ کی سیدہی طرف کی اونگلیان دس بار مٹی اور پانی سی دہو
وین اور پہر اوسی ہاتہہ کی پیٹہہ دس بار دہووین اسیطرح اور پہر دونون
ہاتہون کو آپسمین ملا ملاکر سات بار مٹی اور پانی سی دہووین پہر بارہ کلیان
کرین تب کہین پاک ہون اور نجاست حکمی انکی نزدیک یہہ ہی کہ جب آدمی
رات کو سوکر فجر کو اوٹہا ناپاک ہوا بدون غسل کیی عبادت نکری اور کہانا نکہاوی
اور جب آسن یعنی عبادت کی جگہہ سی اوٹہہ کر اور جگہہ گیا ناپاک ہوا ہاتہہ پانو

دہووی کالی کری تب عبادت کری اور جب کسی عورت کو حیض آیا اوسکا
تمام بدن ناپاکی حقیقی سی ناپاک ہوگیا یہانتک کہ اوسکا سوکہانا تہہ بہی
کپڑی اور برتن کو چہونی نہین دیتی جب بعد چہہ دن کی غسل کری تب
پاک ہوی یہان عقل حیران ہی کہ لہو نکلا ایک مکانسی سارا بدن کسطرح ناپاک
ہوا اور جب کسی عورت لی بچا جنا ناپاک ہوئی بلکہ سارا بدن اوسکا بہ نجاست حقیقی
ناپاک ہوا بلکہ ساری قوم اسکی سب مرد اور عورت ناپاک ہوگئی اور جو کہ
اوسکی قوم کی کسی اور شہر مین یا سفر مین ہین جب کسیکو یہہ خبر پہنچی سب
ناپاک ہوگئی اس پلیدی کا نام سوتک ہی پہر ان پلید ونکو سندیا یعنی بزرگون
کی عبادت جو مشہور ہی اور ترپن یعنی مری ہوئی بزرگونکو پانی دینا درست
نہین ہوتا اور انکی ہاتہہ کا پانی اور قوم والی نہین پیتی پہر اس عورت جنی
والیکا بدن چالیس دن کی پیچہی پاک ہوتا ہی غسل کری اور اپنی تمام سر کو
گای کی گوبر اور پیشاب سی دہووی اور گائی کا گوبر اور پیشاب پیوی اور او
قوم کی لوگ سطرحسی پاک ہوتی ہین کہ اگر وہ برہمن ہین تو گیارہوین دن پاک
ہوتی ہین اسطور پر کہ نیا زنار بدلین اور گنگا جل پیوین اور جو کو موت پیوین
تو بہت ہی صفائی حاصل ہو اور جو کہتری ہین تو تیرہوین دن بعد ستو نذر کو پاک
ہوتی ہین اور جو بیس یعنی بنی وغیرہ ہووین تو پندرہ دن پیچہی پاک ہو

ہین اور جو شود ریعنی بخار لوہار وغیرہ ہین تو تین دن کی بعد پاک ہوتی
ہین اور سوتک کی دنونمین مٹی کی برتن جو استعمال مین آتی ہین پہر اونکو
اوتار دیتی ہین یہہ عجب بات ہی کہ ایک عورت کی بچا جننا تمام قوم ناپاک
ہو گئی اور عجب تر یہہ کہ ناپاکی شہر کی ساتہہ دوڑی اور پہر پاک ہوئی تو یون
ہوئی کہ کوئی قوم گیارہ دن مین کوئی تیرہ دن مین کوئی پندرہ دن مین
کوئی تیس دن مین اور انکی ناپاکی بہی بڑی عقلمندی ہی کہ ہر قوم مین بموجب
شرافت اور رذالت اونکی کی رہتی ہی اور جب کوئی شخص مر جاتا ہی تو اسیطرح
سی تمام قوم اوسکی بہی ناپاک ہو جاتی ہی اس ناپاکی کا نام پاتک ہی اور
اکثر احکام اس ناپاکی کی یعنی پاتک کی اور پہر پاک ہونی ہر قوم کی ویسی
ہین جیسی سوتک مین بیان ہوئی کچہہ تہوڑا سا کسی حکم مین فرق بہی ہی
اور جنازہ کی ساتہہ جتنی آدمی جاتی ہین اگرچہ غیر قوم کی ہون ناپاک ہو جاتی
ہین نہاوین اور کپڑونکو پاک کرین پناہ خدا کی ایسی ناپاکی سی کہ اپنی قوم
کو ناپاک کر کی اور قومون تک پہنچی اور ایک قسم انکی ناپاکی کی اور ہی کہ
کسی چمار یا چوہڑی یا حائض اور نفسا اور مرتکب کبیرہ گناہ اور مردہ اور کتا
اور گدہا اور بلی اور کوا اور مرغ اور خوجہ کا بدن انکی عضو سی لگ جاوی تو
انکا تمام بدن کپڑون سمیت ناپاک ہو جاوی کپڑون سمیت نہاوین تو

تو پاک ہو دین اس ناپاکی کو مین نہ حقیقی کہہ سکون نہ حکمی کچہہ عقل کا قصور نہین
کرتی اور علی ہذا القیاس جب کوئی ہندو کہانا کہاتا ہی تو بموجب حکم شاستر کی
زمین کو گوبر وغیرہ سی ناپاک کرکی سوای دہوتی کی اور کپڑی انکو اوتارکی
کہانا کہاتا ہی پہر اوسکی روٹی کہاتی ہوئی اگرچہ اوسکا سگا بہائی باہر سی
آکر اوسکی چونکی مین کپڑون سمیت چلا جاوی تو اوسکا چونکا بہرشٹ یعنی ناپاک
ہو جاوی اور اوس طعام کا کہانا اوسپر نادرست ہو جاوی دیکہو یہان ناپاکی
کی کیسی تاثیر ہوئی کہ صرف چونکی مین پیر دہرنی سی یا ہاتہہ لگانی سی سب کچہہ
ناپاک ہو گیا اور انگرکہہ اور پگڑی اور چادر کہ اوپر کی بدن مین ہوتی ہین انکو
ناپاک سمجہکر کہانی کیوقت اوتار دیتی ہین اور دہوتی کہ نیچی کی بدن مین ہوتی
ہی اور دو مخرج نجاست کی اوسمین ہوتی ہین اسواسطی اکثر اوقات دہوتی
کی پلید ہونیکا احتمال ہوتا ہی اور زمین سی بہی اگر پیشاب یا پلیدیکا چہینٹا پڑ
تو بہ نسبت اور کپڑون کی دہوتی پر پڑنی کا احتمال زیادہ ہوتا ہی کیونکہ
دہوتی زمین سی نزدیک ہوتی ہی سو اوس دہوتی کو پگڑی اور انگرکہ
اور چادر سی زیادہ پاک سمجہتی ہین **فصل دوسری نماز کی بیان مین**
ہماری اوپر رات اور دن مین ایک عبادت خدای تعالی نی فرض کی ہی
جسکا نام صلوٰۃ ہی پانچ وقت اوسکی مشہور ہین اور نماز ایسی چیز ہی جسمین

نماز

دل اور زبان اور تمام بدن سی اسکی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی و
یہہ خیال رکہنا کہ اللہ مجہکو دیکہتا ہی اور لفظون کی معنی سمجہہ کر اللہ کی تعظیم مین
پہنچانی اور اوسکی عذاب سی ڈرنا اور رحمت کا امیدوار ہونا اور زبان سی اللہ کی بزرگی
اور تعریف اور اپنی بندگی اور بیچارہ پن بیان کرنی اور اللہ سی دعا مانگنی اور بدن سی اسکے
تعظیم مین ہاتہہ باندہ کر کہڑا ہونا اور اول مین دونون کانون تک ہاتہہ اوٹہانی اس
لحاظ سی کہ مین سوای اللہ کے سب چیز سی ہاتہہ اوٹہایا اور پہر اللہ کے تعظیم مین جہک کر رکوع کرنا
پہر ناک اور ماتہا کہ ساری بدن سی اونچا ہی اللہ کی تعظیم مین زمین پر رکہدینا پہر اللہ کے
تعظیم مین دوزانو بیٹہنا دیکہو نماز مین کتنی کام تعظیم کی جمع ہین سو ہماری دین مین یہہ سب
کام سوای اللہ کی اور کی تعظیم مین کرنی روا نہین اور موجب ہندؤن کی دین کے
دن اور رات مین ایک عبادت فرض ہی اوسکا نام سندہیا ہی وقت اوسکی تین ہین پرات کال
یعنی صبح کا وقت مدہیان یعنی دن کی بیچ ساین کال یعنی شام کا وقت اور سندہیا ایسی
چیز ہی جسمین دلسی توبرہما اور بشن اور مہادیو کی تعظیم مین مصروف رہنا ہوتا ہی
یعنی آنکہین اور ناک بند کرکی اونکی صورت کا دہیان کرنا بشن کی تصویر کو اپنے
ناف مین خیال کرنا سیاہ رنگ چار ہاتہہ ایک ہاتہہ مین سنکہہ ایک ہاتہہ مین چکر ایک
ہاتہہ مین گرز اور برہما کی صورت کو اپنی سینہ مین دہیان کرنا سرخ پوشاک چار مونہہ کنول
کی پہول مین بیٹہا ہوا اور مہادیو کی صورت کو اپنی دماغ مین خیال کرنا مین

آنکهین پانچ موںهه سفید پوشاک ہاتهہ پر تنکا اور زبان سی گایتری کا جپ
کرنا اور سوای اسکی اور منتر بهی پڑهنی اور بدن سی آفتاب کی تعظیم مین
مصروف رہنا صبح کی سندهیا مین مشرق کیطرف موںهه کرکی کهڑی ہونا
اور دونو ہاتهہ بطور دعاکی اوٹهانی اور دن کی سندهیا مین کہ آفتاب
اونچا ہوتا کهڑی ہوکر دونون ہاتهہ اونچی کرنی اور شام کی سندهیا مین مغرب
کیطرف موںهه کرکی کهڑی ہونا اور دونو ہاتهہ دعاکی طور پر اوٹهانی اور اس
سندهیا مین کہ ہندونکی دین مین اس سی زیادہ کوئی عبادت نہین ہی
اللہ صاحبکا نام بهی نہین اور گایتری کا پڑهنا انکی نزدیک بڑا ثواب ہی بلکہ
تمام ہندونکا اتفاق ہی اس بات پر کہ گایتری کی برابر اور کوئی منتر نہین ہی
اور اسکو مول منتر یعنی اصل منتر جانتی ہین اور کہتی ہین کہ اگر کوئی برہمن
اکیلا بیٹهہ کر ہزار بار گایتری کا جپ کری تو وہ کبیرہ گناہ سی ایسا پاک ہوجاتا ہی
جیسی سانپ اپنی کینچلی سی جدا ہوجاتا ہی اور جانتی ہین کہ ایسا کوئی کام
نہین ہی کہ گایتری کی طفیل سی نہو سکی اور اتنا مبالغہ کرتی ہین کہ برہما
اور وشن اور شب اور بید گایتری سی ہوئی ہین اور منو شاستر مین لکهاہی
کہ پنڈت گایتری کی پڑهنی سی بیشک مکت حاصل کرتا ہی اگرچہ اور کام
اپنی مذہب کی نکری اور سورج نارائن آپ تنتر مین لکهاہی کہ جو کوئی سوج

کی سامنی بیٹہہ کر گایتری پڑہتا ہی اوسکی دل کا خوف جاتا رہتا ہی اور مصیبت
دور ہو جاتی ہی اور اوس شخص کو حرام کہانا اور بری صحبت مین بیٹہنا بہی
ضرر نہین کرتا اور اسکندہ پران مین لکہا ہی کہ بیدمین گایتری سی زیادہ کو
چیز نہین اور کوئی منتر اوسکی برابر نہین جیسی کوئی شہر کاشی کی برابر نہین
اور گایتری بید اور برہمنون کی ماہی اور وہ اپنی پڑہنی والونکی حفاظت کر
ہی سو جس گایتری کا اتنا وصف ہی وہ یہہ ہی اون بہوز بہوہ سوہ تت
سبتر برینیا بہرگو دیسے بہی دہی مہی دہی یونونہ پرچودیے

ओं भूर्भुवः स्वः तत सवितुर्वरेण्यं भर्गो देवस्य धी
मही धीयो योनः परचोदयते ॥

اور اسکی معنی یہہ ہین گایتری کی ابتدا مین کہ لفظ اون کا ہی یہہ لفظ تو ہر منتر کی
ابتدا مین ہوا کرتا ہی اور بید کی ابتدا مین آیا ہی اور یہہ لفظ مرکب ہی تین حرفون
سی ایک اکار یعنی الف مفتوح دوسرا اکار یعنی الف مضموم تیسرا مکار یعنی
میم اور اکار نام ہی بشن کا اور اکار نام ہی مہادیو کا اور مکار نام ہی شکتی یعنی
دیوی کا پہر دوسرا لفظ ہی بہوز اسکی معنی ہین زمین پہر تیسرا لفظ ہی بہوہ
اسکی معنی آکاش چوتہا لفظ ہی سوہ اسکی معنی ہین سرگ اور سوا ان چار
لفظون کی باقی جتنی عبارت گایتری کی ہی اوسکی یہہ معنی ہین کہ ہم سورج

کی بڑی روشنی پر دبیان کرتی ہین وہ ہماری دلکی رہنمائی کرتی آپ
دیکھتی کہ جس گایتری کی تعریف مین ہندؤنکی یہان اتنی دہوم دہام ہی
اور اوسکو ایسا چہپاکر رکہتی ہین کہ سوای باہمن اور کہتری کی اورکو
سکہانی درست نہین جانتی اور اونکو بہی ظاہرا نہین پر بانی آہستہ سے
کان مین بتلاتی ہین سو اوس گایتری کا مضمون ایسا پوچ اور عبث ہی
کہ جس سے سوای گناہ کی کچھہ بہی حاصل نہین اسکی فرہی مثل ہی کہ
جیسی ایک چودہری گانوکا رئیس دربار لگای ہوی بیٹھا تہا ایک عورت جوان
عورتنی آکر کہا کہ چودہری صاحب مجکو آپ سی خلوت مین کچھہ عرض کرنا
چودہری وہانسی اوٹھہ کر اوسکی بات سنی لگا اوس چودہری نی کہا کہ
مین یہہ عرض کرتی ہون کہ کلکی رات بہت ہی جاڑا ہوا تہا اب اس بات کو
خیال کرنا چاہی کہ اس عورت نی اول اپنی بات کو چہپایا اور جب ظاہر کیا
تو ایسی بات نکلی کہ اوسکا بیان کرنا محض بیفایدہ تہا اور کچھہ لایق چہپانی
کی نہی ف اسمقام مین شاید ہندؤنکی خیال مین آویگا کہ بعضی مسلمان
بہی سوای اللہ کی اورکی نام کی نماز پڑہتی ہین جیسی بعضی جاہل کہتی
ہین کہ فرض نماز اللہ کی ہی اور سنت رسول اللہ کی اور بعضی عورتین حضرت
بی بی فاطمہ کی نام کی نماز پڑہتی ہین اور بعضی لوگ صلوات الخلوات یعنی ضرب الایام

پڑھتی ہین یعنی گیارہ قدم بغداد کیطرف موںہہ کرکی چلتی ہین اور اس مین
حضرت پیر صاحب کا نام لیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ سنت رسول اللہ
سی مراد ہی متابعت رسول اللہ کی یعنی حضرت رسول محمد صلی اللہ علیہ
و آلہ وسلم بھی یہہ نماز پڑہتی تہی اور فرض اور سنت مین فرق اتنا ہی کہ
جو شخص فرض نہ ادا کری مستحق عذاب دوزخ کا ہوتا ہی اور اگر فرض کا
انکار کری تو کافر ہوتا ہی اور جو سنت نہ ادا کری تو لایق جھڑکی اور ملامت
کی ہوتا ہی بیچ میدان قیامت کی اور فرض اور سنت سب اللہ ہی کی نماز ہے
اگر کوئی شخص سنتین پڑہتا ہوا یہہ سمجھی کہ مین رسول اللہ کی بندگی کرتا
ہون تو وہ شخص مسلمان کہان رہا بلکہ کافر ہی ہو گیا اور بی بی فاطمہ کی
تعظیم مین جو کوئی نماز پڑہی وہ بہی مشرک ہی ہان اگر اللہ کی نماز نفل پڑہکر
اوسکا ثواب حضرت پیغمبر علیہ الصلوۃ والسلام یا حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا
یا کسی اور بزرگ کی روح کو بہیجدی تو مضائقہ نہین اور جو لوگ کہ صلوات
المخلوات پڑہتی ہین نماز تو قبلہ ہی کیطرف موںہہ کرکی اللہ کی نام کی پڑہتی
ہین لیکن اپنی دانست مین حضرت محبوب سبحانی کی تعظیم مین بغداد کی
طرف کئی قدم چلتی ہین یا اس فعل کو رقیہ یعنی عملیات مین سی جانتی
ہین لیکن ہماری دین مین اسباب کی کچہہ اصل نہین ایک رسم بدعتی

ہی چنانچہ حضرت نظام الدین اولیا کی وقت مین علمانی ایک فتوی
اس فعل کی رد مین لکہا تہا اور اس زمانہ مین ایک فتوی جناب سند الفقہا
مفتی محمد صدر الدین صاحب دہلوی نی اس فعل کی حرام ہونی پر لکہا ہی
اور اوسپر علمای دہلی اور سہارنپور اور لودہیانہ اور کوٹ رای اور لاہور اور
قصور اور امرتسر وغیرہ نی مہرین کین ہین غرض ہر صورت ہماری دین مین
اللہ کی سوای اور کو معبود پکڑنا اور بیت اللہ کی سوای اور کو قبلہ عبادت کا
ٹہرانا درست نہین فصل تیسری بیچ بیان روزی کی ہماری
دین مین روزہ کہتی ہین اسکام کو کہ صبح صادق سی آفتاب کی غروب
ہونی تک اللہ کی تعظیم مین کہانی اور پینی اور جماع کرنی سی بندرہی یا دن
رات کو قوت حلال سی جو ملی سو کہالین تمام برس مین ایک مہینا رمضان کی
روزہ رکہنی فرض یعنی نہایت ضرور ہین جو کوئی رکہی تو ثواب پاوی
اور نہین تو سخت گنہگار ہو اور منکر اوسکا کافر ہی اور سوای اسکی اور روزی
نفل ہین کوئی رکہی تو ثواب پاوی نہین تو کچہہ گنہگار نہوگا اور روزہ بڑی
عبادت ہی اور سوای اللہ کی اور کی نام کا روزہ رکہنا کفر ہی اور ہندو اپنی
معبودون اور بتون کی نام پر روزہ رکہتی ہین اور اوسکو برت کہتی ہین ایک
الکادسی یعنی گیارہوین تاریخ کا برت وشن کی نام کا رکہتی ہین چودس کو

مہادیو کا منگل کی دن ہنومان کا اتوار کو سورج کا ہفتہ کی دن سنیچر یعنی
زحل کا بہادون کی اشٹمی کو کشن کا برت رکہتی ہین کاتک کی اماوس یعنی
دیوالی کو لچھمی کا چیت اور آسوج کی نوراتون مین دیوی کی برت رکہتی
ہین اور بعضی عورتین گنگا کا برت رکہتی ہین علی ہذا القیاس اور معبودون کی
نام پر رکہتی ہین اور بعضی غذائین اناج وغیرہ کی کہ اور دنون مین کہانے
درست جانتی ہین بعضی برتو نمین اونکا کہانا حرام سمجہتی ہین اور بعضی برتون
مین رات اور دن کو بہی کچہہ نہین کہاتی بعضی ونمین کہاتی ہین رات کو
بہی کچہہ تہوڑا سا کہالیتی ہین غرض کہ اللہ کی نام کا برت اونکی دین مین
کوئی نہین معلوم ہوتا اور ون ہی کی نام کی ہین اور اگر اس مقام مین ہندونکو
شبہہ پڑی کہ بعضی مسلمان مخدوم جہانیان کی نام کا روزہ رکہتی ہین
اور بعضی حضرت مرتضی علی کی نام کا اور بعضی عورتین سید سلطان اور
علی بی مراد اور غرض کی نام کا روزہ رکہتی ہین اور بعضی عورتین جہگڑی کا
برت رکہتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی لوگ گمراہ اور خلاف شرع
ہین اونکی ایسی افعال سی ہماری دین پر اعتراض نہین آسکتا کیونکہ یہہ
تمام کام ہماری دین مین درست نہین ہین اور جو کوئی مرد یا عورت
مسلمان سوای اللہ کی اور کی تعظیم مین نماز یا روزہ وغیرہ عبادت کری

وہ شخص مشرک ہی فصل چوتھی بیچ بیان صدقہ کی جاننا چاہئے
کہ عبادت دو قسم پر ہی بدنی اور مالی بدنی وہ جو بدن سی کیجاوی جیسے
نماز اور روزہ وغیرہ اور مالی وہ جو مال سی ادا ہو یعنی اپنی مال مین سے
کچہہ ایک مال اللہ کی نام پر نکالنا جیسی مال کی زکوۃ فرض ہی اہل نصاب پے
اور منکر اوسکا کافر ہی اور صدقہ عید الفطر کا اور قربانی عید الضحی کے
واجب ہی اہل توفیق پر اور سوائے اونکی اور صدقات نفلی وغیرہ سو یہہ ہر قسم
کی عبادت ہم لوگ اللہ کی رضامندی اور تقرب حاصل کرنیکو کرتی ہین
اور اللہ ہی سی امید رکہتی ہین کہ ان کامون کی کرنی سی اللہ تعالی ہمسے
خوش ہوگا اور اللہ ہی سی ڈرتی ہین کہ جو عبادت ضروری ہی اگر ہم ادا
نکرینگی تو اللہ خفا ہوگا غرض ہر طرح کی عبادت خواہ مالی ہو خواہ بدنی
اللہ ہی کی قربت حاصل کرنیکو اور اللہ ہی سی خوف اور امید رکہکر ہم لوگ
کرتی ہین اور ہندو لوگ سوای اللہ کی اورون کی قربت اور رضا حاصل
کرنیکو یا اونسی ڈرکر عبادت بدنی اور مالی کرتی ہین عبادت بدنی جیسی
اس سی پہلی بیان ہولیا اور عبادت مالی جیسی دیوی کو بکرا زندہ چڑہانا
یا جان سی ماردینا اور دیوتاؤن کی نام پر اپنی مال مین سی حصہ نکالنا
اور ہوم کرنا اور دیوتاؤن کی نذر نیاز دینا اور جو کوئی ہندو یہہ کہی کہ بعضی

مسلمان بہی پیر صاحب یا سید سلطان کا دسوان حصہ اپنی مال مین سی نکالتی ہین اور بعضی اپنی اولاد کو پیر صاحب کا دسوندہی بناکر اونکی قیمت مقرر کرکی اوسکا دسوان حصہ پیر صاحب کی نام پر دیتی ہین اور بعضی اپنی غلہ مین سی حضرت مرتضی علی کی چونگی نکالتی ہین اور بعضی کسیکی نام پر اپنا زیور دہوکر رکہہ چہوڑتی ہین اور بعضی لوگ پیرون سے ڈرکر اور اونسی نفع کی امید رکہکر اونکی نذر نیاز دیتی ہین اور بعضی پیرونکی نام کی منتین مانتی ہین اور بعضی پیرونکی نام پر جانور ذبح کرتی یا چہوڑدیتی ہین بعضی قبرون پر بکرا وغیرہ چڑہاوا چڑہاتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ لوگ جاہل اور گمراہ ہین اور ان کامون سی ہماری دین مین ایک بہی درست نہین اور تمہاری دین مین سب درست ہین ہماری دین مین عبادت خواہ بدنی ہو یا مالی سوای اللہ کی اور سی تقرب حاصل کرنی کو کرنی درست نہین اور سوای اللہ کی اورون سی امید اور خوف رکہنا اور نفع یا نقصان سمجہنا درست نہین

فصل پانچوین بیچ بیان حج کی

ہماری دین مین ہر مسلمان صاحب توفیق پر جو زاد خرچ اور سواری رکہتا ہو اور جنکا نان نفقہ اسکی ذمہ پر فرض ہو اونکو دی سکتا ہو اور راہ کا بہی امن ہو ایک مرتبہ کعبہ شریفہ کا حج کرنا فرض ہی اور کعبہ ایک مبارک گہر ہی

مکہ معظمہ مین اللہ کا حکم ہی کہ جب کوئی نماز پڑہی کعبہ کیطرف کو مونہہ کرکی
اداکری اور اوس طرف سی سوا اور طرف کو مونہہ کرکی سجدہ کرنا منع
ہی اور یہہ سجدہ کعبہ اوس گہر کو نہین بلکہ سجدہ اللہ کو ہی اس گہر کیطرف
مونہہ کرکی سجدہ کرنیکا حکم ہی سو اللہ صاحب نی اوس گہر کو مسلمانون
کی لئی قبلہ عبادت کا ٹہرا دیا ہی بسبب شرف اور بزرگی اوس گہر کی
پہر ہم مسلمان لوگ وہان جاکر اسکی پاکی بیان کرتی ہین اور اپنی حاجت
اور اوس مبارک گہر کا طواف کرتی ہین اور کعبہ شریفہ کی نزدیک ایک
عرفات میدان ہی عرفہ کی دن وہان جاکر کہڑی ہوتی اور ٹہرتی ہین
اور جو کوئی حج کرتا ہی اس سی پہلی جو اس شخص نی اللہ کی تقصیرات
اور گناہ کئی تہی سو اللہ معاف کر دیتا ہی اور سوای خانہ کعبہ کی کسی اور
مکان کو حج کی نیت سی جانا درست نہین بلکہ شرک ہی اور ہندوون کی
زیارتگاہ مختلف ہین اپنی معبودون کی نام پر مقرر کرلئی ہین اور نہین مکانون
پر جاتی ہین اور وہان جاکر اپنی معبودون کی عبادت کرتی ہین سو وی
زیارتگاہ سیکڑون ہین جیسی کرکہیتر گنگا جمنا جوالا مکہی کانگرا جنت
پوری منسا دیوی آسا دیوی بالا سندری جینتی بہدر کالی اشٹ بہوج
بندرابن متہرا دوارکا کاشی جگن ناتہہ بدری کدار گیا پہکر ہمانچل اور سوا

آگی اور بہی ہین لیکن ان جگہون مین جانی سی اللہ کی عبادت کا ثواب نہین لکہتا سچ فرمایا ہی حضرت شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی

ہر سود و زیان آنکس بیند ز زور خویش پندارد و آن را کہ بخواند بدر کس ندواند

اور اگر اسمین کوئی ہندو یہہ اعتراض کری کہ مسلمانون کی زیارتگاہین بہی مختلف ہین جن مکانون مین بزرگون کی قبور ہین جیسی اجمیر سرہند پاک پٹن سندہ ہورہ کمن پور بہرایچ تہکیہ گہرام پیران کلیر گنگوہ شیخ پورہ بڑناوہ سنام لکہنو امروہہ وغیرہ اور دور دور سی مسلمان لوگ حاجتین مانگنی کو ان مکانون پر جاتی ہین بلکہ پاک پٹن سی تو یہہ اعتقاد رکہتی ہین کہ جو کوئی وہان جاکر ایک دفعہ جنتی دروازی مین کو نکلجاوی بہشتی ہوجاوی سو ایسی اعتراضون کا جواب ہم کئی دفعہ دی چکی ہین کہ جاہلون کی بات کا اعتبار ہرگز نہین ہوتا سو اصل یہہ ہی کہ ہماری دین مین قبرونکی زیارتکا بہت فائدہ لکہا ہی اسطور پر کہ وہان جاکر اہل قبور سی بطور مسنون سلام کہی اور اپنی اور اونکی لئی اللہ سی بہتری کی دعا مانگی اور اپنی موت کو یاد کری تاکہ دنیا سی دل سرد ہو اور گناہ سی بچنی لگی اور اگر کسی بزرگ کی قبر کی زیارت کو دور سی قصد کرکی جاوی اس نیت سی کہ اونکی قبر پر اللہ کی رحمت نازل ہوتی ہوگی مجہہ پر بہی اوس سی برکت حاصل ہو تو مضائقہ نہین اور حضرت خواجہ کائنات پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر شریف کی زیارت کرنی ایسی ہی کہ دس کا بہت ہی ثواب ہی لیکن نیت

السلام علیکم اہل الدیار من المؤمنین والمسلمین وانا ان شاء اللہ بکم للاحقون نسال اللہ لنا ولکم العافیۃ

حج اور پرستش اور طلب حاجات کی کسی قبر پر جانا درست نہیں بلکہ یہان تلک اس بات کا
بند و بست ہی کہ کسی قبر کو سجدہ اور طواف کرنا اور بوسہ دینا بھی درست نہین
حتی کہ قبر پر چراغ جلانا بھی حرام ہی اور قبر کو چونہ گچ کرنا اور اوسپر عمارت بنانے
بھی منع ہی اور پاک پٹن کا جنتی دروازہ جو مشہور ہی اوسکی کچھہ اصل نہین
ہی بلکہ مجاوران طالب دنیا نی یون ہی مشہور کر رکھا ہی یہہ بات ہماری
دین مین نہین کہ کسی دروازہ مین کو نکلکر بہشتی ہو جاوی بہشت مین
داخل ہونیکا سبب اللہ کا فضل اور ایمان اور نیک اعمال ہین اور ہمارے
دین مین قطعی یعنی یقینی بہشتی کہنا کسیکو درست نہین مگر اون لوگون کو
کہ جنکا بہشتی ہونا قرآن یا حدیث سی ثابت ہو گیا ہی جیسی انبیا علیہم السلام اور
حضرت ابوبکر اور عمر اور عثمان اور علی اور طلحہ اور زبیر اور ابو عبیدہ اور سعد
اور سعید اور عبد الرحمن اور حضرت فاطمہ اور حسن اور حسین اور سوای انکے
رضی اللہ تعالی عنہم اجمعین اور اسیطرح قطعی دوزخی کہنا بھی کسیکو درست
نہین مگر جنکا دوزخی ہونا قرآن یا حدیث سی ثابت ہوا ہی جیسی شیطان
اور دجال اور فرعون اور ابولہب اور ابوجہل وغیرہ پہر جائیکہ حضرت بابا
فرید شکر گنج رحمۃ اللہ علیہ کا قطعا و یقینا بہشتی ہونا معلوم نہین تو دروازہ
مین کو نکلنی والا کب اونکی یعنی بہشتی ہوا اور پاک پٹن کی دروازہ کی

حقیقت یہہ ہی کہ ایک روز حضرت نظام الدین اولیا کو حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی زیارت ہوئی تہی اوس جگہہ پر جہان وہ دروازہ بنا ہوا ہے
سو حضرت نظام الدین صاحب رحمۃ اللہ علیہ بسبب غلبۂ محبت اور افراط
شوقِ حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی اوس جگہہ سی محبت رکہتی تہی مجاورون
کی اپنی پیداواری کی لئی وہان دروازہ بناکر اوسکا نام جنتی دروازہ رکہہ
دیا ہی فصل چہٹی مُردونکو ثواب پہنچانی مین جاننا چاہئی کہ جب
کوئی شخص مرجاتا ہی تو عمل کرنی سی رہ جاتا ہی پہر جو کوئی زندہ اوس مردہ
کی لئی عمل نیک کردی یعنی کسی مسکین کو کہانا کہلاکی یا کپڑا پہناکی یا نقد
دیکی یا آپ نماز نفلی یا روزہ نفلی ادا کری یا قرآن شریف پڑہ کی یا کوئی اور نیک
عمل کرکی اوسکا ثواب مردیکو بخشدی یعنی جو اس عمل کا ثواب اللہ تعالی کی
جناب سی اوسکو ملتا سو اوس مردیکو دلادی تو انشاء اللہ تعالی یہہ ثواب
مردیکو پہنچ جاویگا بشرطیکہ یہہ عمل اللہ کی خوشنودی کی لئی کیا ہو اور جو
دنیا کی نام آوریکو کیا ہی تو کچہہ ثواب نہین ہوتا نہ پہنچانی والی کو نہ مردیکو
اور یہہ ثواب پہنچانا دو طور پر ہی ایک یہہ کہ جب کوئی عمل نیک کرنی
لگی تو ابتدا مین یون نیت کری کہ مین فلانی شخص کیطرف سی نائب ہوکر
یہہ عمل کرتا ہون اور یہہ صورت خاص عبادات بالبدن ہی دوسرا یہہ کہ

جب عبادت کر چکی او سوقت اللہ تعالی کی جناب مین دعا کری کہ ای پروردگار
اس عمل کا ثواب تو اپنی فضل سی فلانی شخص کو بخشدی اور اس ثواب
پہنچانی کیواسطی کوئی دن مقرر نہین ہی جسدن چاہی پہنچاوی لیکن
یہہ بھی دن افضل ہین جنکی فضیلت حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان
مبارک سی معلوم ہوئی چنانچہ رمضان شریف اور کسی قسم کا کہانا اور کوئی
عمل کسی کی لئی خاص نہین ہی بلکہ جو کچہہ بن آوی سو کر دی لیکن حلال
حلال شرط ہی اور یہہ بھی مقرر نہین ہی کہ اس قسم کی کہانیکو فلانی لوگ
کہاوین اور فلانی نکہاوین بلکہ ہر کسیکو کہلا دینا اور دیدینا درست ہی لیکن
فقیر اور مفلس اور نانی دار اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور بیمار اور طالب علم
اور ایسونکو کہلانا اور دینا بہت ہی اچہا ہی اور یہہ ثواب پہنچانا حقیقت میں
ایک مروت ہی مردونکی ساتہہ کچہہ یہہ نہین کہ اونسی ڈر کر یا اونسی حاجت
بر آنیکی امید رکہکر اونکو ثواب پہنچاوین اور یہہ بھی نہین کہ وہ مردی
غیب دان ہین اور ثواب پہنچانی کیوقت ضرور اونکی روح حاضر ہو جاتی
ہین بلکہ جہان اونکی روح ہوتی ہی اوسکا ثواب وہین اونکو پہنچ جاتا ہی
اور یہہ ثواب پہنچانا کچہہ فرض اور واجب نہین ہی کہ قرض لیکر بہی
کسیکی روح کو ثواب پہنچاوین بلکہ قرض چڑہا کر کسیکو ثواب پہنچانا اچہا

بہتر یہہ ہی کہ اپنی جورو بچون کی خرچ سی جو زاید ہو اوسمین سی خیرات کرکی اوسکا ثواب پہنچاوی اور ثواب پہنچانی کی لئی جو کہانا طیار کیا جاوے تو اوسکی لئی نئی باسن لگانی کچہہ ضرور نہین بلکہ جو برتن ہمیشہ برتنی مین آتے ہین وہی کافی ہین اور یہہ بہی ضرور نہین کہ اوس کہانی پر کچہہ پڑہا جاوے تب اوسکا ثواب پہنچی بلکہ نیت ہی کافی ہی اور اوسکی ساتہہ پانی رکہنا بہی ضرور نہین اور ثواب پہنچانی سی پہلی اوس کہانی مین سی جو کوئی کہالے تو درست ہی منع نہین اور ہندؤن کی دین مین ثواب پہنچانیکا یہہ طریق ہی کہ مثلا کہانا یا کپڑا وغیرہ جس چیز کا ثواب پہنچانا ہو تو اوسکا سنکلپ یعنے نیت یون کرین کہ ثواب پہنچانی والا اپنی ہاتہہ مین پانی لیکر شاستری زبان مین یہہ کہی کہ اب جو فلانا مہینا فلانی تاریخ فلانا دن ہی تو مین فلانا شخص فلانی بیری قوم فلانی فلانی چیز فلانی شخص کی لئی صدقہ کرتا ہون پہر اوس پانی کو زمین پر ڈال دی اور ثواب پہنچانا انکی نزدیک اگرچہ ہر روز درست ہی پر بعضی دن ہی مقرر کرلی ضرور جانتی ہین چنانچہ ایکدن واسطی کریا کرم کی مقرر ہی کہتی ہین کہ مردی کی مرنی سی اسدن تلک اوس مردہ کا ایک بدن عالم برزخ مین طیار ہوتا ہی اور قابل جزا اور سزا کی ہوتا ہی اسواسطی اسدن کا نام کریا کرم

رکہا ہی کیونکہ شاستری زبان مین کریا کہتی ہین بدن کو اور کرم کہتی
ہین عمل کو یعنی مرنیکی دن سی اسدن تلک کوئی شخص اوس مردی کی
اقربہ موافق شاستر کی ایسی عمل بجالاوی جنکی سبب سی اوس مردی کو
بدن ملیا ہو پہر اسدن مین اوس مردی کیواسطی کچہہ عمل کیاجاوی
اوس عمل کا نام کریا کرم ہی یعنی بدن کا عمل سو اس دن مین اوس کریا
لیے یہہ کرم کرتی ہین کہ اوس مردی کی نام پر کہانا پوشاک پلنگ تشک
لحاف زیور باسن چہتری گہوڑا وغیرہ اسباب عمدہ بموجب اپنی مقدور کی
مہابرہمن کو دیتی ہین اور اعتقاد رکہتی ہین کہ سب کچہہ اوسکو پہنچا ہی
اور اسدن مین اور بہی بہت سا کہیر اکرتی ہین اور مہابرہمن برہمن
ہین کہ مردون کی نام کا صدقہ اونکو دیتی ہین اور اوس کریا کرم کیواسطی
برہمن کی مرنیکی بعد گیارہوان دن اور کہتری کی مرنیکی بعد تیرہوان
دن اور ویش یعنی بنی وغیرہ کی مرنی کی بعد پندرہوان یا سولہوان
دن اور شودر یعنی باڑہی وغیرہ کی مرنی کی بعد تیسوان یا اکتیسوان
دن مقرر ہی ازانجملہ ایک چہ ماہی کا دن ہی یعنی مرنیکی بعد چہہ مہینی
ازانجملہ برسی کا دن ہی اور اس دن مین گائی کو بہی کہانا کہلاتی
ہین ازانجملہ ایک دن سندہ کا ہی مردی کی مرنی ہی چار برس تک بہی

از انجملہ اسوج کی مہینی کی نصف اول مین ہر سال اپنی بزرگون کو ثواب پہنچاتی ہین لیکن جس تاریخ کو کوئی مُوا ہو اوسی تاریخ مین ثواب پہنچانا ضرور جانتی ہین اور کہانی کی ثواب پہنچانی کا نام سرادہ ہی اور جب سرادہ کا کہانا طیار ہو جاوی تو اول اوسپر پنڈت کو بلاکر کچھہ بید پڑہواتی ہین جو پنڈت اوس کہانی پر بید پڑہتا ہی وہ اونکی زبان مین اہشترمن کہلاتا ہی اور پنسر پہر اور بہی دن مقرر ہین اور جب اپنی معبودون کی روح کیواسطی کچھہ کرتی ہین تو وہان کچھہ ثواب پہنچانی کی نیت تو ہوتی نہین بلکہ اونسی ڈر کر یا کچھہ نفع کی امید رکھکر یا بطور نذر منت کی اونکی بہینٹ دیتے ہین اور انکی واسطی بہی دن معین ہین اور انکی بعضی معبودونکی روح کی واسطی بعضی کہانی بہی مقرر ہین جیسی دیوی کو شراب اور گوشت کا بہوگ لگانا یا مارگ مین بڑا ثواب جانتی ہین اور ہنومان کو چورما اور مہادیو کو دہتورہ کا پہول اور بیل کا پتا وغیرہ اور اونکی معبودون کی نیاز اگرچہ سب ہندو انکو کہانی درست جانتی ہین لیکن جو کسی مردہ یا معبود کی نام پر سنکلپ کرکی دیا جاوی تو وہ سوای برہمن کو اور کو لینا اور کہانا درست نہین جانتی اگرچہ برہمن مالدار اور دوسری قوم کی محتاج ہون یہہ باہمون کی بڑون کی اپنی اولاد کی گذران کی خوب تدبیر کری ہی کہ شاستر مین

کہ ہندیا کہ سنکلپ کیا ہوا مال سوای باہمنون کی کوئی نہ لیوی اور اپنی
معبودونکی نام پر میوجات اور جو اور تل اور گہی اور شہد آگ مین جلادیتے
ہین اسکا نام ہوم ہی اور کئی معبودون اور مردونکی نام لی لیکر پانی گرا
جاتی ہین جب بشن برہما وغیرہ دیوتاونکو پانی دینی لگتی ہین تو زنار کو
داہنی پسلی پر کرلیتی ہین اور اسیطرحکی زنار رکہنی کو بشن سبت کہتی ہین اور
جب بعضی اپنی پچہلی پنڈتون اور رہگتون کو پانی دیتی ہین جسکو رکہہ کہتی
ہین تو زنار کو سینی پر لٹکالیتی ہین اسکا نام ہی کنٹہی اور جب اپنی بزرگو
پانی دیتی ہین تو زنار کو بائین پسلی پر کرلیتی ہین اسکا نام ہی پتر سبت
اور پتر انکی زبان مین مری ہوئی بزرگونکو کہتی ہین اور جانتی ہین کہ
یہہ پانی بزرگون کو پہنچتا ہی اسکا نام ترپن ہی معاذ اسد خدای تعالی
کی نعمتون کو آگ مین جلادینا اور زمین پر پہینک دینا کیسی بیوقوفی کے
بات ہی بہلا ثواب تو اوس چیز کا پہنچی کہ کسی مسکین کی کام آوی اور آگ
مین جلادینا اور زمین پر پہینک دینا تو ایک بڑا گناہ ہی اور یون ہی بیفائدہ
مال ضایع ہوجاتا ہی پہر اس سی ثواب کی امید رکہنی محض نادانی ہی
خدا کی پناہ شیطان کیسا شریر ہی کہ اسی بہانہ سی آدمیون کی مال ضایع
کرواتا ہی اور عاقبت کی عذاب مین پہنساتا ہی اور جسدن انکی کسی مرد

یا معبود کی نام پر کہانا لیا رہوتا ہی اوسدن مین جبتک برہمن نہ کہالیوین تب تلک اوس کہانی مین سی اور کو کہلانا درست نہین جانتی اگرچہ لڑکے بالی بہو کہہ کی عذاب مین گرفتار رہین لیکن او سمین سی اونکو نہین کہلاتے

ف اسمقام مین شاید ہندو یہہ اعتراض کرین کہ مسلمانون کے ہی ثواب پہنچانی مین ہی ساری رسوم ہندؤنکی موجود ہین بعضی مسلمانون نی ثواب پہنچانی کی لئی دن مقرر کرلئی ہین جیسی مردہ کی سوم کو قل کرتی ہین اور چالیسوین کو پلنگ بچہاکر اور طرح طرحکی کہانی رکہہ کر اعتقاد رکہتی ہین کہ مردہ کی روح یہان آتی ہی اور بعضی کہتی ہین اسدن روح گہر سی نکلتی ہی اور چہہ ماہیا اور سالیانہ کرتی ہین اور حضرت پیران پیر کا فاتحہ سوای گیارہوین اور سترہوین کی اور دن مین نہین کرتی اور حضرت امیر حمزہ کا ختم شبرات ہی کو کرتی ہین اور حضرت امام حسین کا محرم کی عشرہ مین علی ہذا القیاس اور بزرگونکا فاتحہ اونکی مرنی ہی کی دن کرتی ہین اور بعضونکی روح کی لئی بعض کہانی ہی مقرر کر رکہی ہین جیسی شاہ عبدالحق کا توشہ حلوہ کا اور حضرت بی بی کی صحنک دہی خشکہ کی اور حضرت ابو علی قلندر کا مالیدہ اور حضرت علی کا کونڈا میٹہی چانولونکا اور اسکا کہانا بہی گرما گرم ضرور جانتی ہین بلکہ اوسپر کیلی کا پتہ اور سرخ دو ڈی

بھی ضرور رکھتی ہین اور بعضی اوس دن روزہ رکھتی ہین اور حضرت
امام حسینؑ کی نیاز حلیم اور شربت اور سید سلطان کا روٹ یا ریوڑیان
اور بابا فرید کی کھچڑی میٹھی اور پیر بوہی کا نمک علی ہذا القیاس اور بزرگون کے
نام پر مقرر کر لئی ہین بلکہ بعضی شخصون نی یہہ بھی قید رکھی ہی کہ فلانی
بزرگ کی نیاز سوا روپیہ کی ہو فلان کی پانچ پیسی کی فلانی کا روٹ سوا
فلانی کا روٹ پانچ سیر کا فلانی کی تین کوڑی کی اور مردہ کا اسقاط خاص
قرآن مجید ہی کا ہو اور ضرور اوسکو سات ہی آدمیون کی ہاتھون مین
پہرایا جاوی اور بعضون نی ان نیازون کی کہلانی اور لینی والی بھی
مقرر کر رکھی ہین جیسی کہتی ہین کہ شاہ عبدالحق کا توشہ وہی شخص کہاوی
جو حقہ نہ پیوی اور کہاوی تو وضو کر کی کہاوی اور حضرت فاطمہ کی
صحنک صرف عورتین ہی کہاوین اور عورت بھی وہ کہاوی جسنی دوسرا
خاوند نکیا ہو اور حضرت عباس کی نیاز سید ہی کہاوین اور گنڈوری
کی نیاز کنواری لڑکیان کہاوین بلکہ بعضی دنون کی لئی بھی بعض کہانی
مقرر کر رکھی ہین جیسی ہندوان کی رسم ہی کہ دسہرہ کو دہی اور تل شکر
اور دیوالی کو شیرینی اور منگل اور اتوار کی دن برت یعنی روزہ رکہتا
تھا اور گدی پیر کی نومی کو سویان اسیطرح مسلمانون نی بھی مقرر

کر لیتی ہین کہ شبرات کو حلوا ہی ضرور ہو اور محرم کو حلیم اور شربت اور عید کو
سویان اور مخدوم جہانیان کی روزی مین مٹھائیان روٹیان اور سوائے
انکی ایسی قیدین لگا رکھی ہین اور بعضی مسلمان بزرگون کی نیاز اس
امید پر دیتی ہین کہ وہ ہماری رزق یا اولاد مین ترقی کر دینگی یا کوئی
اور مراد پوری کرینگی اور ڈرتی ہین کہ اگر ہم انکی نیاز نہ دینگی تو وہ ہمارا کچھہ
نقصان کر دینگی اور بعضی لوگ ثواب پہنچانیکو فرض کیطرح ضرور جانتی
ہین جو کوئی گیارہوین وغیرہ کا دن نکری اوسکو طعن دیتی ہین اور بعضی
نیاز وغیرہ کی دن نئی باسن بہی لگانی ضرور جانتی ہین اور جیسی ہندو لوگ
کی دن کہانی پر اپہنشرمن سی منتر پڑہوالی ہین اسیطرح مسلمان بہی
ملان کو بلا کر ختم دلاتی ہین اور جب تلک ملان اوسپر ختم نہ پڑہ لی تب تلک
اوسمین سی کسیکو کہانی نہین دیتی اور ہندو سنکلپ کرینگی وقت داہنی
ہاتہہ مین پانی لی لیتی ہین مسلمان پانی کا پیالہ کہانیکی ساتہہ ختم کیوقت
رکہنا نہایت ضرور جانتی ہین اور ہندو اپنی بزرگونکو پانی دیتی ہین کیسی ہی
مسلمان محرم مین حضرت امام کی روح کیواسطی پانی کی مشکین بہر بہر
پہر بہا دیتی ہین اور جیسی ہندو دیوتاؤن کی نام پر گہی وغیرہ اگ مین جلا کر
اوسکا نام ہوم رکہتی ہین ایسی ہی مسلمان بزرگون کیواسطی ہزارہا

چراغ روشن کرکر اوسمین دہریون اور منون تیل جلاکر اسکی لغت کو
ضائع کرکر اوسکا نام روشنی رکہتی ہین اور بعضی ختم کیوقت ہاتہہ باندہ کر کہڑی
ہوتی ہین اس اعتقاد سی کہ بزرگونکی ارواح یہان حاضر ناظر ہین اور بعضی
ختم کیوقت چراغ بہی کرتی ہین اور سوای اسکی اس قسم کی رسوم مسلمانون
مین رواج پارہی ہین جسکی تفصیل دراز ہی سو آسبات کا جواب یہہ ہی کہ
یہہ کام ہماری دین کی کتابون سی ثابت نہین نی سمجہہ لوگون نی شاید
ہندؤن کی ریس سی یہہ باتین نکالی ہین اور ہماری دین مین دوسری
دین والون کی ریس کرنی اونکی رسوم مخصوصہ مین منع ہی یہان تلک
کہ ہولی دیوالی اور دسہرہ وغیرہ ہندؤن کی تہوارونمین سیر کی لئی شامل
ہونا بہی حرام ہی کیونکہ فرمایا ہی جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم نے
مَنۡ تَشَبَّہَ بِقَوۡمٍ فَھُوَ مِنۡھُمۡ یعنی جسنی ریس کری کسی قوم کی وہ
اونہین مین سی ہی اور یہہ رسوم باطلہ جو اس فصل مین مذکور ہوئی ہین
ہماری دین مین اونکی کچہہ بہی اصل نہین اسواسطی ہم لوگ ان رسمونکو
بدعات اور مشابہت ہنود مین گنتی ہین اور بعضی ان مین سی مکروہ ہین
بعضی حرام بعضی شرک پہر جو بات ہماری دین مین نہو اوسپر اعتراض
کرنیسی ہماری دین پر اعتراض نہین آتا سوال ہندوان تختی جو

کہ ہماری دین مسلمانی مین اور دین والون کی ریس کرنی بہت بری
ہی اور اون کی تہوار دن مین بطور سیر کی شامل ہونا منع ہی پہر اور د
والی کہانا کہاتی ہین پانی پیتی ہین سوتی ہین یہہ کہون کو کہانا کہلانی
ہین سو تمکو چاہی کہ یہہ کام ہی چہوڑ دو اور ہندؤنکی تہوار دن مین بہ
ہی بطور سیر شامل ہونا ہرگز نہ بلکہ بعضی ملان شاگردون کو بعض اشعار
لکہہ کر دیتی ہین جنمین ہندؤن کی تہوار دن کی یعنی دیوالی وغیرہ کی
تعریفین ہوتی ہین اور ان اشعار کا نام رکہا ہی عیدی سو اسکا جواب
یہہ کہ ہماری دین مین اور دین والونکی ریس اون باتون مین منع ہی
کہ جنکی اصل دین ہماری مین کچہہ نہو اور اونہین کی خصوصیات مین سے
ہو اور جو کام ہماری اور دوسری دین والون کی مشترک ہین وہ کام
ہم کیون نکرین اور یہہ جو تمنی کہا کہ بعضی ملان ہندؤن کی تہوارون کے
عیدی لکہہ کر دیتی ہین سو ہماری دین مین یہہ بہی منع ہی ایسی عیدی
وہی ملان لکہدیتی ہین کہ دو چار پیسی پر اپنی دینداری کو بیچ دیتی ہین
اور یہہ لوگ ہماری نزدیک فاسق ہین غرض یہہ ہی کہ ان باتون سے
ہماری دین پر ہرگز اعتراض نہین آسکتا باب تیسرا بیچ معاملات
کی اور اس باب مین چہہ فصلین ہین فصل پہلی نکاح کی بیان مین

ہماری دین مین نکاح وہ چیز ہی کہ کوئی عورت اپنی آپ کو کسی مرد کی
عقد مین دی اور مرد اوسکو قبول کری اگر وہ عورت یا مرد نابالغ ہو تو
اونکی ولی جیسی باپ یا بہائی اونکا نکاح کردین پراس اقرار کیواسطی
دو شخص ایمان والی اونکا گواہ ہونا ضرور ہی اور عورت کی نفس کا کچھہ عوض
بہی مرد پر ٹہرجاتا ہی اسکا نام مہر ہی اور وقت نکاح کی خطبہ پڑہنا سنت
اور خطبہ مین اللہ کی توحید اور حضرت کی رسالت کا بیان اور کچھہ نصیحت کا
مضمون ہوتا ہی اور دولہہ دولہن کی حق مین دعا کرنی بہی سنت ہی
اور بعد نکاح کی مرد کو چاہی کہ اس نعمت کی شکر مین درویشون اور دوستونکی
ضیافت کری اسکا نام ولیمہ ہی اور نکاح مین دولہہ اور دولہن کو اچہی کپڑی
پہرانی اور خوشبو لگانی واسطی ستہرائی کی نہ واسطی نام آوری اور بڑائی کی
درست ہی اور دف کی آواز سی نکاح کی شہرت کردینی جایز بلکہ مستحب ہی
اور اگر مرد اپنی عورت کو طلاق دیدی یا کسی عورت کا خاوند مرجاوی
تو اوس عورت کو کسی اور مرد سی نکاح کرلینا درست بلکہ بڑا ثواب ہی
اور ہندؤن کی نزدیک نکاح مشہور وہ چیز ہی کہ عورت کی والی جیسی
باپ وغیرہ اوس عورت کو سنکلپ کرکی کسی مرد کو دیدین اور سنکلپ کا
بیان دوسری باب کی چہٹی فصل مین ہولیا ہی اور مرد اس عورت کو

قبول کری اس لفظ سی سو ستت [illegible] پھر اس اقرار کیواسطی آگ کو
گواہ پکڑتی ہین یعنی آگ جلا کر دولہہ دولہن کو آگ کی گرد پھیری دیتی ہین
نہین معلوم کہ آگ کی گواہ کرنی مین کیا فایدہ ہی اگر کوی شعور والا گواہ ہو
تو اوسکی گواہی وقت حاجت کی کام ہی آوی اور آگ تو ایک چیز بیجان
ہی اور جو ہندو یہہ کہین کہ آگ کا موکل ہی بسنتر دیوتا وہ تو شعور والا ہی
ہم اوسکو گواہ پکڑتی ہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ آدمیونکی گواہی کرنی سی تو یہہ
بہی فائدہ ہی کہ بر تقدیر اگر حاکم کی سامنی جہگڑا جا وی تو اوسوقت گواہ کام آوی
اور دیوتا کی گواہی کہ امر موہوم ہی اور نظر سی غائب ہی کسکام آویگی اور سوا
اسکی جتنی رسوم کہ ہندو نکاح مین کرتی ہین اونسی عقل حیران ہی از انجملہ
دولہہ دولہن کی کنگنا اور سہرا باندہنا برادری کی عورتون کا جمع ہو کر سات
یا پانچ یا تین دن تک سات سوہاگنونکی ہاتہہ سی دولہہ اور دولہن کی بٹنا
لگانا تیل چڑہانا اور تی کڑاہی اور سانت کا کرنا اور چوک پورنا اور نام اور
کیواسطی ڈہکاو کرنا باڑا دینا بضرورت ہاتہی گہوڑون پر سوار ہو کر چلنا
طوایف کا ناچ کروانا آتشبازی چہڑوانا ڈہول نفیری نقارہ طاشہ وغیرہ باجے
بجوانا ہندو دولہن سر کرنا اور سمدہیونکا آپسمین ملکر ہنسی اور ٹہٹہا کرنا اور بیٹہنا
اور کہنا پہات مقرر کرنا بلکہ بعضی کہتریون مین یہ رسم ہی کہ جب برات

کی ضیافت کرتی ہین تو شیرینی کی کہرلی بناکر ہیراتیونکو گرد اوسکی بٹہاکر کہلاتی
ہین اور رہائی مین چراغ رکہکر دروازہ پر لٹکانا اور نوشہ کا اوسکو تلوار سی گرا
دینا اور نوشہ سی عورتونکا چہند کہلانی اور لونگ الایچی مانگنی اور نامحرم عورتونکا
نوشہ کی گرد جمع ہوکر چہل اور مزاح کرنا اور طرح طرح کی پہیلیان اور سہری
مردون اور عورتون کی کہنی اور عورتونکا مردونکو راگ مین گالیان فحش کی
دینا جسکو سیٹہنا کہتی ہین اور دولہن کی جوتی کو دولہ سی سجدہ کروانا اور
نا اینکا دولہ کا بدن سرخ ڈوری سی ناپنا اور عورت کی سرکی بال دولہ
گلہ ہوانی جسکا نام ڈہوریان ہی اور کنگنا کہیلنا اور گوت کنالا کرنا یعنی قوم
کی مرد عورتونکا ایک باسن مین کہانا اور دولہ کی ماکا بستی مین پانو ڈالنا اور بڑا
ہی اور کہت نام آوری کی لی کرنی اور نام اور فخر کی لی طرح طرح کی باجی
اور برادری کی روٹی کرنی اور سوای اسکی اور بہت سی رسوم باطلہ ہین
کہ اون سبکا بیان کرنا سبب طوالت کا ہی اب نہین معلوم کہ ان رسوم
کیا فایدہ ہی بلکہ ظاہر مال کا ضایع کرنا ہی اور اکثر بیحیائی کی کام ہین اور اگر
ہندو کہین کہ ان رسمون سی بعضی رسمین بعضی مسلمانون مین بہی جاری
ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ہماری دین مین یہہ کام سب باطل اور مردود
اور حرام ہین جاہل لوگ ہندوون کی ریس کرتی ہین سو برا کرتی ہین اور انکا

کچھہ اعتبار نہین اور جو ہندو یہہ کہین کہ بعضی ان رسمونمین ہی ہندؤنکی شاستر
مین بہی بیان نہین ہوئی بلکہ عوام لوگ ازخود کرلی ہین تو اسکا جواب یہہ ہی
کہ تمہاری جتنی پنڈت ہین ان رسمونکی پابند ہونیکو برا نہین جانتی اور ہماری
دین کی علماء باعمل رسوم کی پابندی پر سخت انکار کرتی ہین اور برا جانتی ہین
کیونکہ ہماری دین مین سوای شرع شریف کی اور کسی چیز کا پابند ہونا درست
نہین اور بعضی رسمین انہین سی خود تمہاری شاسترونکی موافق بہی ہین چنانچہ
مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ پانچ مقام مین جہوٹ بولنا گناہ نہین
ایک جہان یار و آشنا ہستی ہوئی جہوٹ بولین دوسرے خاوند عورت کی
دل خوش کرنیکو جہوٹ بولی تیسرے بیاہ مین جہوٹی گالیان دی جاوین
چوتہی کسیکو ظالم کی قتل کرنی سی بچانی کی لئی جہوٹ بولا جاوی پانچوین
مال کی حفاظت کی لئی جہوٹ بولا جاوی غرض بیاہ مین گالیان دینی شاستر
سی ثابت ہین اور جب کسی عورت کا خاوند مرجاوی تو اوسکی لئی پہر دوسرا
نکاح کرنا ہندؤنکی دین مین مذہب مشہور روا نہین مگر ان مین جو لوگ رذیل
ہین وہ لوگ رانڈ عورت کو البتہ کسیکی گہر مین جورو بنا کی بٹہا دیتی ہین اور انہین
جو اشراف کہلاتی ہین ہرگز یہہ بات روا نہین رکہتی اگرچہ وہ عورت کم عمر طفولیت
مین بیوہ ہوجاوی پر تمام عمر اپنی اوسی حالت مین کاٹتی بیوہ ہی رہی دیکہو

یہہ کتنی بڑی ظلم کی بات ہی اور جو کسی مرد کی عورت مرجاوی تو پہر اوس
مرد کی نکاح مین بڑا اہتمام کرتی ہین اور عورت بیچاری پر اتنا ظلم کرتی
ہین کہ اوسکو دوسری دفعہ خاوند کرنی نہین دیتی وہ بیچاری ساری عمر
ترس ترس کی ٹہنڈی سانس بہری اور ان ظالمون کی جان پر صبر کری
اور سوای اسکی عورت کی بی شوہر رہنی مین یہہ قباحت کتنی بڑی ہی کہ
بہت سی عورتین بی شوہر زنا مین پڑجاتی ہین اور اگر کوئی زنا سی بچی
بہی تو خیالات فاسدہ سی بچنا تو نہایت ہی مشکل ہی اور حکمت الہی کو
سمجھنا چاہی کہ مرد اور عورت کی نکاح ہونی مین کتنا بڑا فائدہ ہی کہ بنی آدم
دنیا مین زیادہ پہیل پڑین اور اسکی عبادت کرین اور مرد یا عورت کو
عبث نکاح چہوڑ دینا سراسر مخالف مرضی حقتعالی کی ہی مثلا ایک شخص
اپنی غلامونکو کچہہ ایک زمین واسطی کہیتی کرنی کی سپرد کری اگر وہ
غلام اوس زمین کو بی تردد چہوڑ دین اور اوسمین کہیتی کرنیکو اچہا
نجانین تو بلاشبہ اون غلامون پر مولا کا غصہ ہوگا سو اسیطرح اسد صاحب
نی عورتونکو اسلئی پیدا کیا ہی کہ مردان سی نکاح کرین تاکہ اولاد حاصل
ہو پہر جو کوئی عورتون کو بی نکاح چہوڑیگا وہ بہی اسد کی قہر مین مبتلا ہوگا
استغفار بیشاید ہندؤنکی یہہ اعتراض خیال مین گذریگا کہ اکثر اشراف

مسلمان ہی بیوہ عورت کو دوسرا نکاح نہین کرنی دیی سو اوسکا جواب یہی
کہ نکاح دوسرا ہماری دین مین منع نہین ہی بلکہ سنت ہی اور بعضی وقت
واجب بہی ہوجاتا ہی ہندوؤنکی صحبت کی تاثیر سی بعضی مسلمان اہل ہند از راہ
حماقت کی رانڈ عورتونکا نکاح نہین کرتی سو ان لوگونمین جو کوئی تہوڑی
سی ہی سمجہہ رکہتی ہین اس رسم کو یعنی رانڈ کی نکاح نکرنیکو بہت ہی برا
جانتی ہین اور اکثر اہل ہمت تو اپنی بہنون اور بیٹیون رانڈونکا نکاح کروا
بہی دیتی ہین اور مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ اور ساری عرب اور روم اور فارس
اور ترکستان وغیرہ ولایتونمین سب اشراف مسلمانون مین بیوون کے
نکاح کی رسم جاری ہی ایک خاوند فوت ہوجاوی یا طلاق دیدی دوسرا
نکاح کردین اگر دوسرا فوت ہوجاوی تیسرا اسیطرح اگر ایک عورت کی کتنی
ہی نکاح ہوتی رہین تو عیب نہین جانتی یہہ آفت صرف ہند کی ولایت
مین ہی کہ بعضی جاہل بسبب صحبت ہندوؤنکی دوسری نکاح کو نہین ہونی
دیتی اور جو لوگ بیوہ کی نکاح ہونیکو عیب سمجہین اور برا جانین وہ لوگ
مسلمان نہین ہین بلکہ ہندوؤنکی بہائی ہین اونکو اشراف نکہنا چاہئی بلکہ
اجلاف ہین اور ان لوگون کی حق مین مولانا شاہ عبد العزیز رہ رسالہ نکاح
ثانی مین لکہتی ہین پس الیق بحال ایشان آنست کہ خود را از زمرۂ سادات

وشیوخ نشمارند بلکہ در زمرہ راجپوتان ورانگہران ودیگر کفرۂ فجرۂ ہندوستان داخل نمایند یعنی ان لوگونکو چاہی کہ اپنی آپکو سید اور شیخ نجانی بلکہ اونکو رانگہڑون اور راجپوتون اور دوسری کافران ہندسی سمجہین اور اس زمانہ مین مولانا حافظ احمد علی سلمہ اللہ سہارنپوری نی ایک فتوی نکاح ثانی مین لکہا ہی اوسکا خلاصہ یہہ ہی کہ عورت کی نکاح ثانی کو جو عیب سمجہی وہ کافر ہی اور اس فتوی پر چالیس سی زیادہ عالمون کی مہر اور دستخط ہین

حکایت ایکروز ایک ہندو نی کہا کہ عورت کو خاوند بمنزلہ پرمیسر یعنی خدا کی ہی اور پرمیسر ایک ہی ہی سو عورت کا خاوند بہی ایک ہی چاہی سوا اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ قول تمہارا سراسر پوچ ہی اور قابل التفات کی نہین آدمی کبہی خدائی کی مرتبہ کو نہین پہنچتا ہی اور اگر بفرض محال خاوند کو عورت کا پرمیسر سمجہتی ہو تو ایسا پرمیسر نی تعجب سوت کی ہاتہہ مین گرفتار ہو کر اپنی پرمیسر ہونی سی معزول ہو اور دوسرا شخص اوسکی قایم مقام ہو تو کیا عجب ہی بلکہ بقول تمہاری بعد مرجانی پہلی پرمیسر کی ہونا اوسکی قایم مقام کا ضرور ہی اور نہین تو اوس عورت کو درصورت رہنی بدون پرمیسر کی خدا جانی کیا کیا قباحت درپیش آوینگی نعوذ باللہ منہا اور ایک دین ایک اور عجب مسئلہ ہی کہ بڑی بہائی سی پہلی چہوٹی بہائی کا بیاہ کردینا

ایسا گناہ ہی جیسی گئو ہتیا یعنی گای کا قتل کرنا اور سوای راجا کی اور کوی
دو عورتین اپنی نکاح مین لینا درست نہین جانتی اور مہابھارت کی آدیپرب مین
لکھا ہی کہ جو کوی عورت حیض سی پاک ہو اور کسی آدمی کو اپنی طرف
طلب کری اور وہ شخص اوسکی پاس نہ جاوی تو ایسا ہی جیسا ناحق خون کیا
اور ہندوونکی مذہب مین آٹھہ طرحکا نکاح لکھا ہی ازانجملہ ایک قسم یہہ ہی
کہ چھتری کسی کی لڑکی زبردستی سی پکڑ لی جیسی بہیکھم نی اپنی بہائی کی
لئی بنارس کی راجہ کی بیٹیان زبردستی سی پکڑ لین اور یہہ قصہ اور اسطور
کی نکاح کا بیان مہابھارت کی آدیپرب مین لکھا ہی اور کچھہ تفصیل اس قصہ کی
پہلی باب کی دوسری فصل مین ہو چکی ہی

فصل دوسری بیچ بیان بعضی چیزون حلال اور حرام کی ہماری دین مین

جو چیز زمین سی اوگی جیسی ترکاریان اور ساگ اور ہر طرحکا اناج وغیرہ
سب حلال ہین بشرطیکہ وہ چیز آدمی کی بدن کو مضر اور مہلک اور نشہ
والی نہو یعنی زہریات اور افیون اور بہنگ وغیرہ زہریات اور مسکرات
اور نشی یہہ سب حرام ہین اور جو چیز بدبودار ہو جیسی کچا لہسن اور پیاز
وغیرہ سو مکروہ ہی اور ہندوون کی دین مین اناج اور ترکاریون مین سی
مسور اور شلجم اور گاجر کا کہانا ہی مثل لہسن اور پیاز کی منع ہی حالانکہ

یہہ چیزین نہ آدمی کو مضر اور مہلک ہین نہ ان مین نشہ ہی نہ بدبوی
اور ہماری نزدیک ہر طرحکی شراب ہر کسی پر حرام ہی اور ہندوون کی نزدیک
شراب تین قسم کی ہی ایک وہ کہ چانول وغیرہ اناج سی بنائی جاوی دوسری
وہ کہ میوہ جات سی طیار کیجاوی تیسری وہ کہ گوڑ سی بنالیوین سو انکی
دین مین برہمن کو ہر طرحکی شراب حرام ہی سلہ اور کہتری اور بیس کو پہلی
اور دوسری حرام ہی تیسری جائز ہی اور سودر کو ہر طرحکی حلال ہی
اور بام مارگی لوگ تو پینا شراب کا ہر کسیکو جائز بلکہ بڑا ثواب جانتی ہین
اور انکی مذہب مین قسم کہانیکی وقت زہر کا کہانا بہی حلال ہی چنانچہ
آگی بیان ہوگا یہان ذرا انصاف کرنا چاہی کہ شراب جو حرام ہی تو
نشہ کی سبب سے حرام ہی کیونکہ نشہ کی سبب سے آدمی کی عقل ماری جاتی
ہی اور عقل پر مدار سب امور دین و دنیا کا ہی سو ایسی چیز کہ جس سی
عقل متغیر ہوجاوی حرام ہی چاہی کیونکہ اکثر لوگونکا یہہ حال ہوتا ہے
کہ شراب پیکر جورو اور بہن مین تمیز نہین کرتی اور کچہہ انگور گوڑ اور چانول
اور میوجات وغیرہ کی سبب سے شراب حرام نہین ہوئی کیونکہ یہہ چیزین
سب کہانی مین آتی ہین اور اونکو کوئی حرام نہین سمجہتا اور اس سبب سے
بہی حرام نہین ہوئی کہ پتلی ہی کیونکہ اگر یہہ ہوتا تو پانی بہی حرام ہوتا

سلہ مہابہارت کی آدپرب مین لکہا ہی کہ دیوتون کا پروہت ... شکر کا شاگرد تہا کہ جسی ... قتل کرکی اور جلا کی شراب مین ملا کر شکر کو پلا دیا شکر نی ... اوسکا پیٹ سی نکالا اور زندہ کیا اور اوس روز سی برہمنون پر شراب کو حرام ... ۱۲ منہ عفی عنہ

کہ دودہ بہی اسیطرح پتلا ہی سو وہ بہی بالاتفاق حلال ہی جب یہہ بات ہو
کہ شراب نشہ کی سبب سے حرام ہی تو چاہی کہ ہر قسم کی شراب ہر آدمی کو
حرام ہو کیونکہ ہر قسم کی شراب مین نشا ہی اور نشا عقل کا دشمن ہوا اور
عقل ہر آدمی رکہتا ہی پہر اس تخصیص کی کیا وجہ کہ فلانی قسم کی شراب
فلانی شخصونکو حرام ہی اور فلانونکو حلال اور آدمی کو زہر کا کہلا دینا کیسی
بُری بات ہی اور ہماری دین مین تمام پیشہ ورون کی گہر کا کہانا حلال ہے
بشرطیکہ انکا مال حرام کی پیشہ سی پیدا نہوا ہو یعنی کنچنی اور ڈوم اور سود
خوار اور رہزن اور چور اور رشوت خوار اور شراب فروش وغیرہ جنکی گہر
صرف حرام کی وجہہ سی مال آتا ہی سو انکی گہر کا کہانا حرام ہی اور ہندونکے
دین مین لوہار صیقل گر سُنار جولاہہ دہوبی دبّاغ سلاح فروش سراج
شکاری طبیب ان لوگون کی گہر کا بہی کہانا منع ہی حالانکہ ان لوگون کے
کسب عقلاً بری نہین اور ہماری دین مین حلال جانورونکا دودہ پینا
حلال ہی اور ہندؤنکی نزدیک جس گائی کا بچہڑا مر جاوی اوسکا دودہ پینا
درست نہین اسمین بہی ناحق اللہ کی نعمت کا ضایع کرنا ہی **فصل تیسری**
بیچ بیانِ تحیتِ ملاقات کی ہماری دین مین بڑا ثواب ہی اسباتکا
کہ جب دو مسلمان آپسمین ملین کہلی ہاتہی ملین اور آپسمین سلام کرین

ایک کہی السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ
اور دوسرا کہی وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ ومغفرتہ
اور حدیث شریف سی معلوم ہوتا ہی کہ جو پہلی سلام کری اوسکو بڑا ثواب ہے
اور جو پہلی سلام کرنی سی عار کری وہ بڑا بخیل ہی اور یہہ سلام سب
مسلمانونکا ساجہا ہی خواہ بوڈہا ہو خواہ جوان خواہ لڑکا امیر ہو یا فقیر استاد
ہو یا شاگرد پیر ہو یا مرید میان ہو یا خادم آزاد ہو یا غلام واقف ہو یا ناواقف
یعنی ان سب کو آپسمین سلام کرنا درست ہی پر جوان نامحرم عورتون
سی سلام کرنا مردونکو منع ہی اور جوان نامحرم مردون سی سلام کرنا
عورتونکو منع ہی اور جو عورتین محرم ہین جیسی بہن اور مان اور خالہ
اور پہوپہی وغیرہ جنسی نکاح کرنا کبہی درست نہین ہوتا اور اپنی بیوی
ان سب سی بہی السلام علیکم کرنا سنت ہی اور اول سلام کرنا سنت
علی الکفایہ ہی یعنی ساری جماعت مین سی ایک بہی کر دیوی تو سب کے
ذمہ سی سنت ادا ہو جاوی اور جواب دینا سلام کا فرض علی الکفایہ ہے
یعنی ساری جماعت مین ایک بہی جواب دیوی تو سبکی ذمہ سی فرض
اوتر جاوی اور نہین تو سب گنہگار ہون اور سلام کی ساتہہ پیٹہ
خم کرنا منع ہی اور ہاتہہ اوٹہانا بہی اچہا نہین اور مصافحہ یعنی ایک دوسری

ع یعنی سلام کرنی سی اور اوسکی جواب دینی سی ... [illegible]

کی ہاتھہ پکڑنی پیار سی بہت اچھی ہین اور ہندوؤن کی تحیہ وقت ملاقات
بہت مختلف ہین اور انکی نزدیک جو چھوٹا ہی وہ پہلی بڑی کو ماتھا ٹیکی
یعنی تسلیمات کری اور خادم مخدوم کو اور چیلا گورو کو اور شاگرد اوستاد کو
اور بیٹا باپ کو اور بڑا اوسکی جواب مین دعا دیوی اور برہمن اشیرباد
اور چیرن جیو کی لفظ سی دعا دیتی ہین اور دوسری قوم باہمن کو ماتھا
ٹیک کہین اور سنیاسی فقیرونکو نموناراین کہتی ہین اور بیراگی فقیرونکو
جی مہاراج کہتی ہین اور سکھہ لوگ جب آپسمین ملتی ہین تو واہ گورو جی
کی فتح کہتی ہین اور باہمن اور فقیر اور بڑی انکی مارے تکبر کی اورون کو
اور چھوٹونکو سلام مین ابتدا نہین کرتی اگر اس مقام مین ہندو یہہ اعتراض
کرین کہ مسلمانون سی بہی بعضی اس زمانہ کی پیرزادی اور مشایخ
پہلی آپ سلام کرنا گوارا نہین رکھتی اور السلام علیکم کی جگہہ اپنی مریدو سی
حضرت سلامت کہلاتی ہین اور مصافحہ کی جگہہ گھٹنونکو ہاتھہ لگواتی
ہین بلکہ قدمبوسی کرواتی ہین اور چھوٹی لڑکون سی السلام علیکم کرنا
درست نہین جانتی اور بعضی لوگ صاحب سلامت کہتی ہین اور بعضی
بندگی سلام کہتی ہین اور بعضی اپنی اوستادون کی آگی پشت خم
ہوکر اول زمین پر پہر چہاتی پر ہاتھہ رکھکر سلام کرتی ہین اور اونکی اوستاد

اسبات سی خوش ہوتی ہین اور بعضی فقیر السلام علیکم کی جگہہ یاد اللہ کہتی ہین اور بعضی یا علی مدد اور بعضی کرم مرتضی اور فضل حق اور بعضی عشق اللہ کہتی ہین اور بعضی شخص بندگی اداب مجرا کہتی ہین اور بعضی اتنا ہی کہدیتی ہین آئی حضرت جناب اور بعضی فقط ہاتہہ کا اشارہ کردیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ یہہ باتین ہماری دین مین سب نادرست ہین اور یہہ لوگ برا کرتی ہین کیونکہ جناب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ بڑونسی بڑی ہین ہر کسیکو پہلی آپ سلام کرتی تہی بلکہ حضرت نی چہوٹی لڑکونکو بہی السلام علیکم کیا ہی اور جو شخص السلام علیکم سی برا مانی یا ایسی اور سنت نبوی کو برا جانی وہ شخص گمراہ اور برا خبیث ہی سو جاہلون کے بات کا اعتبار نہین ہوتا اور تمہاری دین مین قدیم سی ایسا ہی حال معلوم ہوتا ہی کہ چہوٹی بڑونکو سجدہ کرتی رہی ہین کیونکہ تمہاری نزدیک سوای خدا کی اورون کی تعظیم بطور عبادت کی کرنی درست ہی چنانچہ پہلی باب کی چہٹی فصلمین معلوم ہوچکا ہی فصل چوتہی بیچ بیان شروع کرنی کامون کی ہر کام کی پہلی اللہ کا نام لینا اور اوسکی تعریف کرنی موجب ثواب اور برکت کا ہی سو ہم لوگ ہر کامکی پہلی کہتی ہین * بسم اللہ الرحمن الرحیم یعنی یہہ کام مین شروع کرتا ہون ساتہہ نام اللہ کے

الله بہت مہربان ہی نہایت رحم والا اور بعضی کامون کی ابتدا مین اتنا بہی
کہنا ایا ہی بسم الله اور بعضی کامون کی ابتدا مین بعضی اور دعائین بہی حا[فظ]
سی منقول ہین جنسی صرف الله کی خداوندی اور بندون کی عاجزی او[ر]
بیچارگی معلوم ہوتی ہی اور ہندؤن کی دین مین ہر کام کی پہلی گنیش کا
نام لینا ضرور ہی سو ہندو ہر کام کی پہلی کہتی ہین سری گنیشائی نمہ یعنی
گنیش کو میری نمسکار یعنی تسلیمات ہی اور گنیش وہ ہی مہادیو کا بیٹا
سر ہاتہی کا ہی چنانچہ اسکا بیان پہلی باب کی پہلی فصل مین ہو چکا ہی سبحان الله
سب نعمتون اور سب کامون کی قوت توبخشی الله کی اور یہہ لوگ ہر کام
کی ابتدا مین گنیش کا نام لیتی ہین بلکہ سچ تو یون ہی کہ جسکا کہائی اوسکا
گائی شاید اسباب پر بہی ہندو یہہ شبہہ اوٹہاوین کہ بعضی مسلمان بہی
اکثر کامون کی ابتدا مین اور اپنی اوٹہنی اور بیٹہنی مین بعضی اولیا کا
نام لیتی ہین جیسی کہتی ہین یا علی یا حسین یا محبوب اور بعضی اہل حرفت
اپنی کام کی شروع مین اوستاد پیر لقمان حکیم کہتی ہین اور بعضی لو[گ]
پنجابی شہر کی دروازہ مین داخل ہوتی گہیرا بادشاہ کہتی ہین اور ملاح
کشتی چلاتی وقت حضرت خواجہ خضر کا نام لیتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی
کہ اسطرح کی باتین ہماری دین مین درست نہین ہین بلکہ بہت بڑ[ی]

ہین یہہ صرف ان لوگون کی بیوقوفی ہی فصل پانچوین بیچ
بیان شرافت اور رزالت قومون کی اور اختیار
معاش ہر ایک کی ہماری سلمانون کی دین سی ثابت ہی کہ شرافت
اور رزالت ہر کسیکی دو جہت سی ہی ایک اعمال کی جہت سی یعنی جو شخص
خوش اعتقاد اور نیک اخلاق اور گناہون سی بچنی والا اور اللہ اور رسول
کی اطاعت مین سرگرم ہو وہ شخص اللہ کی نزدیک اشرف ہی اوسکا مرتبہ
عاقبت مین بلند ہوگا اور جو شخص بداعتقاد اور بدعتی اور بداخلاق اور
فاسق ہو وہ اللہ کی نزدیک ارزل ہی اور اللہ کی بخشش اور مغفرت
جدی چیز ہی چاہی بری کو اچھا کردی غرض کہ اللہ کی نزدیک شرافت
اور رزالت بسبب اعمال کی ہی چنانچہ حق تعالی نی فرمایا ہی اِنَّ اَکْرَمَکُمْ
عِنْدَ اللّٰہِ اَتْقٰکُمْ یعنی تم مین گرامی تر اللہ کی نزدیک وہ ہی جو پرہیزکار
تر ہی اور دوسری بسبب قرابت انبیا اور اولیا کی یعنی جو قوم کسی نبی
یا ولی سی قرابت رکھتی ہون اونکو شرف ہی دوسری قومون سی جیسی
سید اور بنی ہاشم اور قریش اور بنی اسماعیل اور قومون سی افضل
ہین لیکن یہہ شرف قوم کا بھی موقوف ہی ایمان اور اعمال صالحہ پر اور
جو ایمان اور اعمال نیک نہون تو قوم کی شرافت کسی کام نہین آتی

ہمارے نبی ... (margin notes)

اور ہماری دین مین جو کسب حلال ہی سو سب قومون کو کرنا درست ہی
جیسی کہیتی اور ہر چیز حلال اور پاک کی سوداگری اور جولاہگی اور درزی
گری اور معماری اور سوای انکی اور کسی پوری مسلمان کو کسی کسب
حلال سی عار نہین ہی اور جو کسب حرام ہین سو سب قومونکو حرام ہین
جیسی شراب کشی اور خنیاگری اور قلتبانی اور مزامیر و معازف نوازی
اور سوای انکی اور ہر مسلمان سمجہہ والی کو ایسی کامو نسی عار ہی اور
یہہ نہین کہ فلانا پیشہ فلانی قوم کو تو درست ہی اور فلانی کو منع ہی چنانچہ
روایت صحیح مین آیا ہی کہ سرور کونین پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم اپنا موزہ
آپ گانٹہہ لیتی تہی اور ہندونکی دین مین اگرچہ شرافت بسبب اعمال کی
بہی ہی لیکن انکی نزدیک قومیت کی شرافت کو غلبہ اور زیادہ اعتبار ہی
سارے ہندو چار برن یعنی چار قوم ہین ایک برہمن دوسری کہشتری
کہ اب کہتری مشہور ہین تیسری ویش یعنی بنی وغیرہ چوتہی سودر یعنی جاٹ
وغیرہ سوان چارون مین برہمن کو سب سے اور کہتری کو بیس اور سودر سی
اور ویش کو شودر سی اشرف جانتی ہین اور انکی کرم بپاک مین لکہا ہی
کہ موکہش یعنی نجات اخروی سوای براہمن کی اور کسیکو حاصل نہین ہی
یعنی اور قوم جتنی ہین خواہ کیسی ہی عمل نیک کرین لیکن جبتلک براہمن کا

جنم پاوین اونکی موکہش یعنی نجات نہین ہوتی اور لکہا ہی کہ اگر شودر اپنی
عمر مین عمل نیک کرتا رہی تو بعد مرنکی ویش کا جنم لیتا ہی اور اسیطرح ویش
کہتری کا اور کہتری برہمن کا اور برہمن عمل کرتا رہی جب موکہش حاصل
کری اور برہمن کی تعریف مین اور شودر کی حقارت مین عجب طرحکا مبالغہ
کرتی ہین کہ عقل حیران ہی چنانچہ منوشاستر مین لکہا ہی کہ برہمن کی
نام مین دو لفظ چاہی پہلی کی معنی پاکیزگی اور دوسری کی معنی اقبالمندی
ہین اور چہتری کی نام مین بہی دو لفظ چاہی پہلی کی معنی قدرت اور
دوسری کی معنی حفاظت اور ویش کی نام مین دو لفظ چاہی پہلی کی معنی مال
اور دوسری کی معنی پرورش کرنا اور شودر کی نام مین بہی دو لفظ چاہئین
پہلی کی معنی حقارت دوسری کی معنی عاجزی سی خدمت کرنا اور ایسا لکہا
ہی کہ ہندوون کی نزدیک ہر قوم کی لئی جدی جدی پیشی مقرر ہین اور ایک
قوم کو دوسری کا پیشہ کرنا درست نہین جانتی چنانچہ برہمن کی لئی یہہ کام
مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا علم پڑہانا جگ کرنا جگ کروانا صدقہ دینا صدقہ
لینا اور کہتری کی لئی یہہ کام مقرر ہین بدیا یعنی علم پڑہنا نہ پڑہانا جگ کرنا
صدقہ دینا نہ لینا برہمن کی خدمت ملک کی حفاظت حفاظت کی مزدوری
لوگونسی وصول کرلی دین کی حفاظت بدکارونسی جرمانہ لینا اور انکو

سزا دینی مال جمع کرنا موقع پر خرچ کرنا ہاتھی گھوڑا بیل اور خاد سومن بیچ
خبر رکھنی سوال نکرنا نیکو انکا اعتبار زیادہ کرنا اور ویش کی لئی یہہ کام مقرر
ہین علم پڑھنا جگ کرنا صدقہ دینا خدمت کرنی کھیتی کرنی سوداگری کرنی
بیل چرانا اور شودر کی لئی یہہ کام مقرر ہین برہمن اور چھتری اور ویش
کی نوکری کرنی اور اونکی اوتری ہوی کپڑی پہننی اور اونکا جھوٹا کہانا
اور مصوری اور زرگری اور دروگری اور نمک اور شہد اور دودہ اور
دہی اور گہی اور اناج کی سوداگری کرنی اور منوشاستر مین لکہا ہی کہ اگر
کوئی شودر برہمن کو سخت بات کہی تو اوسکی زبان کاٹی جاوی کیونکہ شودر
برہما کی پانوسی پیدا ہوا ہی اور پانو ساری اعضا سی ادنی ہی اور جو کوئی
کم ذات اشرف ذات کی آسن پر بیٹھہ جاوی تو راجا اوسکی کمر پر داغ دلوی
اوسکو ملک سی نکال دی یا اوسکی چوتڑ مین زخم کردی اور لکہا ہی کہ برہمن
کو قتل کی سزا دینی نہایت ہی واجبی ہی پر اور ذات کو جان کی سزا دینی
جائز ہی برہمن نی اگرچہ سب سی زیادہ گناہ کیا ہو تو بہی اوسکو قتل کرنا
نچاہی بلکہ اوسکو معہ مال اور اسباب کی اپنی ملک سی نکال دیجیی اور لکہا ہی
کہ برہمن کا بدن تمام دیوتاؤن کی رہنی کی جگہہ ہی اگر وہ مارا جاوی تو
اونکا کہان ٹہکانا اور لکہا ہی کہ برہمن شودر کا مال بیدہڑک لی لی کیونکہ

شودر کا کچھہ بھی نہین اوسکا مال واسباب اوسکی آقا کا ہی یعنی برہمن کا
اور سوائی اسکی اور بہت بیان اسطرحکا ہی کہانتک لکہا جاوی غرض
برہمن انکی نزدیک سبکا آقا اور کہتری اوسکا سپاہی اور ویس اوسکا سوداگر
اور شودر اوسکا غلام ہی اور ان چارون قومونکی سوا اور سب خلقت کو
ملیچہ جانتی ہین اور ان چارون قومونکی مقرر ہونی مین انکی روایات مختلفہ
ہین پر سام بید اور اکثر پوتہیونسی معلوم ہوتا ہی کہ برہمن برہما کی مونہہ سے
اور کہتری برہما کی باہون سی اور ویس اوسکی زانوسی اور شودر اوسکی
پانوسی پیدا ہوئی اور بعضی کہتی ہین کہ یہہ چارون قوم راجا شونک کے
وقت سی مقرر ہوئی ہین اور بہاگوت مین یون لکہا ہی کہ برہما نی اپنی
آپکو دو حصہ کر ڈالا اپنا حصہ مرد بن گیا جسکا نام سنویم بہو ہی اور بائین
حصہ ست روپا عورت اور اونہون نی اپنی اولاد کو چار قسم پر کر دیا ہی
اور انکی یہان کا ایک اشلوک برہمن کی تعریف مین واسلی سنسکرت لکہا جاتا ہی
۵ دیوادہینے نان جگت سربن منترادہینے تنت دیوتا ہ تی منترن براہمنادہینے
تا براہمن تسمات دیوتا ہ یعنی تمام جہان دیوتاؤن کا تابع ہی اور دیوی منتر
تابع ہین اور منتر برہمن کا تابع ہی سو برہمن میرا دیوتا ہے

देवाधीनांजगत्सर्वं मंत्राधीनंतदेवता

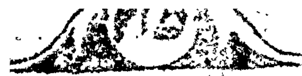
॥ सत्ता ब्राह्मणाधीना तस्माद् ब्राह्मण देवता ॥१॥

اور منو شاستر مین لکہا ہی کہ اگر برہمن کی ہاتہہ کتا یا بلی یا مینڈک یا چہپکلی یا کوا یا الو مارا جاوی تو اوسکا کفارہ ایسا ہی جیسا شودر کی ماری جانی کا اس سی معلوم ہوا کہ انکی نزدیک شودر ان جانورون کی مانند ہی

فصل چہٹی بیچ بیان بعضی مسائل عدالت اور انصاف

کی جاننا چاہی کہ جو شخص عدالت مین جاکر کسی شخص پر کسیطرح کی نالش اور دعوی کرتا ہی اوسکو مدعی کہتی ہین اور جس شخص پر اوسکا دعوی ہوتا ہی اوسکو مدعاعلیہ کہتی ہین سو ہماری دین مین انصاف کا طریق یہہ ہی کہ مدعی سی دو گواہ عدل طلب کئی جاوین اگر ایسی دو گواہ اوسکی دعوی پر گواہی دین تو وہ شخص قاضی کی نزدیک سچا ہوتا ہی نہین تو مدعاعلیہ کو حلف دیجاوی اور قسم کا طریق یہہ ہی کہ قسم کہانیوالا اللہ کی قسم کہاکر مدعی کی دعوی کا انکار کردی تو وہ سچا ہوجاتا ہی اور سوا اللہ کی اور کسیکی نام کی قسم کہانی درست نہین اور ہندون کی دین مین بیوہار شاستر یعنی عدالت کی علم مین یون لکہا ہی کہ مدعی چار یا تین گواہ حاضر لاوی اور جو گواہ عدل ہو تو ایک بہی کافی ہی اور قسم انکی نزدیک مدعی پر ہی یا حاکم جسکو چاہی قسم دیدی لیکن انکی نزدیک قسم عجب طرح کی

هی که اوسکی اپنا وہم اور خیالات اور امور اتفاقیه پر هی اور بعضی قسم ایسی
هی جس سی آدمی هلاک هوجاوی اور قسم دینا اگلی دنان آٹهه قسم پر هی پہلا
قسم یہه که قسم کرنیوالیکو ایک پلہ ترازو مین بٹها دین اور وه کچهه منتر پڑهی اگر
اوسکا پلا اونچا هوجاوی تو اوسکو سچا جانین اور نهین تو جهوٹا اور یہه قسم
خاص برهمن کی لیی هی دوسرا قسم یہه که سات خط مدور زمین پر کهینچین اور
قسم کرنیوالیکو غسل دین اور کچهه منتر بهی پڑها جاوی اور سات پتی پیپل کی
اوسکی هاتهه پر رکهکر کچا سوت اوسپر لپیٹین اور لوها آگ مین سرخ کرکر اوسکی
پتون پر رکهدین اور وه شخص اسطرحسی اون دائرون کی اندر قدم رکهتا
هوا چلی جب آخری دائری مین پهنچی لوهی کو گرا دی اس عرصه مین جو
اوس کی هاتهه کو آنچ نهین پهنچی تو اوسکو سچا جانتی هین اور یہه قسم خاص
کهتری کی لیی هی تیسرا قسم وه که قسم کهانیوالیکو ناف کی برابر گهری پانی مین
رو بمشرق کهڑا کرکی غوطه دی اور اوسکی غوطه لگانی کی ساتهه ایک شخص ایک
چهٹا او نکل کی کمان مین تیر بی پیکان رکهکر چلاوی اور ایک شخص تیز قدم
اوس تیر کی اوٹهانیکو جاوی تیر کو اوٹها کر لاتی تلک اگر وه غوطه خور پانی مین
اپنا دم قایم رکهی تو جانین که سچا هی اور یہه قسم خاص بیس کی لیی هی چوتها
قسم یہه که تهوڑی سی زهر هلاهل گهی مین ملاکر اور اوسپر کچهه منتر پڑهکر قسم



کہانیوالیکو ربجوب کرکی کہلادین اور کہلانیوالا رومشرق یا ردبستان ہی
پانسوتالی بچالی کی مدت تلک اگر نہ ہر تاثیر نکری تو اوسکو سچا جانین پہر زہر کی
دفع کرنیکی دوا اوسکو کہلادین اور یہہ قسم خاص شودر ہی کی لئی ہی ہند
مین بیچاری شودر کی ہر طرح کم بختی ہی جسکی لئی قسم یہی ایسی تجویز کری
جو ہلاک کا سبب ہی پانچوان قسم یہہ کہ ایک بت کو نہلا کر اوسکی دہوون
مین سی تین چلو قسم والیکو پلادین اگر چودہ دن سی پہلی اوسکو کچہہ تکلیف
نہ پہنچی تو جانین کہ سچا ہی چہٹا قسم یہہ کہ ساٹہی کی چاولونکو رات بہر مٹی
کی برتن مین رکہہ چہوڑین اور کچہہ منتر پڑہ کر قسم والیکو رومشرق کر
کہلادین پہر اوسکا تہوک پیپل کی پتی یا بہوج پتر پر گرادین اگر کچہہ لہو نکلی
یا اوسکی موہنہ پر کسیطرف سوجن ظاہر ہووی یا کانپنی لگ جاوی تو جانین
کہ جہوٹا ہی ساتوین قسم یہہ کہ ایک مٹی یا کانسی کی برتن مین کہ سولہ اونگل
لنبا اور اوسیقدر چوڑا اور چار اونگل گہرا ہو بوزن چالیس دام کی گہی
یا تلون کی تیل کو خوب جوش دین اور ایک ماشہ سونا اوسمین ڈالدین
قسم کرنیوالا اگر اوس سونیکو دو انگلیون کی ساتہہ نکال لی اور اوسکا
ہاتہہ نہ جلی تو اوسکو سچا جانین آٹہوین قسم یہہ کہ دہرم یعنی راستی کیصورت
چاندی سی اور ادہرم یعنی ناراستی کیصورت لوہی سی بناکرنئی کوزہ مین

ڈالین یا دہرم کی صورت سفید پرچہ یا بھوج پتر پر لکہکر اور ادہرم کیصورت
سیاہ پرچہ پر لکہہ کر کوزہ مین ڈال دین اور قسم کرنیوالا اون دونون مین
سی ایک کو نکال لی اگر دہرم کیصورت اوسکی ہاتہہ مین آجاوی تو اوسکو
سچا جانین انتہی اور چارون پچہلی قسم ہر قوم کی لئی درست جانتی ہین

اب چوتہا ہیچ جواب بعضی اون اعتراضونکی کہ ہندو

لوگ دین اسلام پر کیا کرتی ہین سو ہم پہلی اون سب اعتراضونکا
جواب کلی دیتی ہین اور پہر اونکی جوابات جزئیہ لکہتی ہین جواب کلی
ہی کہ ہماری دین کی جو باتہی سو بموجب حکم حضرت حق جل وعلی کی
پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد سی ہمکو پہنچی ہی اور حضرت پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی صدقتکی دلیل اونکی خوش اخلاق اور نیک افعال اور ظاہر
ہونا معجزات کا ہی کہ پہلی باب کی چوتہی فصل مین اسکا بیان ہوچکا ہی اور
ہمکو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد کا بجالانا فرض ہی سو تم ہماری دین
کی جس بات پر اعتراض کرو اوسکی جواب مین ہمکو اتنا ہی کہدینا کفایت
کرتا ہی کہ ہمکو جسطرح ہماری پیشوا مخبر صادق صاحب معجزات علیہ الصلوۃ والسلام نے
بتلادیا ہم وہ کرتی ہین اور جو اسکی جواب مین تم یہہ کہو کہ ہماری ہندو
دین کی جو باتہی وہ بموجب حکم خدا کی برہما اور دوسری دیوتاؤن اور

رکہتی ہو ونکی زبان سی معلوم ہوئی ہی اور جیسی تمہاری پیغمبر صاحب
سی معجزات ظاہر ہوئی ویسی ہی ہماری بزرگونسی خرق عادات ظاہر
ہوئی جیسی برہما کی اچھیا یعنی خواہش سی اوسکی چار مونہہ ہو گئی اور
بشن اپنی کرامت سی جلندر دیت کی صورت پر بن گیا تہا اور کشن کی ہزار
بیویان تہین رات کو اکیلی ہی کشن جی ہر ایک محل مین ہوتی تہی اور کشن
نی ایکبار پہاڑ کو ہاتہہ پر اوٹہا لیا تہا اور مہادیو کی غصہ کی تیزی سی
جلندر دیت پیدا ہو گیا تہا اسیطرح اور بہت خرق عادات ہماری بزرگونسی ظاہر
ہوئی ہین سو جیسی معجزات کا ظاہر ہونا تمہاری پیغمبر صاحب کی صدق کی دلیل ہی
ایسی ہی ان خرق عادات کا ظاہر ہونا ہماری بزرگون کی صدق کی دلیل ہی اور
تمکو پیغمبر صاحب کی ارشاد کی بجا آوری ضرور ہی ہمکو بہی اپنی بزرگونکی ارشاد کی بجا آوری
ضرور ہی ہم بہی جو کام دین کی کرتی ہین اونہین کی تبلائی ہوئی کرتی
ہین پہر تم ہماری دین پر کیون اعتراض کیا کرتی ہو جیسی تم پیغمبر صاحب
کی متابعت کرتی ہو ویسی ہی ہم برہما وغیرہ کی متابعت کرتی ہین اب
سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ پیغمبر صاحب سی جو معجزات ظاہر ہوئی تو معتبر
روایتون سی ثابت ہوئی ہین اور اوسکی ساتہہ ایسی ہی پیدر پی
حضرت کی خوش اخلاق اور نیک افعال بہی ثابت ہین اور راویون کی

راست گوئی اور معتبری کی تحقیق کیواسطی ہماری یہان ایک جدا
علم اور فن مقرر ہی کہ اوس فن کی استعمال کرنیوالی علماء محدثین
کہلاتی ہین اور وہ لوگ اسی خدمت مین اکثر مشغول رہا کرتی ہین تاکہ
ضعیف روایتونکو صحیح روایتو جدے اکرین اور ہر ایک راوی کی تحقیق
یہان تک ہوئی ہی کہ کون شخص تہا کسکا بیٹا کہان رہتا تہا کب پیدا
ہوا کب مرا کیسا تہا فضول گو تہا یا راست گو مغلوب النسیان تہا یا حافظ
الروایت کی تحقیق مین تجسس کرتا تہا یا سستی کرتا تہا اور اپنی بیان
اور تقریر مین مضطرب تہا یا مستقل تہا اور حق اور باطل مین تمیز کرنیوالا
تہا یا نہین اور کبیرہ گناہ سی بچنی والا تہا یا نہین اور کیسا مذہب رکہتا تہا
انتہی پہر بعد اسقدر تفتیش حال راوی کی اگر اوسکی معتبر ہونیمین کچہہ شک
پڑجاتا ہی تو اوسکی روایت کا چندان اعتبار نہین گنتی اور تمہارے
بڑون کی خرق عادات تمہاری ہی شاستر ونسی معلوم ہوتی ہین
اور تمہاری شاسترونکا کچہہ اعتبار نہین ہی کیونکہ تمہاری دین مین
راویونکی تحقیق اور تفتیش نہین ہی اور کوئی فن واسطے تحقیق راویونکے
مقرر نہین ہی بلکہ جو کچہہ کسینے لکہدیا وہی مذہب ٹہہر گیا اور بہتسی
اور باتین واہی تباہی جو تمہاری پوتہیون مین مندرج ہین کہ وہ تمہار

نزدیک بہت ہی معتبر ہین تو اس سی تمہاری پوتہیون کی بات بالکل پایۂ
اعتبار سی ساقط ہی اور بالفرض والتسلیم اگر تمہاری پوتہیون کی روایات
کی تصدیق کرکی تمہاری بڑون کی خرق عادات سچ بہی جان لین تو بہی
وہ اونکی کرامات اور معجزہ نہین ہو سکتی کیونکہ اونہین پوتہیون کے
روایات سی تمہاری بڑونکی اخلاقِ ذمیمہ اور افعالِ قبیحہ ظاہر ہین
چنانچہ کچہہ تہوڑا بیان اونکا اس کتاب مین بہی ہو لیا ہی اور جس شخص
کی اخلاق اور افعال ناپسندیدہ ہون اگر اوسکی ہاتہہ سی کچہہ خرق عادات
ظاہر ہون تو اونکو کرامت اور معجزہ نہین کہتی بلکہ استدراج کہتی ہین اور
جسکی ہاتہہ سی کوئی خرق عادات بطور استدراج کی ظاہر ہو تو وہ شخص
خدا کا مقبول نہین ہوتا بلکہ مردود ہوتا ہی سو بقول تمہاری اگر تمہارے
بڑون کی افعالِ ذمیمہ جو تمہاری پوتہیون مین لکہی ہین سچ ہین اور اونسے
خرق عادات بہی ظاہر ہوئی تو ہم اونکو استدراج جانینگی معجزہ
اور کرامت نہین کہہ سکتی اور استدراج والی کی بات کا اعتبار نہین ہوتا
اور اگر یہہ کہو کہ بعضی فقیر مسلمان بہنگی شرابی اور بی نمازی اور فاسق ہین
اور اونکی ہاتہہ سی خرق عادات ظاہر ہوتی ہین اور مسلمان اونکو
نیکبخت اور ولی اور سائین لوگ اور اونکی خرق عادات کو کرامت

کہتی ہین سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ ایسی لوگ ہماری نزدیک نیکبخت اور
ولی نہین ہین بلکہ کم بخت اور گنہگار ہین اور اونکا خرق عادت کرامت
نہین ہی بلکہ استدراج ہی حقیقت یہہ ہی کہ ہماری نزدیک خرق عادت
کئی قسم پر ہی ایک تو یہہ کہ کسی پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو پیچہی اس
کہ اوسنی دعوی پیغمبری کا کر لیا ہو اوسکو معجزہ کہتی ہین جیسی جناب پیغمبر صلی اللہ
علیہ وسلم کی بعضی معجزات اس کتاب مین بیان ہوئی ہین اور دوسرا
وہ کہ پیغمبر کی ہاتہہ سی ظاہر ہووی پیغمبر ہونی سی پہلی اوسکو ارہاص کہتی
ہین جیسی ہماری حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو پتہر اور درخت نی سلام کیا
پہلی پیغمبر ہونی سی اور تیسری یہہ کہ کسی ولی کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو
کرامت کہتی ہین چنانچہ تہوڑا سا بیان اس قسم کا بہی اس کتاب مین ہو لیا
چوتہا وہ کہ کسی عام مسلمان نیکبخت کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو معونت کہتی
ہین پانچوان وہ کہ کسی مسلمان بدعتی و فاسق جیسی بی نماز اور شرابی
و بہنگی وغیرہ یا کسی کافر کی ہاتہہ سی ظاہر ہو اوسکو استدراج کہتی ہین
چہٹا وہ کہ ایسی شخص کی ہاتہہ سی ظاہر ہو جسنی جہوٹا دعوا پیغمبری کا کیا ہو
پر اوسکی ہاتہہ سی ایسی طرح سی ظاہر ہوتا ہی کہ وہ بدبخت اوس سی ظاہر
جہوٹا اور بی عزت ہو جاوی اوسکو اہانت اور خذلان

کہتی ہین ... کی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی وقت مین مسیلمہ کذاب
نی یمامہ کی ملک مین دعوی پیغمبری کا کیا اور حضرت کو خط اس مضمون کا
لکہا کہ یہہ خط ہی مسیلمہ نبی اللہ سی طرف محمد رسول اللہ کی کہ زمین
آدہی ہماری ہی اور آدہی تمہاری لیکن تم قریشی لوگ ظالم ہو کہ ساری
زمین یعنی تمام نواح عرب کو خود اپنی قبضہ مین کر رکہی ہی حضرت نی
اوسکی جواب مین فرمان عالیشان لکہا اوسکا حاصل مطلب یہہ تہا کہ یہہ
خط ہی محمد رسول اللہ سی طرف مسیلمہ کذاب کی زمین نہ میری ہی نہ
تیری ہی بلکہ اللہ کی ہی تو نی یمامہ کی لوگونکو تباہ کر دیا اللہ تجہکو تباہ
کری کہتی ہین کہ مسیلمہ نی سنا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم نی کلی کر کی
وہ پانی کوی مین ڈالا کوی کا پانی بہت اور میٹہا ہو گیا مسیلمہ نی بہی
ایسا ہی کیا جس کوئی مین اپنی کلی کا پانی ڈالا اوس کوی کا پانی زمین
مین غائب ہو گیا اور جو کچہہ کہ رہا سو کہاری ہو گیا حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ
وسلم اپنی امت کی بیمار لڑکون کی حق مین دعا کرتی وہ اچہی ہو جاتی
مسیلمہ نی ایک لڑکی کی سر پر ہاتہہ پہیرا وہ لڑکا گنجا ہو گیا اور ایک لڑکی
کی حلق مین اوسکی کلی ڈالی اوسکی زبان ٹوٹ گئی اور ایک دفعہ اپنی وضو کا
پانی ایک باغ مین چہڑک دیا پہر کبہی اوس باغ مین گہانس نہ اوگی اسیطرح

جسکی حقمین عمر درازی کی دعا کرتا وہ اوسیوقت مرجاتا اور جسکی تندرستی
روشنی کی دعا کرتا وہ اوسیوقت اندہا ہوجاتا غرض اوسکی خرق عادات
اوسکی دعوی کی برخلاف ظاہر ہوا کرتی تہی جس سی وہ مردود ہوتا
اور ذلیل ہوجایا کرتا سو ان سب خرق عادات سی چار قسم پہلی یعنی معجزہ
اور ارہاص اور کرامت اور معونت تو بہر صورت اچہی اور فایدہ دینی والے
ہین اور دو قسم پچہلی یعنی استدراج اور اہانت جسکی بات پر ظاہر ہوا اوسکے
حقمین مفید نہین ہوتی بلکہ سراسر مضر ہوتی ہین الغرض بہر مطلب اب
بخوبی ثابت ہوگیا کہ ہماری پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کہ صاحب اخلاق حمیدہ
اور افعال برگزیدہ ہین اونسی بیشمار معجزی ظاہر ہوئی اونکا ارشاد فیض
بنیاد واجب الانقیاد ہی اور تمہاری بڑی کہ جنکی فعال قبیحہ اور اخلاق
شنیعہ تمہاری ہی پوتہیونسی ثابت ہین اونکا کہنا واجب الانقیاد نہین
سو جو بات ثابت ہوجاوی کہ بموجب ارشاد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
ہی اوسپر اعتراض کرنا کسیکو نہین پہنچتا اور تم ہندو کسی پر کیا اعتراض کرو
اول جو جو اعتراضات تمہاری دین پر آتی ہین اونکی طرف تو خیال کرو
اور اونکی جواب دینی سی فارغ ہوجاو تب ہی کسی پر اعتراض کرنا چاہیئے
اونمین سی بہت ہی تہوڑی اس کتاب مین بہی درج ہین اور ہماری

دین مین کوئی بات ایسی نہین ہی کہ عقل کی نزدیک ناپسند ہو اور
اگر تم بعضی باتونکو اپنی عقلِ ناقص کی نزدیک ناپسند سمجھکر اعتراض
کرو تو اونکی جوابِ باصواب دی جاوینگی انشاء اللہ تعالی اور جواب
جزئیہ اون اعتراضون کی یہہ ہین اعتراض قولہم مسلمان اپنی بہن سے
نکاح کرتی ہین یعنی چچا کی بیٹی سی کہ وہ بھی بہن ہوتی ہی نکاح
کرلیتی ہین یہہ کیسی نا شرمی کی بات ہی جواب چچا کی بیٹی کو بہن اسواسطے
کہتی ہو کہ وہ باپ کی بھائی کی بیٹی ہی تو اس قیاس پر ماموں کی بیٹے
بھی بہن ہی کیونکہ یہہ ماکی بھائی کی بیٹی ہی سو ماموں کی بیٹی سی
کہ وہ بھی بہن ہی بیاہ کرنا تمہاری دین مین درست ہی یہہ کیسی نا شرمی
کی بات ہی اسمقام مین بعضی ہندو کہا کرتی ہین کہ ماموں کی بیٹی سی
نکاح کرنا ہماری یہان جائز نہین سو اسکا جواب یہہ ہی کہ تم اپنی مذہب
سی ناواقف ہو شاستر والی کہتی ہین کہ بیٹی کی دینی کو سب سی بھانجی
سی زیادہ کون ادہکاری یعنی مستحق اور بعضی شاستروں مین لکہا ہی
دکہشنی ماتل کنیان اترے ماتش بہو جنا پشچمی کرپاناسچ
یای مجہول ۱۲ یای معروف ۱۲ یای مجہول ۱۲ غنہ ۱۲ واو مجہول ۱۲ یای مجہول ۱۲ مجہول ۱۲
ترپودوش نبدیے یعنی دکہن کی ملک مین ماموں کی بیٹی کو بیاہ
واو مجہول ۱۲ واو مجہول ۱۲ یای مجہول ۱۲
لینا پہاڑ کی ملک مین گوشت کہانا اور پچہم کی ملک مین کرپا کرم کا نا

کر دینا ان تینون کامو نمین کچہہ دوش یعنی گناہ نہین ۞

हस्ताेा मानुषी कन्या उत्तरे मांसभोजनं॥
पश्चिमे क्रियानाशश्च ऋपोदोषो न विद्यते॥१॥

اور پنڈت عشق لعل کیتہلی نی یہہ کہا تہا کہ ماموں کی بیٹی اپنی قوم سی خارج ہوتی ہی اور چچا کی بیٹی اپنی قوم مین داخل سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ چچا کی بیٹی باپ کی قوم مین سی ہی اور ماموں کی بیٹی ماں کی قوم سی سو قرابت اور بہن ہونا ہر طرح ثابت ہی اور بقول تمہاری برہمانی اپنی بیٹی سارستی سی کہ اوسیکی قوم سی تہی بدون بیاہ کی قصد جماع کا کیا اور اوسکو اپنی جورو بنایا پہر اپنی بیٹی سی بیاہ دیا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری پراسر رکہہ نی مچہودری سی زنا کیا جس سی بیاس تمہارا ابرا شاستروں کا مصنف پیدا ہوا یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری دروپدی کشن جی کی بہگنی کی پانچ خاوند تہی جنکو پانڈو کہتی ہو اور یہہ کہ یہہ پانچوں کشن جی کی بڑی مقرب تہی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور اگر یہہ کہو کہ یہہ پانچوں اپنی اپنی نوبت دروپدی کو آگ مین جلاکی پہر زندہ کرلی تہی سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ بدن جل جاتا تہا جان تو رہ جاتی تہی کیونکہ جان جل نہین سکتی اور جسم ہی جلکر پہر وہ ہی جسم بتقلید

تمہاری زندہ ہوتا تھا پہر جان وہی رہی اور جسم بہی وہ ہی باقی رہا
تو جون کی تون دروپدی باقی رہی اور بقول تمہاری کنتی ان پانچ
پانڈون کی ماں راجا پانڈ کی بیوی جس سی کئی دیوتاؤن نی زنا کیا اوس
سی پانچ پانڈو ولد الزنا پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور
بیاس تمہاری پیشوا نی اپنی بہا بہو سی زنا کیا جس سی راجا پانڈ اور
دہرت راشٹ پیدا ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری
اندر بہشت کی راجا نی چندرمان دیوتا کی رفاقت سی اہلیا گوتم کی بی بی
سی زنا کیا اور گوتم کی بددعا سی ہزار فرج اوسکی بدن پر ظاہر ہوئی یہہ
کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری سیتا رام چندر کی بی بی
کو راون دیت پکڑ لیگیا پہر جب وہ رام چندر کی گہر مین آئی رام چندر نی
غیرت سی اوسکو جنگل مین نکال دیا پہر لاکر اپنی گہر مین رکہا یہہ کیسی بی شرمی
کی بات ہی اور باوجود ان باتون کی ان عورتون مین سی بعضیون کو تم
شتیان یعنی کنواریان اور معصوم گنتی ہو یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی
اور سب مرد اور عورت مہادیو کی لنگ کو پوجتی ہو یہہ کیسی بی شرمی
کی بات ہی اور بقول تمہاری برہما اور بشن مہادیو کی آلت کو ناپتی
یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بام مارگی فرج کی پرستش کرتی

ہین یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور کشن اور اوسکی بی بی کی نقل
بناکر اپنی سامنی نچوانا اور اونکی فضیحتون کو بیان کرنا یہہ کیسی بی شرمی
کی بات ہی اور بقول تمہاری ایکدفعہ مہادیو کو نیند کی حالت مین شہوت
غالب ہوئی اور اونکا لنگ کہڑا ہوا پاربتی بنجیاں اسباب کی کہ اگر
شہوت ضایع نجاوی لنگ کو اپنی فرج مین داخل کرکر اوسپر بیٹھ گئی
اور لنگ زیادہ ہونی لگا یہانتک کہ آسمانون تلک پہنچا پاربتی بہی اوسکی
اوپر بیٹھی رہی جب دیوتاؤن کی مقام تک پہنچا پاربتی وہان جاکر لجیا
مان یعنی شرمناک ہوئی یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور بقول تمہاری
مہادیو جی برہمنون کی عورتون مین اپنی لنگ کو ننگا کرکی جا کہڑی ہوئی
یہہ کیسی بی شرمی کی بات ہی اور سوای انکی اور بہت بی شرمی کی باتین
تمہاری دین مین ہین **اعتراض قولہم** مسلمان بڑی گندی ہین
پاخانہ سی نکلکر ہاتہہ پانو مٹی سی ملکر نہین دہوتی کلی نہین کرتی برتن کو
نہین مانجتی **جواب** ہم لوگ نجاستکی دور کرنی مین اتنی کچہہ ستہرائی
کرتی ہین کہ تم ہندؤن کو نصیب نہین یعنی اول نجاست کو ڈہیلون سی
دور کرکی پہر اس احتیاط سی دہوتی ہین کہ ناپاکی کا اثر باقی نہ رہی اور
نجاست کہین موہنہہ اور ہاتہہ اور پانو کو نہین لگ جاتی کہ ناحق پانی ضایع

کرین اور ہم لوگ شاید موںہہ سی ہگتی ہوگی کہ بموجب حکم شاستر کی بارہ
کلیان کر و تب تمہارا موںہہ پاک ہو اور اپنی دل مین سوچو تو سہی کہ جو
لوگ گوبر اور موت کو پاک جانین وہ اورون پر کیا اعتراض کرین اعتراض
تو ہم مسلمان ایک دوسری کی جہوٹی سی نہین بچتی اکٹہی بیٹہہ کر کہانا
کہالیتی ہین ایک دوسری کا جہوٹا پانی پیتی ہین جواب آدمی کا موںہہ
پلید نہین ہی اگر پلید ہوتا تو اس سی اللہ کا نام پاک لینا اچہا نہوتا اور جب
کہ موںہہ پاک ٹہرا تو ایک کو دوسری کی جہوٹی سی بچنا کیا ضرور ہی اور تم
لوگ آدمی اشرف المخلوقات کی موںہہ کو پلید جانتی ہو گہوڑی کی موںہہ
اور گای کی گوبر اور پیشاب کو بہت پاک جانتی ہو مصرع ببین تفاوت
رہ از کجاست تا بکجا۔ حکایت ایک سردار ہندو نی جناب مولوی فضل امام
مرحوم سی کہا دیکہو ہندو ایک دوسری کی جہونٹہ سی کیسی بچتی ہین اور
مسلمان آپسمین بیٹہکر ملکر کہانا کہالیتی ہین مولانا نی جواب دیا کہ گائین
دس ملکر ایک کہرلی پر کہانس کہالیتی ہین اور کُتی دو بہی ملکر نہین کہا سکتی
اور فرمایا ہی شیخ مصلح الدین رحمہ اللہ نی کہ دہ درویش بریک سفرہ
بخورند و دو سگ بامرداری بسر نبرند اور دوسری تمہاری شاستر دیسی
بہی ثابت ہی کہ جگن ناتہہ مین کہتری برہمن بیس شودر سبکو ملکر کہانا

درست ہی ایک دوسری کی جہوٹی سی پرہیز کرنا نہین درست اور دوسری
ہمارا موںہہ پاک ہی ہم اسواسطی ایک دوسری کی جہوٹی کو پلید نہین
جانتی تمہارا موںہہ پلید ہی تم اسواسطی ایک دوسری کی جہوٹی کو پلید
جانتی ہو اعتراض قولہم مسلمانون کی دین مین لکہا ہی کہ ان لوگونکو
اسد نہین بخشیگا قاطع الشجر یعنی درخت کا کاٹنی والا دایم الخمر یعنی ہمیشہ کا شرابی
ذابح البقر یعنی گای کا ذبح کرنیوالا اس پربہی مسلمان ہندؤنکی ضد سی کیونکر
برا کرتی ہین جواب یہہ بات سراسر جہوٹ ہی ہماری دین مین کہین نہین
لکہا کہ اسد ان شخصونکو نہین بخشیگا درخت کا مالک اگر اپنی درخت کو کاٹی
کچہہ ڈر نہین اور گای کا ذبح کرنا بہی منع نہین البتہ شراب کا پینا ہماری
دین مین سخت گناہ ہی مگر یہہ نہین کہ خدای تعالی دائم الخمر کبہی نہین
بخشیگا بلکہ دایم الخمر خواہ اور کسی گناہ کا مرتکب جب توبہ کری اسیوقت اسد
اوسکا گناہ بخش دیتا ہی اور توبہ یہہ ہی کہ پہلی گناہ کئی پر ندامت کہاوی
اور آگی کو وعدہ کری کہ گناہ نکرونگا اور جو نماز روزہ حج زکوۃ قربانی وغیرہ
ترک ہوئی ہین تو اونکو ادا کری اور جو گناہ ایسی ہین کہ جنہین بندون کی
حق تلف ہوئی ہین جیسی رشوت لینا چوری قزاقی غیبت دشنام وغیرہ
سو اونسی معاف کراوی اور خدای تعالی کی آگی بہی توبہ کری اور

حقتعالی ایسا مہربان ہی کہ جسکو چاہیگا بدون توبہ کی بہی بخشدیگا اور ہم جو گای
کو ذبح کرتی ہین تمہاری ضد سی نہین کرتی بلکہ جیسی بکری وغیرہ جانور
ہماری نزدیک حلال ہین ایسی ہی گای بہی ہی اور ہم گای کا برا نہین
کرتی بلکہ بہلا کرتی ہین کیونکہ جو جانور اللہ کا نام لیکر ذبح کیا جاتا ہی آخر
وہ بہشت کی ہتی بنایا جاویگا یہہ ذبح اوسکا برا نہین بلکہ بہلا ہی اور تم کیا
گای کا بہلا کرتی ہو کہ بیلون پر بوجہہ لادتی ہو اونسی ہل چلاتی ہو اور طرح
طرح کی اون پر مار کرتی ہو بچہڑی کو باندہ کر ترساتی ہو اوسکی ماکا دودہ
آپ پی جاتی ہو اور مری ہوی گای کو چوہڑی چمارون کی حوالہ کرتی
ہو تم آپ تو اوسکا گوشت نہین کہاتی لیکن چوہڑی چمارون کی ضیافت
کرتی ہو اور اوسکی چمڑی کی جوتیان آپ بہی پہنتی ہو اور تمہاری
کتاب سنو سمرتی مین لکہا ہی کہ جب برہمن کا بیٹا کاشی سی بدیا یعنی علم
پڑہ کر آوی تو اوسکا باپ اوسکی استقبال کو جاوی اور گای ذبح کرکے
اوسکی کہال گرما گرم بیٹی کی بدن پر رکہی اور تمہاری دین مین تو
گای کا کہانا اور ذبح کرنا بڑا ثواب ہی بلکہ اگر کوی بیگانی گای کو چورکے
سی ذبح کرکی کہا جاوی اور اوسکی ساتہہ تہوڑا سا جہوٹ بہی بولدے
تو اوسکی نجات ہی ہو جاوی چنانچہ متسیہ پران مین لکہا ہی کہ تو بتک

سات بیٹی تہی اوسکی مرنیکی پیچہی بڑا قحط ہوا جب اونکی پاس کہانیکو
کچہہ نرہا وی گرگ رشی کی پاس چلی گئی اوسنی ونکو ایک گای چرانی کی لئی
بن مین بہیج دیا وی بن مین جا کر بارہی بہو کہہ کی اوس گای کو ذبح
کرکی دیوپترونکو چڑہا کر کہاگئی وقت شام کی آکر گائی کی مالک سی کہنی
لگی کہ تمہاری گای کو شیرنی کہالیا چنانچہ اس پن کی سبب سی اونکی پرم
یعنی نجات ہوگئی اب چاہئی کہ ذرا سمجہو آنکہین انصاف کی بند نکرو کہ جس
دین مین بیگانہ جانور کو ذبح کرکی دیوپترونکو چڑہانا اور کہا جانا اور جہوٹ
بولنا گناہ نہو بلکہ سبب نجات کا ہو پہر ایسی دین کو خدا کی طرف سی سمجہنا
اور اوسپر نجات کی امید رکہنی پرلی سری کی گمراہی اور جان بوجہکر
جہنم مین داخل ہونا ہی اور گای کی قربانی کا بیان رگ بید مین بہی لکہا ہی
اعتراض قولہم گئو ہندوونکو دودہ دیتی ہی مسلمانونکو کیا موت
دیتی ہی کہ اوسکی تعظیم نہین کرتی جواب حقیقت مین گای موت تمکو دیتی
ہی کہ مزہ سی پیتی ہو ہمکو دودہ بہی دیتی ہی اور گوشت بہی دیتی ہی اور
گای ہماری اور تمہاری درمیان مین یون تقسیم ہوئی ہی کہ اوسکا دودہ
تو ہمارا تمہارا ساجہی ہی اور اوسکا گوشت خاص ہماری حصہ مین آیا ہی
اور موت خاص تمہاری غذا ہی اعتراض قولہم ہندو سی مسلمان

بن جاتا ہی مسلمان سی ہندو نہین ہوتا یعنی اچھی چیز بگڑ کر بری بن جاتی
ہی اور بری سی اچھی نہین ہوتی جیسی اناج سی گندگی بن جاتی ہی
گندگی سی اناج نہین بنتا جواب یہہ قول تمہارا غلط ہی کیونکہ تمہی کو
کہتی ہو کہ سدہنا قصائی اور گنگا کنجنی اور میران بائی رانی اور اجامل ہلوا
اور گوپی چند اور بہرتری راجا یہہ لوگ سب پرمیشر کی بہگت ہوئی اور
بُری سی اچھی ہوگئی ان کو بہی کہو کہ اناج سی گندگی بن گئی اور ہندو
مسلمان بن جانا ایسا نہین جیسا تمنی کہا بلکہ ایسا ہی جیسا تانبی سی سونا
اور قلعی سی چاندی بن جانا جیسی اکسیر کی ڈالنی سی تانبا سونا اور قلعی
چاندی اور پارس کی چہونی سی لوہا سونا بن جاتا ہی ایسا ہی اعتقاد کے
ساتہہ کلمہ پڑہنی سی کافر بہی مسلمان اور سب گناہوں سی پاک بن جاتا ہی
اعتراض قولہم مسلمان ہر قوم کی لوگون کو اپنی مین ملا لیتی ہین
خواہ چوہڑا ہو یا چمار یا سانسی یا گندیلا ایسی ناکارہ قومونسی بہی بچاؤ
نہین کرتی جواب سمندر مین تمام جہان کی ندیان جا ملتی ہین اور
سمندر سب کو اپنی مین ملا لیتا ہی ایسا ہی دین مسلمانی مین ہر کسی کو
دخل ہو جاتا ہی چہوٹی جوہڑ کو کہان حوصلہ ہی کہ اور ندیان اسمین
مل جاوین اور جیسی ہر طرح کی ناپاک چیزین سمندر مین جا کر دہوئی

جاتی هین پاک هوجاتی هین اسیطرح دین اسلام مین اگر هر آدمی گناه گار
پاک هوجاتا هی سو یهه دریادلی دین مسلمانی کو هی اور کو نهین اور جو
حوض کا پانی خود پلید هوا وس سی اور چیز کسطرح پاک هو سو اسیطرح تمهارا
دین هی وه دوسری کو کیا پاک کری اور هر عاقل صاحب فراست پر ظاهر هی
که گند کی دو قسم کی هوتی هی ایک گنده هونا بدن کا هر طرحکی پلیدی سی دوسری گنده
هونا روح کا بری اعتقاد اور بری اخلاق سی بری اعتقاد جیسی سوا الله کی اور کو جهان کا
مالک اور حاکم اور واجب الوجود اور غیب دان سمجهنا اور سوای الله کی
اور کی عبادت کو درست جاننا اور پیغمبرون اور آسمانی کتابون سی منکر
اعتقاد رهنا اور فرشتون کو اور شریعت کی احکام کو حقیر سمجهنا اور قیامت
کی هونی مین شک رکهنا اور خدا کی رحمت سی نا امید اور اوسکی عذاب
سی بیخوف هونا اور جو کام که حضرت صلی الله علیه وسلم نی نه کئی هین
نه فرمائی هین انکو مستحسن اور دین کی کام سمجهنا اور سوای اسکی اور بری
اخلاق جیسی اپنی آپ کو بهتر سمجهنا اور اپنی عبادت پر لوگون کی خوشی
اور شاباشی کی خواهش کرنی اور کسیکی پاس کوئی نعمت دیکهکر
جلنا اور کسیکی طرف سی دلمین کینه رکهنا اور مال و دولت سی محبت
بهت رکهنی اور بهت دن تک زندگانی کی امید رکهنی اور گناه پر

اور سوای انکی سو دوسری قسم کی گندگی پہلی قسم سی زیادہ خبیث
ہی کیونکہ بدن کی گندگی دور ہونا بہت آسان ہی فقط پانی سی دور ہو
جاتی ہی اور روح کی پلیدی کا دور کرنا سخت مشکل ہی اور روح کی پلیدی
مین کفریات کی ناپاکی سب سی زیادہ سخت ہی کہ ہمیشہ کی عذاب کو پہنچاتی
ہی سو ہم لوگ ہو کافرونکو برا جانتی ہین بسبب پلیدی روح یعنی کفر کی
برا جانتی ہین نہ بسبب پلیدی بدن کی سو یہہ روح کی پلیدی یعنی کفر
ایمان لانی سی جاتی رہتی ہی کیونکہ جب اعتقاد سنور گیا روح پاک ہو
خواہ چوہڑا ہو خواہ چمار خواہ کولی ہو اور ہماری نزدیک چوہڑا چمار ہندو
سب برابر ہین جو شخص کفر کی پلیدی سی توبہ کری وہ ہمارا بھائی ہی
اسیواسطی ہماری دین مین فرض ہی کہ جو شخص مسلمان ہوا چاہی اول
اوسکو یہہ تلقین کرین کہ سوائی الله کی کسیکی بندگی کرنی روا نہین
اور محمد صلی الله علیہ وسلم الله کی بھیجی ہوئی اور ہماری راہ نما ہین اور حضرت
کی متابعت ہر کسی پر فرض ہی پہر اوسکو مضمون صفت ایمان کا سکہاوین
اور کفریات سی توبہ کراوین اسکی پیچھی ستہرائی کی لئی اوسکو غسل دینا
مستحب ہی اور تم جو چوہڑی اور چمار کو برا جانتی ہو بسبب پلیدی بدن کی
برا جانتی ہو روح کی پلیدی کہ سب سی بڑی ہی اوسکو تم برا نہین جانتے

یہہ تمہاری بڑی بہجہی ہی اور اگر تم ان لوگونکو بسبب استعمال پلیدی کی دین مین ملا نا بُرا جانتی ہو تو ایک چوہڑا یعنی بایان ہاتہہ تمہاری بدن مین بہی موجود ہی کہ وہ وقت نجاست کو اوس سی دہوتی ہو اوسکو بہی اپنی بدن سی کاٹ ڈالو اعتراض قولہم مسلمان جو ختنہ کرتی ہین اگر یہہ کام اللہ کو منظور ہوتا تو اون ہی ہر مسلمان کو ختنہ کیا ہوا پیدا کرتا جواب اللہ کو پسند ہونا یا نہونا پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کی زبان مبارک سی معلوم ہوتا ہی سو اللہ کو اگر یہہ کام پسند نہوتا تو ہم حضرت کی زبان سی اس کام کا حکم نکرتا اور اس مقام مین کہنی والا کہہ سکتا ہی کہ ہندو جیتی عورت کو آگ مین جلا دیتی ہین اور بعضی کاشی مین جا کر آرہ کی ساتہہ چیر کر مرجاتی ہین اور گنگا مین پرواہ لیکر یعنی ڈوب کر مرجاتی ہین اور ہمانچل یعنی ایک برف کی پہار مین گل کر مرجاتی ہین اور آنکہہ بند کر کی دکہن کیطرف روانہ ہوتی ہین اس امید کہ کوئی کنوان یا خندق آکی آجاوی اوسمین گر کر مرجاوین اور ایسی موت کو بڑا ہی ثواب سمجہتی ہین اگر خدا کو یہہ کام منظور ہوتی تو ان لوگونکو پہلی سی دنیا مین پیدا نکرتا اور اگر کہو کہ اس زمانہ مین کوئی ہندو ایسی کام نہین کرتا سو اوسکا جواب یہہ ہی کہ تمہاری دین مین یہہ سب کام

جائز بلکہ مستحسن ہین اب انگریزی حکومت مین الہی کا موقوفی مخالفت
ہندو کہتی ہی اسواسطی کوئی ہندو ایسا کام نہین کرسکتا اور حقیقت مین جان کا
ضائع کردینا اور حرام موت مرنا بڑی نادانی و بیوقوفی ہی اور خود ہم لوگ کہا
کرتی ہو کر آپ گہات مہا پاپی یعنی اپنی نفس کا قاتل بڑا گنہگار ہی اور بڑا
تعجب ہی کہ یہہ لوگ کہ حرام موت مرجاتی ہین تمہاری نزدیک بڑے درجے
پاتی ہین اور جو کوئی بیچارہ چارپائی پر مرجاوی یا کوئی عورت بچا جنکر مرجاوے
یا کوئی سانپ کے کاٹنی سی مرجاوی یا بلا اختیار پانی مین غرق ہوجاوی
تو اس قسم کی موت کو تم اپ مرت یعنی حرام موت جانتی ہو حالانکہ ان بیچارون
ادس بیچاری مرنی والی کا کچھہ قصور نہین ہی اور عقلا تو یہہ بات ٹہیک ہی
کہ جو کوئی اپنی آپکو قصدا مار ڈالی وہ حرام موت سی مری اور جو بیقصد کسی
آفت شدید مین مرجاوی وہ مستحق ثواب کا ہو سو ہماری دین سی اسیطرح
ثابت ہی دوسری جیسی ہماری مسلمانون کی موئی زہار کا مونڈنا سنت
ہی ایسی ہی تمہاری ہندؤن کی داڑہی منڈانا ضروری ہی سوم تم پر یہہ اعتراض
آتا ہی کہ اگر اللہ کو یہہ کام منظور ہوتا تو پہلی سی تمکو بدون داڑہی کی پیدا
کردیتا اعتراض قولہم مسلمان جاندار کو ذبح کرکی کہا لیتی ہین اتنا نہین
جانتی کہ جیسا اپنا جی ہی ایسا ہی اورون کا ہی جواب انسب حیوان

اللہ نے انسان کے لئے پیدا کئے ہین کوئی سوار ہونیکو کوئی بوجہہ لادنیکو سو جس جانور کے گوشت کہانے کا حکم زبانی صاحب معجزات علیہ الصلوات کے ہمکو معلوم ہوگیا ہے اوسکو ہم کہاتے ہین ہم بہی اللہ کے بندے ہین اور جانور بہی اگر ہم بغیر حکم اللہ کے جانورون کو ذبح کرلے تو البتہ مقام اعتراض کا تہا اور عقلاً بہی کسی جانور کا ذبح کرنا واسطے فائدہ آدمی کے برا نہین کیونکہ اگر ناقص کو کامل پر فدا کیجے مضایقہ نہین مثلاً اگر گاے یا بیل یا گہوڑے کے بدن مین کیڑے پڑجاوین تو ایک گہوڑے یا گاے یا بیل کے لئے ہزارہا کیڑے کا ماردینا جائز ہے کیونکہ کیڑے بہ نسبت گہوڑے یا گاے یا بیل کے ناقص ہین اور گہوڑا اور گاے بیل بہ نسبت کیڑون کے کامل اسیطرح انسان کہ ساری مخلوقات سے کامل تر ہے اگر اوسکے فائدہ کے واسطے سب حیوانات کو قتل کردین تو عقلاً برا نہین اور گوشت کہانا تمہارے دین مین بہی منع نہین ہے چنانچہ تمہارے دہرم شاستر مین لکہا ہے کہ جو جانور کہانے مین آتے ہین اور جو لوگ اونہین کہاتے ہین دونو کو برہما نے پیدا کیا ہے اس لئے اگر شاستر کے طور پر اونکو کہاوین تو کچہہ گناہ نہین اور یہہ بہی تمہارے یہان لکہا ہے کہ دیوتاؤن اور پترونکو گوشت چڑہا کر کہانا کچہہ پاپ نہین اور لکہا ہے کہ جو جانور گہر مین رہتے ہین اورجنکا حال

معلوم نہین اونکو کہانا چاہیی اور لکہا ہی کہ برہمنون کو ساہی گگت
چہپکلی مگر یہہ خرگوش وغیرہ کہانا درست ہی اور متاکہشرا مین لکہا ہی
کہ پانچ ناخن والی جانورون مین گوہ کچہوا ساہی خرگوش اور مچہلیون مین
روہو سنہ تنڈک کہانی کی لائق ہین اور منو شاستر مین لکہا ہی کہ
سورج کی اوتراین اور دکہناین یعنی ساونون اور ماہ کی ابتدا مین قربانی
کرنا اور کہانا فرض ہی اگر اسمقام مین ہندو یہہ کہین کہ گوشت کا کہانا
ہماری دین مین پچہلی زمانہ مین درست تہا اب حرام ہوگیا ہی تو اسکا
جواب یہہ ہی کہ تمہاری دین مین پچہلی زمانہ مین جائز تہا ہماری دین
مین اب جائز ہی تمہارا اعتراض ہمپر کسطرح نرہا اور یہہ قول بہی تو معتبر
نہین ہی کہ تمہاری دین مین اب گوشت کہانا مطلق حرام ہی ایک بات یہہ
بشنو لوگ تو ضرور اب گوشت کہانی کو حرام جانتی ہین اور شیو لوگون کی
مذہب مین حلال ہی اور یہہ لوگ دیوی کی تہان پر بکری اور بہینسی
قربانی کرتی ہین بلکہ یہہ بہی تمہاری یہان لکہا ہی کہ جو شخص دیوی
کی نام پر بلدان یعنی قربانی کری جتنی اوسکی سر پر بال ہون اوتنی
برس وہ سرگ مین رہی اور گیا مین جاکر ساری ہی ہندو اپنی پترون
کو گوشت کی پنڈ یعنی غلولہ چڑہاتی ہین اور یہہ سب کچہہ شاستر مین جائز ہی

خاتمہ بیچ بیان خوبیون دین اسلام کی دین مسلمانی مین
جتنی کہ خوبیان ہین سو میرا کیا حوصلہ کہ سبکو بیان کر سکون لیکن
بعضی اونمین سی کہ اسوقت مجھی سوجھین بقدر اپنی طاقت کی بیان
کرتاہون پہلی خوبی توحید یعنی کسیکو اللہ کی ذات اور صفات اور
افعال مین شریک نکرنا کہ فلسفہ حقہ یونان اور اکثر حکماء ہند اور ہر صاحب
عقل توحید کو اچھا جانتی ہین سو وہ توحید اس دین مین ایسی کچھہ ظاہر
ہوی کہ سوای اللہ کی کسی اور کو سجدہ تحیۃ کا بہی حرام ہوگیا اور رفع
بلای اور طلب حاجات مین سوای اللہ کی اور کسی تضرع اور التجا کرنا
منع ہوا اور تصویر و تکا بانا اور کسی کی قبر کی نقل بنانی یعنی جہوٹی قبر بنانی
اور اوسکی زیارت کرنی کہ یہہ کام مبدأ بت پرستی کی ہین حرام ہوئی
یہان تک کہ سوای اللہ کی اور کسی کی قسم کہانی بہی منع ہوگئی چنانچہ
کچھہ بیان اسکا پہلی باب مین ہوچکاہی دوسری خوبی اتباع
سنت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کہ جس دین مین خرابیان پڑگئین
ہین تو اکثر بدعات کی اختیار کرنی سی پڑی ہین سو پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم
پہلی ہی سی بار بار بہت تاکید سی فرما دیا تہا کہ میری اور میری اصحاب کی
قول و فعل سی زیادہ کوی کام دین مین نکرنا اور یہہ بہی فرما دیا تہا

کہ حق تعالی میری امت کی لیی ہر سو برسکی ابتدا مین ایسی شخص کو برانگیختہ کر یگا کہ وہ شخص انکی دین کو بدعتون سی صاف کرکی تازہ کریگا چنانچہ ہر صدی مین ایسی شخص ظاہر ہوتی رہی جنکی سبب سی یہہ دین تازہ رہا اور قیامت تک ایسا ہی رہیگا تیسری خوبی درستی اعتقاد کی کہ اس کتاب کی پہلی باب سی ظاہر ہوتی ہی چوتھی خوبی عبادات بدنی اور مالی اس دین مین ایسی ہین کہ جس سی دل اور جان کو لذت حاصل ہو ازانجملہ ایک نماز ایسی عبادت ہی کہ تمام مخلوقات نماز ہی مین رہتی ہی اکثر فرشتی ذکر حمد اور تسبیح اور تقدیس وغیرہ مین رہتی ہین اور درخت قیام مین اور پہاڑ قعدہ مین اور چارپای رکوع مین اور حشرات سجدہ مین سو حق تعالی نی ان سب کی نماز جمع کرکی مسلمانونکو عنایت کری کہ نماز مین یہہ سب افعال موجود ہین پانچوین خوبی معاملات اور رعیت داری اور حق ما باپ اور جورو اور خاوند اور قرابتیون اور ہمسایہ کا اور یتیم اور مسافر اور قیدی اور مسکین کی خاطر داری وغیرہ اور آداب طعام اور نکاح وغیرہ اس دین مین اس تفصیل سی بیان ہوی کہ جب کسیکو کسی مسئلہ کا احتیاج پڑی وہی مسئلہ دین کی کتابونمین موجود ہوتا ہی یہان تلک کہ پاخانی اور پیشاب کی آداب بہی حضرت بتلا گئی اور فقہ کی ابواب کو دیکہنا

چاہئی تاحقیقت اسبات کی معلوم ہو حکایت عجیبہ اکبرآباد مین ایک
انگریز ایک عالم مسلمان سی کہنی لگا کہ دین اسلام کی حق ہونیکی کیا دلیل ہے
اوس بزرگ نی حضرت کی معجزات کا ظاہر ہونا اور کچھہ اور دلیلین بیان کین
وہ انگریز کہنی لگا کہ یہہ دلائل بہی ہین اور سوای اسکی ایک دلیل
حق ہونی دین اسلام کی اور ہی اور وہ یہہ ہی کہ ہمارا جو قانون عدالت کا
مقرر ہوا تو کئی سو حکیم دانا کئی پرگنون سی جمع ہو کر یہہ قانون اپنی
عقل کی زور سی مقرر کیا ہی اور ہمارا ملک کہ یونان سی قریب ہی اور
اوس ملک کی حکیمون کی عقل بہی تیز ہوتی ہی اور اوس قانون کو
باندہتی باندہتی جو اون حکیمون مین سی مرتی گئی تو اونکی عوض مین
اور حکما بہرتی ہوتی رہی غرض کئی سو دانا کئی سو برس مین آپسکی
مشورہ سی یہہ قانون مقرر کیا ہی اور پہر بہی بعد چار پانچ برس کی اس
قانون مین کچھہ نہ کچھہ تغیر آجاتا ہی اور تمہاری شرع کی سب قانون
ایک شخص کی زبان سی بدون مشورہ اور صلاح کسی دوسری کی فقط
تیئیس ۲۳ برس کی مدت مین مقرر ہو گئی اور اوسوقت سی ابتلک اوسمین
کچھہ فتور اور تفاوت نہین آیا سو ہم یہہ جانتا ہی کہ ایک شخص سی ایسی
قانون بین بدون مشورہ اور صلاح دوسری کی ایسا قانون ثابت ہو



اور بات مقرر ہو جانا بغیر دردجی کی نہین ہوسکتا فقط یہہ بات سنکر
مولوی صاحب نی فرمایا کہ تم ہماری دین کو حق جانتی ہو پہر مسلمان کیون
نہین بنجاتی کہنی لگا کہ مین اگر مسلمان ہوجاؤن تو پہر یہہ پانچ سو روپیہ
کی تنخواہ مجہکو کہان سی ملی انتہی اور مولانا محمد یعقوب صاحب سی مینی سنا
کہ پہر وہ شخص مشرف باسلام ہوگیا اور سرکار انگریزی سی اوسکی تنخواہ بہی
بحال رہی چہٹی خوبی علم اخلاق اور تصوف اور تزکیۂ نفس جیساکہ دین
اسلام مین بیان ہوا ہی ایسا کسی دین مین معلوم نہین ہوتا چنانچہ کتاب
احیاء العلوم اور کیمیاء سعادت وغیرہما اور کتب اس علم کی دیکہنی سی اسکی
خوبی معلوم ہوتی ہی اور یہہ سب علوم قرآن اور حدیث سی نکلی ہین
ساتوین خوبی الله کا کلام بالفاظہ جن صفتون کی ساتہہ ہی خاص اس
دین مین موجود ہی اور کسی دین مین موجود اور محفوظ نہین چنانچہ
بیان اسکا پہلی باب کی تیسری اور چوتہی فصل مین ہی آٹہوین خوبی
کہ اولیاء اور صلحاء صاحب ظاہر و باطن اور اہل کرامات موصوف
باوصاف حمیدہ اس دین مین ہوئی نوین خوبی کوئی بات ایسی کہ
عقل کی نزدیک محال یا قبیح ہو دین اسلام مین نہین ہی اور جو کسی اور
دین والی نی کسی بات پر کچہہ اعتراض کئی ہین تو ہماری علماء با صفا نی

کہ اللہ اونکی قدر و منزلت زیادہ کری اونکی رد مین ایسی جواب لکھی ہین
کہ مخالفون کی زبان بند ہوگئی ہی چنانچہ اکثر اعتراضات بیہودہ پادری
لوگ واسطی مغالطہ دہی عامی مسلمانون کی کیا کرتی ہین سو اونکی رد
کتاب صولتہ الضیغم اور استفسار اور ازالتہ الاوہام اور سوای اسکی بہت
سی کتابین موجود ہین اونکو دیکہنا چاہی تا کہ حقیقت حال معلوم ہو دسوین
خوبی حضرت پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کا جامع جمیع خصال حسنہ ہونا اور
ہر طرحکی معجزات کا ظہور حضرت کی ہاتہہ پر ہونا کہ حق تعالی نی سب پیغمبرون کے
خوبیون اور کمالات کو حضرت کی ذات بابرکات مین جمع کر دیا مصرع
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری ۞ گیارہوین خوبی حضرت اور حضرت کے اکثر
اہلبیت اور اصحاب اور دوسری خواص امت کا پادشاہی کو چہوڑنا اور فقر
اختیار کرنا چنانچہ حضرت کی اہلبیت پر جسطرحکی تکالیف دنیا کی گذرتی تہی
ظاہر ہین اونکی بیان سی جی بہر آتا ہی اور حضرت عمر رضی اللہ عنہ باآنکہ اونکی
خلافت کی دہوم دہام چین تک پہنچی تہی کسی نی دیکہا کہ تیرہ پیوند اونکی
چادر مین لگی ہوئی تہی اور اونمین بعضی چمڑی کی بہی تہی اور حضرت
ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کسی شہر کی امیر تہی جنگل سی لکڑیون کا بوجہہ اوٹہا
لاتی اوسی طرح بازار مین چلی جاتی اور کہتی تہی اطرقوا الامیرکم

یعنی اپنی امیری کی لئی راہ دو اور ایسا ہی اور اچہونکا حال رفتا بارہوین
خوبی جماعت ہر عاقل جانتا ہی کہ جماعت مین بڑی بڑی فائدہ ہین انمین سے
ایک یہہ بہی ہی کہ آدمی ایک جگہہ پر جمع ہوکر اپنا دکہہ درد ایک دوسری سے
بیان کرین اور امور دینی اور دنیاوی مین ایک دوسری کی مددگار ہوین
سو ہماری واسطی حق تعالی نی کئی جماعتین مقرر فرمائین ایک جماعت تو
اور ہمسایہ اور محلہ دارون کی پانچ وقت محلہ کی مسجد مین کیونکہ ان لوگونکا
حق اورون سی مقدم ہوتا ہی دوسری جماعت تمام شہر کی مسلمانون کی
آٹھوین دن جمعہ کو جامع مسجد مین تیسری جماعت تمام پرگنہ کی مسلمانون
کی ایک برس مین دو بار عید الفطر اور عید الاضحی کی دن چوتہی جماعت سارے
جہان کی مسلمانون کی مکہ معظمہ مین حج کی دن تیرہوین خوبی نکاح
کی لئی پردہ ستر ہونا کہ یہہ بات عقل کی نزدیک بہت ہی خوب ہی سو خاص
اسی امت مین ظاہر ہوئی چودہوین خوبی نشی کی چیزون کا حرام
ہونا کہ جنکی سبب سی آدمی کی عقل کہ مدار سب امور دین و دنیا کا اسی پر
مغلوب ہو جاتی ہی پندرہوین خوبی ترقی دین کی باوجودیکہ فرنگی
لوگ لاکہہ بار روپیہ خرچ کرتی ہین اس بات پر کہ لوگ انکا دین اختیار کرین
چنانچہ پادریون کو نوکر رکہنا اور مدرسونکا تعمیر کرنا اور کتابون کا تقسیم کرنا

اسیواسطی ہی اور جو کوئی اونکا دین اختیار کرتا ہی اوس سی نان نفقہ کی مروت بہی کرتی ہین پہر باوجود اتنی تردد اور سامان کی کوئی عقلمند اون کی دین مین نہین آتا ہی اور اگر کوئی بی عقل اور حوادث زدہ بسبب طمع دنیاوی کی اونکا دین اختیار کرتا ہی تو کوئی ہزار ما مین ایک اوپاہی ہوتا اور دین اسلام باوجودیکہ بسبب نہونے سلطنت اہل اسلام کی اس ملک مین ضعیف ہوگیا ہی اور اکثر اہل اسلام کہ متقی اور اہل مروت ہین چندان اسباب دنیاوی موجود نہین رکہتی کہ کسی شخص مشرف باسلام کا روٹی و کپڑا اپنی اوپر کر لین اس حال پر بہی بہت سی آدمی اپنی حشمت دنیاوی چہوڑکر دین اسلام کو اختیار کرنا اور درویشی اور مفلسی مین آنا غنیمت جانتی ہین چنانچہ اس زمانہ مین چند شہرون مین بہت سی لوگ ایمان لائی ہین ازانجملہ جو کہ میری دوست اور آشنا ہین اونکا ذکر خیر یہان ہوتا ہی اور اونمین سی کئی شخصون نی تو اپنا اسلام ظاہر کر دیا ہی اور بہت دیندار اور نیک اخلاق ہین جنکی نام یہان لکہی جاتی ہین شیخ عبدالرحیم المعروف بہ منشی فدا حسین آگی انکا نام تہاجواہر سنگہ قوم کہتری باشندہ پانی پت بڑی بہادر اور خوش اخلاق اور روزگار پیشہ ہماری پایل کی بارڈ کی مجمع مین سی ہین اول انہون نی اپنا اسلام ظاہر کیا حجاب کی حالت

واسطی اظہار اسلام کی بہت بیقرار تھی ایک رات کسی مسجد سی اذان
آواز کان مین پڑی اللہ اور رسول کا نام سنکر تمام رات غلبہ محبت مین
مست نہ آئی صبح کیوقت انکا دادا کہنی لگا رام رام یہہ اوسی بیقراری مین
خفا ہوکر بولی کہ اللہ اللہ کہہ پھر گہبراکر گہر بار کو چہوڑ کر مجنون کیطرح باہر
نکلی انبالی مین پہنچی کسیکو نپایا جنکی پاس مشرف باسلام ظاہر ہوین غرض
ایک مدت تک انکا یہہ حال رہا کہ بت عاشق دیوانہ وسرگشتہ ایم ٭ بیابان
جویان گرد دہر در گشتہ ایم ٭ آخر کوہ کسولی پر پہنچی وہان جاکر اسلام ظاہر کیا
مان اور بیوی اور دو بیٹی اور مال اور دولت اور حویلیان اور تمام آرام
چیزونکو چہوڑکر اللہ اور رسول کیطرف ہجرت کر کی آئی بت آن کس کہ ترا
شناخت جان راچہ کند ٭ فرزند وعیال وخانمان راچہ کند ٭ دیوانہ کنی ہر دو
جہانش بخشی ٭ دیوانہ تو ہر دو جہان راچہ کند ٭ اب ارادہ رکہتی ہین کہ ہندوستان
ترک کرین تاکہ دین کئی طرحکی خرابیون سی سلامت رہی اللہ تعالی انکی
مرادی پوری کری شیخ عبد الواحد چہوٹی بہائی منشی فدا حسین کی بہت
صالح اور پارسا ہین انکی مسلمان ہونیکا عجیب قصہ ہی چہوٹی عمر مین واسطی
تحصیل علم کی منشی فدا حسین کی پاس آرہی موضع کوم مین بخدمت
بابرکت حضرت مولانا علاؤ الدین کی سبق شروع کیا اور کفر کی خرابیان اور

اسلام کی خوبیان معلوم کین ایک دن ایسی بیقرار ہوی کہ بغیر اوس وقت اظہار اسلام کر دیا اور کفر کی بیماری سی غسل صحت فرماکر مسلمانون جماعت مین شامل ہوی انکی مان اور بہت لوگ پایل سی آئی رونی چلانی لگی اونہون نی سوای الله اور رسول کی کسیکی طرف التفات نکی سب کو تنی لاکھ جی سی ہو مجھہ پر فدا پہ مین تجھہ پر فدا ہون مجھی اوس سی کیا تہانہ دار ہندو تہا کہنی لگا اسکو پکڑ کر لیجاؤ انہون نی کہا کبہی ندجاونگی تہانہ دار نی کہا تو کیون مسلمان ہوا کہنی لگی دوزخ سی ڈر کر غرض ہر چند بہت کچھ انکی پہیر لیجانی کو زور لگایا انکو کسیکا قول نہ بہایا اب تحصیل علوم دینیہ مین مشغول ہین اور منشی فدا حسین انکی خبرگیران ہین مولوی نعمت الله جوان متقی صاحبدل طالب العلم بلکہ عالم باعمل اور ناصح خلق خدا اور انکی وعظ و نصیحت سی بہت مرد اور عورت کو توفیق ہوا اور ہوتا ہی آگی انکا نام تہسا ہر نام داس قوم کہتری آسل باشندہ پایل احوال انکا یہہ ہی کہ جب سن تمیز کو پہنچی حضرت رسول مقبول صلی الله علیہ وسلم کی محبت کا شعلہ دل مین بہرکنی لگا اور دین ہنود کی خرابیان اور دین اسلام کی خوبیان بخوبی ظاہر ہو گئین وطن مالوف سی ہجرت کر کر لودہیانہ مین آکر اسلام ظاہر کیا انکی باپ اور بہای اور کئی ہندو پایل سی آئی آن کی باپ نی بہت بیقراری

اور رونا چلانا شروع کیا کئی دن تلک ہنگامہ برپا رہا محکمہ انگریزی تک
جانے کی نوبت پہنچی بفضل حق تعالی خیر رہی پھر مین انکو اپنے ساتھ کوٹلہ مالیر مین
لیگیا باپ کی ہندوون نے سرکار پٹیالہ مین اس خاکسار پر نالش کری کہ ہمارے
لڑکی کو باپ سے پکڑ لیگیا ہے پٹیالہ سے رئیس کوٹلہ مالیر کے نام خط سفارش کا
لائے اور کوٹلہ کی پنچایت نے بہی بہت زور لگایا اور ایک دفعہ بہت ہندو جمع
ہوکر میرے مکان سکونت پر بطور بلوہ کے آئے اور بہت کشمکش ہوئی لیکن
بہر حال اللہ کا فضل شامل حال رہا ایک دفعہ انکا باپ بحضور رئیس کوٹلہ مالیر
اُس سے کہنی لگا کہ بیٹا مین تیرا باپ ہون انہون نے کہا میرے باپ تو حضرت
محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہین رئیس اس بات سے بہت خوش ہوا
اور فرمایا کہ کسیکا مقدور نہین کہ تجہکو پکڑ کر لیجاوے تم چین سے رہو لیکن
انکے والد نابزرگوار نے پیچہانہ چہوڑا اور مدت تلک گرد رہا آخر ناامید ہوکر چلا گیا
اب یہہ مالیر مین رہتی ہین اور حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب کی خدمت مین
تحصیل کرتی اور اورونکو پڑہاتی ہین اور حضرت سید الانبیاء علیہ الصلوۃ
والسلام کی جناب مین بزبان حال عرض کرتی ہین کہ ع بلند مرتبہ زان
خاک آستان شدہ ام ٭ غبار کوئی تو ام گر بر آسمان شدہ ام ٭ شیخ
عبدالحق یار وفادار اور مرد ہوشیار اور بہت مدت میری رفاقت مین

رہی اور میری ساتھہ ہی مظہرِ اسلام ہوی اگی انکا نام تہا سدہ سنگہ
قوم جاٹ ساکن نروانہ لڑکپن مین میری بڑی بہائی کی پاس نوکر ہو
جب جوان ہوئی دین اسلام کی حقیقت معلوم کری رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کی متابعت مین آئی اور مدت دراز میری ساتھہ رہی اور بہت
سی سفر کیی سنہ بارہ سو بہتر ہجری مین انکو عاقبت کا سفر درپیش آیا حق تعالی
غریق رحمت کری اور انکا چہوٹا بہائی بہی مسلمان ہو کر بعد چند روز کی
انکی سامنی ہی انتقال کر گیا تہا بعد مرنی کی ایکدن مینی عبدالحق کو خواب
مین دیکہا کہ اچہی خوبصورت امرد کی شکل پر تہی مینی پوچہا کہ تمکو کچہہ عذاب
قبر تو نہین ہوا کہنی لگی کچہہ تہوڑا سا عذاب ہی مینی تین دفعہ درود شریف
پڑہ کر اونپر دم کیا کہنی لگی کہ اب عذاب دور ہو گیا ۵ ہر مرض کی دوا
درود شریف ۞ دافع ہر بلا درود شریف ۞ شیخ عبد العزیز المعروف
عزیز الدین نیک مرد قوی دل صاحب ہنر ہین ماں اور باپ اور بیوی
اور بیٹی اور دولت دنیاوی کو چہوڑ کر مسلمان ہوئی اگی انکا نام تہا
سائین دتا قوم برہمن سنڈ ساکن پایل انکی ایک عجیب بات ہی کہ جن دنون
یہہ فقیر اپنا ایمان مخفی رکہتا تہا ایک دفعہ پایل مین قریب دو برس کی
اتفاق خانہ نشینی کا ہوا اور کئی شخص برادری وغیرہ کی پردہ مین مسلمان

تھی اور جیتی اوقات ہندوون سی کہلی کہلی باتین ہوا کرتین اور بہت سی
لوگو انکو ہماری مسلمان ہونی کا ظن تہا اور میری چچا لالہ گنیشی رای باوجود
ہندو ہونی کی ہم لوگون سی محبت رکہتی تہی اور یہ بات کلام مین اور ہندو
ایذا رسانی کسی موذی کی ہم لوگون کی مدد اور حمایت کرتی ہم نے
اونکا نام ابوطالب مقرر کر لیا تہا اور ایک شخص بدمعاش ایک اوربار کا
چچا تہا اور وہ اس گروہ کا بڑا دشمن اور ایذا رسان تہا اوسکا لقب
ابوجہل ٹہیرایا تہا چنانچہ ایک دن ہی ابوجہل ہماری گہر کی دروازی پر
کہڑا ہوا تہا یہہ صاحب یعنی میان عبدالعزیز کہ قوم کی برہمن اور ہمارے
پیر دہست تہی وہان آپہنچی مینی ابوجہل کو سنا کر انسی کہا کہ پیر دہست مین تو
مسلمان ہو چکا ہون تمہاری کیا صلاح ہی کہنے لگے کہ مہاراج جہان
جہان وہان ہی پیر دہست سبحان اللہ وبحمدہ یہہ لفظ ایسا مبارک ہوا حالانکہ
اوسوقت انکو دین اسلام سی کچہہ واقفیت نتہی بعد چند روز کی اللہ تعالی ایسا
سبب کیا کہ گہر بار کو چہوڑ کر مسلمان ہوی ع آنراکہ تو رہبری کسش گم نکند
وانرا کہ تو گم کنی کسش رہبر نیست شیخ خدا بخش اور اونکا نام عبدالرزاق
تہی ہی ایام جاہلیت مین بڑی اوباش تہی اسواسطی انکا نام دیلی مشہور تہا
اب اللہ تعالی نی انکو اپنی کمند رحمت سی کہینچا اور رسول مقبول صلی اللہ

علیہ وسلم کی تابعداروں مین کر دیا آگی انکا نام تہا لچھمن قوم کہتری
پنجاہل باشندۂ پایل برادری مین ہماری قریب ہین شیخ عبد الکریم
نوجوان پرہیزگار آگی انکا نام تہا اودہو قوم برہمن گایتری باشندۂ
کوٹلہ مالیر لودہیانہ مین اظہار اسلام کیا انکی مان ملنی کو آئی رونی لگی پہر
کہنی لگی اگر مجہسی محبت رکہتی ہی تو مسلمان ہوجا پہر اپنی مان سی پچہلی
قصورات معاف کروای آب علم پڑہتی ہین شیخ عبد الرحمن جوان صالح
آگی اونکی قوم تہی کہتری ساکن امرتسر وطن سی ہجرت کرکی آگی کوئی
تہی مدت سی اونکا حال معلوم نہین شیخ غلام محمد پہاڑ کی سرداروں
مین تہی اور انکی ساتہہ بعضی حرم اور کئی ملازم مسلمان ہوی آگی انکا
نام تہا کنور جوالا سنگہ قوم کٹوچ انکی زیارت اس فقیر کو نصیب نہین ہوئی
شوق اور ارادہ ہی رہا کہ اتنی مین انکی انتقال کی خبر پائی اللہ جل شانہ جنت
نصیب کری شیخ غلام محمد آگی انکا نام تہا وزیر سنگہ متوطن نابہہ شیخ
غلام قادر درویش آگی انکا نام تہا گورکہہ سنگہ متوطن نابہہ حاجی
نور محمد بہت سی مال اور دولت چہوڑکی مسلمان ہوئی آگی انکا نام
گردہیر لعل قوم سراوگی باشندۂ آبہا شیخ عبد اللہ آگی انکا نام تہا
دیوان سنگہ قوم بنیا شیخ خدا بخش سراج بہت نیک مرد ہین انکی قوم

روڑا کہتری ساکن میرٹھہ اور انکی چہوٹی بہاوجی مسلمان ہوکر بعد چند روز
اپنی دنیا سی کوچ فرماگئی غفر اللہ ولاخیہ [١٨] شیخ الہی بخش بہت خوش
خلق اور متواضع ہین آگی انکا نام تہا موہن لعل قوم برہمن گوڑ ساکن جہنور
[١٩] شیخ محمد آگی انکا نام تہا لالو سنگہ قوم راجپوت ساکن الور اور انکی بیوی بہی
مسلمان ہوئی [٢٠] شیخ عبداللہ شیرین مزاج آگی انکا نام تہا مادہو قوم
گوڑ [٢١] شیخ کمال الدین مرد ہوشیار اور نیکبخت ہین بیوی اور بیٹی اور لڑکے
اور اسباب اور مکانات کو چہوڑ کر اللہ اور رسول کیطرف آئی اور انکی کئی قوم بہت
پردیمین مسلمان ہین اور آگی انکا نام تہا منگل سنگہ قوم کہتری بارہ بیانی ساکن
کپور تہلہ اور اب ایک [٢٢] عورت کہ قوم کہتری سوڈی مین سی مسلمان ہوئی
انکی نکاح مین آئی [٢٣] الہی بخش مرد صالح آگی انکا نام تہارام قوم بجاج ساکن
بسی [٢٤] شیخ محمد حسین انکا نام موہن قوم سود ساکن پٹیالہ [٢٥] خدا بخش
پوربیہ [٢٦] عبد الباری نوجوان قوم برہمن ساکن تہانیسر [٢٧] سلطان محمد
[٢٨] اور شیر محمد دو نو بہائی آگی انکا نام تہا سلطان سنگہ اور شیر سنگہ
قوم سکہہ ساکن اٹاری [٢٩] شیخ عبد القادر خوب سیرت مرغوب صورت صاحب
ہمت مہاجر الی اللہ آگی انکا نام تہا ٹہاکرداس قوم کہتری پُری
متوطن جالندہر صاحب ثروت اور روزگار پیشہ تہی مدت تلک پردی مین مسلمان

ہی آخر مثل حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی عشق محمدی نی انکی دل مین جوش
مارا نوکری کو ترک کیا اور بقول بزرگے کہ سہ ملک دنیا کو دو بکیا او تک
مین لیکر ڈالی ٭ جو کوئی دولت دیدار کا سایل ہووی ٭ مان باپ مکان اسباب
زیور وغیرہ سب کو وطن ہی مین چھوڑا یعنی بسبب بیقراری کی ایسی جلدی
کی کہ بعد ترک روزگار کی وطن کو بھی نہ گئی اور سسرال مین جا کر اپنی
بیوی کو ساتھ لیکر روانہ ہوئی تو دہیانہ مین پہنچکر بیوی سے کہنے لگے
کہ مینی تو اللہ اور رسول کو اختیار کیا ہی اگر تمکو دین اسلام منظور ہی تو عین
مراد اور نہین تو اسی گاڑی مین تمکو پیچھی کو روانہ کر دون اوس نیک بخت
وفادار نی کہا کہ مجھکو بھی دین اسلام منظور ہی پس وہانسی دونو میان
بیوی مالیر کوٹلہ مین تشریف لائے اور جب یہہ خاکسار بھی مالیر کوٹلہ ہی مین تہا
چنانچہ وہان پہنچکر لباس کفر دور کر کی خلعت اسلام سی مشرف ہوئی اور
بڑی دہوم دہام اور شہرت ہوئی چند روز وہان تشریف رکھکر پانی پت
مین آئی بعد ایک مہینی کی شاہجہان آباد مین پہنچکر چند مدت پابند روزگار
رہی اب بہ نیت تحصیل علوم روزگار کو ترک کر دیا ہی اور انکی چچی
اور انکی بیوی کی باپ وغیرہ اقربا جمع ہو کر مالیر کوٹلہ مین آئی اور فریاد
اور واویلا بہت کیا اور وہان سی انکی تلاش مین کول تک پہنچی جب



کہین انکا پتا نہ لگا نا امید ہو کر پہر آئی جب ان کی شاہجہان آباد مین ہونے
کی خبر سنی تو انکی باپ نے کئی خط انکی نام بہیجی اور اپنا شوق لکہا اور انکو بڑی
تمنا سی بلایا کہ ہم تمکو اپنی قوم مین پہر ملا لینگی چنانچہ میان عبد القادر نی انکو
یہہ مضمون لکہہ بہیجا کہ بندہ بخوشی خود حقیقت دین اسلام کی دریافت کر کی مسلمان
ہوا اور کسیطرح کی تکلیف مجکو نہین اور اگر ہوگی تو اپنی سعادت سمجہونگا
اب مجہسی اور میری بیوی سی دین سی پہرنی کی امید ہرگز نہ کیجئی بلکہ آپ
کی خدمت مین عرض یہہ ہی کہ اگر اپنی نجات منظور ہی تو دین اسلام اختیار کیجئی اور
مین اوسی طور آپ کا خادم اور فرمان بردار ہون انشاء اللہ تعالی خدمت
گذاری مین دریغ نکرونگا لیکن دین کی مقدمہ مین آپ کا تابع دار نہین ہون
انتہی مختصراً اسلام ای محمد تیرا در چہوڑ کدہر جاوی غیر ہے بادشاہی سی تو
بہتر ہی گدائی تیری ۔ **شیخ عبد القادر** آگی انکا نام تہا موہن لال
قوم کہتری متوطن پٹیالہ مرد ہنرمند کندلہ کش ہین
ان کی بیوی بہی مسلمان ہوئی کنبے کے لوگون کو چہوڑ کر
پٹیالہ سی ہجرت کر کی شاہجہان آباد مین آرہی **شیخ محی الدین** نوجوان
مرد صالح آگی انکا نام تہا ہر بخش قوم کہتری ککر بڑی امیر کی بیٹی ہین متوطن
علی گڈہ ضلع پنجاب انکا باپ منصبدار اور رہائی شہر ... وار اور یہہ مجرد

تہی اول مدت تلک پردین مسلمان رہی آخر خورشید عشق محمدی
چہپ نسکا بی اختیار اسلام ظاہر کر دیا اُسکی بہائی کو خبر ہوئی آیا اور اُسکو
پکڑ کر اپنی مقام پر لیگیا اور ساری رات اُنکو سمجہاتا رہا اور دین اسلام
سی پہرنی کی ترغیب دیتا رہا اور اوس رات اوسکی گہر مین کہانا بہی نکہا
اور یہہ صاحب یعنی میان محی الدین ساری رات بہائی کی سامنی خاموش
بیٹہی رہی اور بزبان حال یہہ مضامین درد آمیز ادا کرتی رہی تہی
سے ترا بر درد من رحمت نیاید۔ رفیق من یکی پر درد باید۔ کہ با او قصہ
گویم تا شب و روز۔ دو ہمدم ہم خوشتر بود سوز سے تندرستان را نباشد
درد ریش۔ جز بہم دردی نگویم درد خویش سے ناصح از حال دلم
خبردار نبود۔ کہ بجائی چو من خستہ گرفتار نبود سے اوٹہہ جا طبیب
میرا کام ہوچکا۔ مت کر میری دوا مجہی آرام ہوچکا سے بر و بکار خود ای
ناصح این چہ فریاد است۔ مرا فتاد دل از رہ ترا چہ افتاد است۔ آخر
جب رات گذری صبح ہوئی بمضمون اس بیت کی کہ سے رخصت ای
زندان جنون زنجیر در کہڑکا ئی ہی۔ مژدہ خار دشت پہر تلوا میرا کہجلائی
ہی۔ ناصح مشفق نصیحت اپنی بس تہ کر رکہو۔ مین اوسی سمجہون ہون
جو تمسی نہ تہی سمجہائی ہی۔ بی اختیار ہو نسی اوٹہی اور کہا کہ قضائی

حاجت کو جاوٴنگا اُن کی پیر اور نامہربان نی ایک محافظ انکی ساتھہ کردیا
یہہ شہر سی دور آئی اور اوس محافظ کیطرف دیکھا اور جانا کہ نزدیک مین کسی
لمٹری لوگی پتھر زمین سی اوٹھا کر اوس شیطان کو سنگسار کرنا شروع کیا
جب وہ پیچھی کو بھاگا تو انہون نی اوسکا پیچھا چھوڑا اور اپنا پیچھا چھوڑا کر ایکطرف کو منہہ
کرکی چلنا شروع کیا سب یہہ دل جو تہہ سی چہوٹی بمثل تیر جاتا ہی
اسمین قید کر دیکھا معہ زنجیر جاتا ہی ؛ تمام دن اور ساری رات چلی
صبحکو ایک مسجد مین کہ قریب کنارہ دریائی اباسندہ کی ہی پہنچکر بسبب غلبہ
نیند اور ماندگیِ راہ کی بیتاب ہوکر تھوڑی مدت آرام کیا وہان سی اوٹھکر
دریای اباسندہ سی پار ہوکر ایک درویش بزرگ کی خدمت مین چند مدت
ٹھہری پھر پشور وغیرہ اضلاع کی سیر کرکی شاہجہان اباد مین تشریف
لائی اور قرآنِ شریف حفظ کرنا شروع کیا اب چند روز سی پھر وطن کی
طرف تشریف لیگئی ہین مصرعہ ہرکجا ہست خدایش بسلامت داردش
۳۵۹ شیخ عبدالرحمن مردِ سخی صاف دل بیریار روزگار پیشہ آگی انکا نام بھاگا
سنگہ متوطن بابل قوم کہتر پنجابی برادری مین میری بھائی بہت
مدت تلک چھپی مسلمان رہی لیکن ہندوٴن سی مقابلہ اور مجادلہ کی
ردونمین اچھی اچھی شعر پنجابی زبان مین تصنیف کرلی رہی اور شعر

رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی مناقب تصنیف کرتی اور خوش آوازی کر
پڑہا کرتی اور یہہ خاکسار مضمون اس بیت کا انکی خدمت مین عرض
کیا کرتا ○ جب کہ ٹہیری علین ایمان جب محبوب خدا ؛ الغت حضرت
پہلا پہر کیا چہپانا چاہیی ؛ سو الحمد للہ و المنۃ کہ سنہ بارہ سو اکہت
ہجری مین لودہیانہ کی رسالہ کی مسجد مین وقت عصر کی اسلام
اپنا ظاہر کیا شیخ عبد الحق جوان صالح محبوب القلوب پرہیزگار
ہنر مند ذہین آگی انکا نام تہا سوہن لعل قوم کہتری نچاہل ساکن
پایل برادری مین میرے بہتیجے لگتے ہین اپنے دادا خواند
ست کی سی بیزار ہوی ختم المرسلین صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت اختیار
کی مدت تلک ایمان مخفی رکہا آخر جذبہ رحمت الہی نی بزبان حال فرمایا
○ تراز کنگرۂ عرش میزنند صفیر ؛ ندانمت کہ درین دامگہہ چہ افتادست
بیانچہ بان اور بہائیون اور بہنون کی محبت سی دل اوٹہا کر وطن سی ہجرت
کری اور اللہ اور رسول کیطرف آئی اور لودہیانہ مین بیچ مسجد رسالہ کی
شیخ عبد الرحمن کی ساتہہ کہ ان سے کے بہت قریب ہین وقت
عصر کی مشرف باسلام ظاہری ہوی آگی روزگار بیشہ تہی اب علم کی تحصیل مین
مشغول ہین شیخ عبد الکریم نوجوان صاحب ہمت آگی انکا نام تہا نند لال متوطن

پایا۔ شیخ عبدالرحمن کی چہپری بہائی ہین جب انکو کفر برا اور اسلام
اچہا لگا پردہ مین مسلمان ہوئی ایکدفعہ سرسری لودہیانہ مین تشریف
لائی شیخ عبدالرحمن نی چاہا کہ اونکو مسجد مین نماز پڑہاوین انہون نی
کہا ابہی میرا ارادہ اظہار اسلام کا نہین شیخ عبدالرحمن نی کہا کہ مغرب کا
وقت ہی کون دیکہیگا نماز تو مسجد مین ادا کرو جب مسجد مین گئی کسی نی
ہندوؤن سی کہدیا کہ ایک شخص آج مسلمان ہوا ہی بعضی ہندو مسجد
کی دروازی پر آکر یہہ حال پوچہنی لگی ایک دوست نی کہا کہ آج کوئی
مسلمان نہین ہوا اتنی مین میان عبدالکریم صاحب مسجد سی باہر آکر
فرمانی لگی کہ مین مسلمان ہوا ہون آخر ایک دن ظاہر ہونا تہا سو آج ہی
سہی بعد ازان انکا بڑا بہائی ملامت اور نصیحت کرنیکو آیا۔ حضرت
ناصح جو آوین دیدہ و دل فرش راہ ٭ کوئی مجکو یہہ تو سمجہا دی کہ
سمجہاوینگی کیا ٭ لیکن انہون نی کچہہ خیال نکیا دوسری دفعہ انکا
بہائی اور سو سی زیادہ ہندو جمع ہوکر آئی اور انکو پکڑنی لگی میان
محمد حسین خان صاحب کہ بڑی دیندار ہین اکیلی سب ہندوؤن سی
مقابلی ہوئی اور بہت دنگہ اور فساد ہوا اول کوتوالی مین پہر حاکم وقت
کی آگی گئی میان عبدالکریم نی دونو جگہہ جاکر کہا مین ہندوون سے

دین کی قبا حتین دیکھکر مسلمان ہوا انہون نے بہاؤ اپنی بیٹی کی فصد
بیاہ ع کیا فلانی کی بیٹہ کیا اور فلانی کی بیٹہ چنانچہ حاکم وقت کی چارزنان
پر کہ میان عبد الکریم کا بہاہی اونہین مین تہا دو دو مہینی کی قید یا
دس دس روپیہ جرمانہ مقرر کیا عبد الکریم نے اپنی بہای کی سفارش
کرکی آدہا جرمانہ معاف کروایا اور آدہا اپنی پاس سی دیکر اوسکو قید سی
چہڑایا شیخ عبد اللہ نوجوان سہارنپور مین مسلمان ہوئی آگی
انکا قوم تہا بنیا ان اور ماں باپ اور بیری کو چہوڑکر مسلمان ہوئی سالار
لارامی کہ داری دل در وبند دگر چشم از ہمہ عالم فرو بند خدا بخش
پہ سہارنپور کی جامع مسجد مین جمعہ کی دن عین وعظ مین آکر مسلمان
ہوئی چونکہ تلقین اسلام مقدم تہا اسواسطی ایک لحظہ کی لئی وعظ وہ
موقوف کیا گیا اور انکو اسلام تلقین کیا گیا ہوئی اور کبہی کی لوگون کو جنہون
اللہ اور رسول کیطرف آئی ہین شیخ احمد نیک مرد روزگار پیشہ ساکن
سونپت میرا محمد بخش مرد صالح متواضع مہمان نواز ساکن تہانیسر
شیخ محمد ی معہ بیوی اور ایک بیٹی کی مسلمان ہوی اور ایک بیٹا
بعد اظہار اسلام کی ہوا پہلی کا نام ہی حافظ کریم بخش دوسری کا حافظ
الہی بخش دو صاحب حافظ قرآن خوان صالح متبع سنت نیت بخیر اور

پیشہ ہین نام پہلا شیخ محمدی تہا گنگارام اور حافظ کریم بخش کا فقیرا
قوم بنیا متوطن سوارہ عبداللہ جوان صالح باپ اور بیوی کو چہوڑکر
مسلمان ہوے پہلا نام خیراتی قوم گدریا ساکن میرٹہہ عبدالحق تیرا
عبداللہ موذن انکی انکا نام تہا دولت عبداللہ رفیق مولانا اکرام اللہ
صاحب پانی پتی کی عبداللہ نوجوان خدابخش مرد مسکین مسجد نشین
طالب علم ساکن ضلع بروت محمد دین جوان متقی کم گو طالب علم مولوی نعمت اللہ
کی شاگردون مین ہین اور اسوقت میری رفاقت مین ہین انکی انکا
نام تہا کاہنا قوم سکہہ عبدالرحمن جوان صالح صاف دل بیرا خدا
لب انکی انکا نام تہا ہرکرن قوم برہمن تنگا ساکن پریچہت گدہ بیوی اور
اولاد اور تمام قوم کو چہوڑکر مسلمان ہوے عبدالنور موذن مرد نیک
اور انکا بیٹا عبدالکریم دو نو مسلمان ہوے متوطن ضلع لاڈوہ شیخ
عبدالرحمن ساکن میرٹہہ قوم کایت عبداللہ ساکن میرٹہہ
رحمن بخش ساکن کٹن گدہ مولوی شیخ عبدالرحمن انکی
انکا نام تہا لچہمی نراین قوم کایت متوطن شاہ جہان آباد آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کا احوال اور دین اسلام کی حقیت اور کفر کا بطلان معلوم کرکے
بکمال تحت مشرف باسلام ظاہر ہوے اور قرآن مجید حفظ کیا تمام شد

اور حدیث اور تفسیر حاصل کیا ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ
یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْمِ اور بعضی شخص ایسی ہین کہ دلی
بصدق تمام ایمان لائی ہین لیکن ابتلک ظاہر مسلمان نہین ہوئی
اور اکثر اون مین ایسی خوش اعتقاد اور راسخ نہاد ہین کہ کیا اونکی
خوبی کو بیان کرون حق تعالی اپنی فضل سی اونکا کہیوا پار کری اور
اسلام ظاہری نصیب کری چنانچہ اونکی نام قدیمی بسبب اخفای کی
مینی یہان نہین لکہی مگر نام اسلام کی جو اونکی مقرر ہوگئی ہین یہان
لکہتا ہون عبد اللہ کہتری اکی بیوی بہی ایمان لائے اور وہ
حجاب کی حالت مین فوت ہوی کبہی ایسا ہوتا کہ میان عبد اللہ کی بہنی
پہلی رمضان شریف سی دنکا کہانا چہوڑ دیتی تاکہ اس پردی مین
رمضان کی روزہ رکہی جاوین علی محمد کہتری اگرچہ حجاب مین رہے
لیکن جب کوی شخص دین اسلام کی مذمت کرتا اوسکو جواب خوب
دیتی اوسی حال مین اونکا انتقال ہوا اور کئی بار مجکو خواب مین نظر
آئی ایکدفعہ مینی پوچہا کہ اللہ نی تمسی کیا معاملہ کیا کچہہ عذاب تو نہین ہوا
بولی کہ کچہہ عذاب نہین ہوا مینی کہا کہ تم تو بڑی شریر تہی کہنی لگی
کہ اللہ تعالی نی بخشدیا عبد الستار کہتری خوب سیرت نیک صورت

تیز طبع مرد قابل ہین امیر علی کہتری مرد قابل خوش اخلاق اور
انکی چہوٹی بہائی نام اونکا محمد اور امیر علی کی بیوی بہی مسلمان ہے
اور انکو واسطی اظہار اسلام کی تاکید کیا کرتی ہی اور انکی ایک دوست
پردہ نشین مسلمان تہی فوت ہو گئی اونکو مینی نہین دیکہا لیکن سنا ہے
کہ عجیب آدمی تہی عبد الغفار کہتری عبد الوہاب برہمن محمد اسحق
کہتری شیخ احمد برہمن انکی بیوی بہی پردی ہین ایمان دار ہی اور
ایک دفعہ شیخ احمد نی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب مین دیکہا ہے
عبد السلام فقیر نجات اللہ کہتری رحمۃ اللہ کہتری
عبد الکریم سود عبد الرحیم بنیا صفۃ اللہ کہتری عبد الرحمن
کلال محمد عثمان کہتری اور انکا ایک چہوٹا بہائی غلام قادر کہتری
ضیاء الدین بنیا محمد عمر کہتری عبد الغفور بنیا نیہ چہون
صاحب بڑی امیر زادی ہین عبد العزیز جاٹ احمد صدیق
بہاٹ عبد الکریم کہتری عبد العزیز کہتری اور انکی کئی دوست
جنکی نام اب یاد نہین ہین عبد اللہ کہتری قربان حسن کہتری
عبد اللطیف کہتری اور انکی ایک دوست بہی نہیں اسی کی حالت
مین دنیا سی گذر گئی نیاز احمد اور کئی یار انکی عبد الصمد اور گنگا

ذکر پہلی باب کی چوتھی فصل مین ہی عبد العزیز کہتری درویش محمد برہمن شہاب الدین کہتری عبد الحمید کہتری محمد صدیق برہمن اور سوای انکی بعضون کی نام مجھکو اسوقت یاد نہین ہین حق سبحانہ وتعالی ان سبکو دنیا اور عاقبت مین خوش رکہی اور تمام مسلمان مردون اور عورتون کو ایمان کی ساتھ جہان سی لیجاوی اور عذاب سی بچاوی اور اسیطرح اور کافرونکو ہدایت کری اور ہمکو ابد الاباد حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی متابعت مین رکہی اور مدینہ منورہ مین موت نصیب کری

نکل جاوی دم تیری قدمون کی نیچی ٭ یہی دل کی حسرت یہی آرزو ہی

امین یا ارحم الراحمین والحمد للہ رب العلمین حمدا یوافی نعمہ ویکافی مزید کرمہ والعاقبۃ للمتقین والصلوۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین محبوب رب العلمین فخر الاولین والاخرین شفیع المذنبین ہادی المضلین رحمۃ للعلمین النبی الامی احمد المجتبی محمد ن المصطفی وعلی الہ الطیبین واصحابہ الطاہرین والتابعین لہم باحسان الی یوم الدین وعلی جمیع المؤمنین والمسلمین

وَالْمُؤْمِنٰتِ وَالْمُسْلِمٰتِ الْاَحْیَاۗءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ وَاٰخِرُ
دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۝

قطعہ تاریخ

جسکو ہو خوف خدا وہ سمجھے	تحفۃ الہند کی مضمون تمام
طبع بہوپال کی تاریخ سنو	صیقل شرک ہی توحید مدام

۱۲۸۱

الحمد للہ والمنۃ کہ از تصنیفات مولوی عبید اللہ صاحب
نو مسلم ساکن پایل نسخہ تحفۃ الہند باہتمام محمد عبد الواحد عثمانی
در شہر بہوپال بمطبع سکندری بتاریخ
یکم ماہ ذیحجہ سنہ ۱۲۸۱ ہجری
لقالب طبع
درآمد

